بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب "ت" و "ث"

لغات الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزماں رحمہ اللہ تعالے

بہ تکمیل و تصحیح و اضافہ لغات وسعی مالا کلام

باہتمام

میر محمد، کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی


میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب التاء

باب التاء مع الھمزة

تَاءٌ - تیسرا حرف ہے حروفِ تہجی میں سے عبرانی اور سریانی اور کلدانی زبانوں میں اس کو تاو کہتے ہیں اور اسکو صلیب کی صورت پر لکھتے ہیں۔ یہ حرف عربی زبان میں تانیث کی علامت ہے اور وصفیت سے اسمیت کی طرف نقل کرنے کے لئے، اور واحد کو جنس سے تمیز دینے کے لئے اور تاکید صفت اور مبالغہ کے لئے اور تاکید جمع کے لئے۔ اور تاء مفردہ اوائل اسماء اور ان کے اواخر میں متحرک ہوتی ہے۔ اسی طرح اوائل افعال میں اور ان کے اواخر میں ساکن اور متحرک دونوں ہوتی ہے اور اللہ کے شروع میں بمعنی قسم آتی ہے اور یہ خاص ہے اللہ سے۔ اور بعضوں نے تا الرحمٰن اور ترَبّی بھی ذکر کیا ہے اس کی جمع تَاءَاتٌ ہے

تَا - اسم اشارہ ہے واحد مونث کے لئے جیسے ”ذَا“ واحد کے لئے۔ اس کا تثنیہ تَانِ وَتَیْنِ اور جمع اُولٰئِکَ برخلاف اس کے جب اس میں کاف خطاب لگائیں گے تو کہیں گے تَالِکَ و تِلْکَ۔

حدیث میں ہے کَیْفَ تِیْکُمْ یعنی یہ (عائشہ) کیسی ہے اب یہ اصل میں ذٰاکُمْ تھا

تَاَدَکُمْ - ٹھہرو دم لو۔ ایک روایت میں تَیْدَکُمْ آیا ہے۔ ہمزے کو یے سے بدل دیا یہ تُؤدَةٌ سے نکلا یعنی آہستگی، سنجیدگی، سوچ سمجھ کر کام کرنا

اَتِّئِدَا اُنْشِدُکُمْ بِاللہِ ذرا دم لو، ٹھہرو۔ میں تم کو قسم دیتا ہوں مَہْلًا عَلٰی تُؤَدَةٍ مجھ پر ٹھہر ٹھہر کر ذبح کرنا۔ آہستہ آہستہ چلانا۔

اَتْاَرَ - گھور کر دیکھا۔

اِنَّ رَجُلًا اَتَاهُ فَاَتْاَرَ اِلَیْهِ النَّظَرَ۔ ایک شخص آپ کے پاس آیا، آپ نے اُس کو گھور کر دیکھا۔

تَاْتَاَةٌ - یا تَاْتَاءٌ تا نکالنے میں تردد کرنا۔ جنگلی آدمی کا اکڑ کر چلنا۔ نر بکرے کو بلانے کی آواز۔

تِئْتَاءٌ - جس کو جماع کے وقت حدث ہو جائے۔ یا قبل از دخول انزال ہو جائے۔

تَاَزٌ - مجڑ جانا، اقدام ہو جانا، نزدیک ہونا۔

تَاَقٌ - بھر جانا، غصہ یا رنج سے بھر جانا، شر کی طرف جلدی کرنا۔

اِتْاَقٌ - بھر دینا۔

تَئِقٌ - جو شر کی طرف جلدی کرے۔

تَاَقَةٌ - سخت غصہ اور جلدی۔

فَیَمُرُّ الرَّجُلُ کَشَدِّ الْفَرَسِ التَّئِقِ۔ بعض آدمی پل صراط پر سے اس طرح گزر جائے گا، جیسے جوان تازہ دم خوش مزاج گھوڑا جلد بھاگتا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَنْتَ تَئِقٌ وَاَنَا مَئِقٌ فَکَیْفَ نَتَّفِقُ تم غصّے سے بھرے ہوا اور میں رونے والا، پھر دونوں ملکر کیونکر رہ سکتے ہیں (یعنی مجھ میں غصہ اٹھانے کی طاقت نہیں اور تم غصہ روک نہیں سکتے پھر دونوں کی یکجائی کیونکر ہو سکتی ہے؟)

اَتْاَقَ الْحِیَاضَ مِنْ مَوَاتِحِهٖ حوضوں کو اپنے چرخوں سے بھر دیا۔

تِئْمَةٌ عورت کی بکری جس کا دودھ وہ دوہتی ہو۔

تِئْمٌ اور تُوْءَمٌ اور تَتْئِیْمٌ جڑواں آنولہ جبانولہ

اِتْآمٌ۔ تمہ کو ذبح کرنا۔

تَوْأَمٌ۔ آذول جانور۔ اس کی جمع تَوَائِمُ اور تُؤَامٌ ہے۔

مِتْآمٌ اور مِتْنَآمٌ وہ عورت جو ہمیشہ جڑواں بچہ جنتی ہو۔

تَأْمِيْعٌ۔ سبقت کرنا۔

بَابُ التَّاءِ مَعَ الْبَاءِ

تَبٌّ سا تَبَبٌ یا تَبَابٌ یا تَتْبِيْبٌ۔ ہلاکت، تباہی

ابولہب مردود نے آنحضرت ﷺ سے کہا:

تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا سارے دن تیری تباہی ہو، کیا اسی لئے تو نے ہم کو اکٹھا کیا تھا؟ (مردود نے آخرت کی بھلائی کو کوئی چیز نہیں سمجھا)

حَتّٰى اسْتَتَبَّ لَهٗ مَا حَاوَلَ فِيْ أَعْدَائِكَ تیرے دشمنوں کے باب میں جو اس کا ارادہ تھا وہ پورا ہو گیا۔

تَابُوْتٌ۔ صندوق اور جسم کے اعضاء جیسے دل، جگر، دماغ وغیرہ

وَذَكَرَ سَبْعًا فِي التَّابُوْتِ اور سات بدن کے اعضاء کا نام لیا کہ ان میں نور عطا فرمایا۔ پٹھے، گوشت، خون، بال، کھال، چربی، ہڈی (ایک روایت میں مغز بھی ہے)

تِبْرٌ۔ سونے چاندی کا ڈلا جو کان سے نکلا ہو ابھی اس کو گلایا نہ ہو۔ گلانے کے بعد اس کو ذہب اور فضہ کہتے ہیں۔

تَبْرٌ بہ فتحہ تا، توڑنا اور ہلاک کرنا۔

تَتْبِيْرٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔

تَبَارٌ۔ ہلاکت

اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ تِبْرُهَا وَعَيْنُهَا وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ تِبْرُهَا وَعَيْنُهَا۔ سونا سونے کے بدل خواہ ڈلا ہو (اس پر سکہ نہ پڑا ہو) یا سکہ پڑا ہو۔ اسی طرح چاندی چاندی کے بدل ڈلا ہو یا سکہ پڑا ہوا ہو۔ نَعُوْذُ بِكَ مِنْ رَأْيٍ مُتَبِّرٍ عاجزی اور تباہ کرنے والی رائے۔

لَيْسَ فِي التِّبْرِ زَكٰوةٌ۔ سونے یا چاندی کے ڈلے میں زکوٰۃ نہیں ہے، جب تک اس پر سکہ نہ پڑے (یہ امامیہ کی روایت ہے)۔

تَبْعٌ یا تَبَاعَةٌ پیروی تابعداری

تَبِعَةٌ یا تِبَاعَةٌ۔ برا نتیجہ یا مطالبہ، حق دعوے

تَبِيْعٌ۔ مددگار، دعوے دار، گائے کا بچہ ایک سال کا

فِيْ كُلِّ ثَلٰثِيْنَ تَبِيْعٌ۔ ہر تیس گایوں میں ایک گوسالہ زکوٰۃ کا دینا ہوگا۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

بَقَرَةٌ مُتْبِعٌ اور شَاةٌ مُتْبِعٌ اور جَارِيَةٌ مُتْبِعٌ یعنی گائے بچہ سمیت اور بکری بچہ سمیت اور لونڈی بچہ سمیت

اِشْتَرٰى مَعْدِنًا بِمِائَةِ شَاةٍ مُتْبِعٍ۔ ایک کان سو بکریوں کے بدل مول لی، ہر ایک بکری کے ساتھ اس کا بچہ تھا

كُنْتُ تَبِيْعًا لِطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ میں طلحہ بن عبید اللہ کا خدمت گار تھا

اِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيْءٍ فَلْيَتَّبِعْ جب تم میں کسی کو ایک مال دار شخص کا حوالہ دیا جائے تو حوالہ قبول کرے۔ بعضوں نے فَلْيَتْبَعْ بہ تخفیف تا روایت کیا ہے۔ بعضوں نے اِذَا اتُّبِعَ خطابی نے کہا یہ صحیح نہیں ہے اور یہ امر استحبا کر دیجا۔

مَا الْمَالُ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْهِ تَبِعَةٌ مِنْ طَالِبٍ وَلَا ضَيْفٍ وہ کونسا مال ہے جس میں کسی کا حق دینا نہیں، نہ مانگنے والے کا نہ مہمان کا۔ لَا تَجْعَلْ لَكَ عِنْدِيْ تَبِعَةً اِلَّا تو میرے اوپر اپنا کوئی حق (مظلمہ) باقی مت رکھ۔

اِتَّبِعُوا الْقُرْاٰنَ وَلَا يَتَّبِعَنَّكُمْ تم قرآن کے پیچھے چلو (اس) کی پیروی کرو، اس کو امام اور پیشوا بناؤ۔ اور قرآن تمہارا پیچھا نہ کرے (اس طرح کہ اس کو پس پشت ڈال دو، اس پر عمل کرنا چھوڑ دو) بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ قرآن تمہارے پیچھے نہ لگے۔ یعنے آخرت میں پروردگار کے سامنے تم پر دعویٰ کرے کہ انھوں نے میرا حق ادا نہیں کیا (مجھ کو سمجھ کر نہیں پڑھا) میرے احکام پر عمل کیا۔ مترجم کہتا ہے کہ ہمارے زمانے

کوئی ایسا مسلمان ہو، جس کا پیچھا قرآن آخرت میں نہ کرے گا۔ کوئی مسلمان اس وقت میں پورا پورا عمل قرآن پر نہیں کرتا۔ اِلّا ماشاء اللہ شاید چند افراد ہوں باقی اکثر مسلمانوں کا تو یہ کام ہے کہ قرآن کی ایک عمدہ سنہری جلد بنوا کر ریشمین غلاف میں رکھ دیتے ہیں اور کبھی کبھی اس کے الفاظ طوطے کی طرح رٹ لیتے ہیں۔ نہ معنی سے غرض ہے نہ مطلب سے، نہ عمل سے۔ بہت ہوا تو ماہِ رمضان میں ایک ختم ذکر کرا دیا، یا کوئی مرگیا تو اس کے سوم یا دہم یا چہلم میں دو چار ختم کرا دیئے، واہ وا کیا قرآن اسی لئے اُترا تھا۔ قرآن تو ایک قانون الٰہی ہے جس کو خوب سمجھ کر استاد سے سبقاً سبقاً پڑھنا اور اس پر عمل کرنا لازمۂ اسلام ہے۔

بَيْنَا اَنَا اَقْرَأُ اٰيَةً فِيْ سِكَّةٍ مِّنْ سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ اِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنْ خَلْفِيْ اَتْبِعْ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا عُمَرُ فَقُلْتُ اُتْبِعُكَ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ۔ ابن عباسؓ نے کہا مدینہ کی گلیوں میں سے ایک گلی میں قرآن کی ایک آیت پڑھ رہا تھا اتنے میں پیچھے سے ایک آواز میں نے سنی کہ کوئی کہہ رہا ہے۔ ابن عباس اس کی سند بیان کر (تو نے یہ آیت کس سے سیکھی ہے؟) مڑ کر جو دیکھا ہوں تو حضرت عمرؓ ہیں۔ میں نے کہا میں آپ کو اُبی بن کعبؓ کا حوالہ دیتا ہوں (جو قرآن کے بڑے چار قاریوں میں سے ہیں اور آنحضرت صلعم نے انہی سے قرآن سیکھنے کا حکم دیا تھا) اُن سے پوچھ لیجئے یہ آیت میں نے انہی سے سیکھی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَتْبِعْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ بِالْخَيْرَاتِ ہم کو نیکیوں میں اُن کا پیچھا کرنے دے (جو نیک کام انھوں نے کئے ہم بھی کریں)۔

تَتَبَّعْنَا الْاَعْمَالَ فَلَمْ نَجِدْ فِيْهَا اَبْلَغَ مِنَ الزُّهْدِ ہم نے نیک عملوں کو جانچا، تقوے اور پرہیزگاری اور دنیا سے بے رغبتی کے برابر کوئی عمل نہیں پایا۔ (جب دنیا کی طرف رغبت نہ ہوگی تو آدمی ان کاموں میں مصروف رہے گا جو آخرت میں کام آئیں گے)

لَا تَسُبُّوْا تُبَّعًا فَاِنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ كَسَا الْكَعْبَةَ تبع (یمن کے بادشاہ) کو بُرا مت کہو کیونکہ اس نے سب سے پہلے کعبہ پر غلاف چڑھایا۔ كَانَ لَهَا تَابِعٌ مِّنَ الْجِنِّ اس عورت پر ایک جن عاشق تھا۔ اسی طرح پری اگر جن پر عاشق

ہو تو اس کو تابعہ کہیں گے اِتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ جنازوں کے پیچھے چلنا اِتَّبَعَ جَنَازَةً ایک جنازے کے پیچھے گئے۔

ایک روایت میں تَبِعَ ہے۔

فَكَانَ يَتَّبِعُ الْحُوْتَ وہ مچھلی کے پیچھے پیچھے جاتے تھے اِتَّبَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے چلا، آپ حاجت کے لئے نکلے تھے۔ ایک روایت میں تَبِعْتُ ہے۔

فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيْرَةُ بِاِدَاوَةٍ مغیرہ بن شعبہ پانی کی چھاگل لے کر آپ کے پیچھے چلے۔

اَتْبِعْ وُضُوْءَكَ بَعْضَهٗ بَعْضًا وضو سب ایک ساتھ کر ایک کے پیچھے ایک۔ یہ نہیں کہ منہ دھولیا پھر ٹھہر گئے اور دیر کے بعد ہاتھ دھوئے۔

مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْ جو جس کو پوجتا تھا اس کے ساتھ ہو جائے۔ ایک روایت میں فَلْيَتْبَعْ ہے۔

بتخفیف تا اَنْتَ رَبُّنَا فَيَتْبَعُوْنَهٗ تو ہمارا پروردگار ہے پھر اس کے ساتھ ہولیں گے (پروردگار بہشت میں ان کو پہنچا دیگا)

فَلَمَّا رَاٰنِيْ وَلّٰى فَاتَّبَعْتُهٗ جب اس نے مجھ کو دیکھا پیٹھ موڑ کر چلا، میں اس کے پیچھے لگا ایک روایت میں فَاَتْبَعْتُهٗ ہے۔

يُتْبِعُهٗ بَصَرَهٗ حَتّٰى خَفِيَ آنحضرتؐ حضرت عباسؓ کی طرف برابر اپنی نگاہ لگائے رہے یہاں تک کہ وہ نظر سے چھپ گئے۔ اُتْبِعَ اَصْحَابُ الْقَلِيْبِ لَعْنَةً بدر کے کنوئیں والوں پر آخرت میں خدا کی پھٹکار پڑی (جیسے دنیا میں مارے گئے، ذلیل ہوئے)

ایک روایت میں اَتْبِعْ اَصْحَابَ الْقَلِيْبِ لَعْنَةً ہے یعنی کنوئیں والوں پر لعنت کر ثُمَّ اَتْبَعَهَا بِاُخْرٰى پھر ایک اور آنسو آپ کے نکالا فَاتَّبَعَهُمْ وَاَتْبَعَهُمْ اس نے ان کی پیروی کی، اُن کی چال پر چلا فَتَبِعَتْهُ ابْنَةُ حَمْزَةَ حضرت حمزہؓ کی بیٹی آپ کے پیچھے لگ گئی فَدَعَا بِمَاءٍ فَاَتْبَعَهٗ اِيَّاهُ آپ نے پانی منگوا کر پیشاب کے مقام پر ڈالدیا (اس کو دھویا نہیں، چونکہ کچی زمین تھی) فَتَتَبَّعَ بِهَا اَثَرَ الدَّمِ خون کے مقاموں پر اس کو پھرائے۔ اصل میں

فَتَتَبَّعَ تھا، باب تفعل سے ایک تے تخفیف کے لئے گرا دی، ایک روایت میں فَتَتَبَّعَ ہے باب افتعال سے ایک میں فَتَتَبَّعَ ہے تَبِعَ یَتْبَعُ سے۔

هَلْ يَتَتَبَّعُ الْمُؤَذِّنُ فَاهُ کیا اذان دینے والا اپنا منہ (داہنے بائیں طرف) پھرائے

فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُ فَاهُ میں بلال رض کے منہ کی پیروی کرنے لگا (ان کی طرح داہنے بائیں طرف منہ پھرانے لگا)

لَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ فِي الْفِدَايَةِ کسی نے ان کے ساتھ فدیہ کے وجوب میں اتفاق نہیں کیا۔ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ میں نے قرآن کی تلاش شروع کی (گو آنحضرت ہی کے عہد میں قرآن لکھا جا چکا تھا، مگر حضرت زید بن ثابت رض نے ان مختلف پرچوں کو بھی دیکھا اور جمع کرنا شروع کیا جو صحابہ رض نے اپنے اپنے پاس آنحضرت ص سے سنکر لکھ لئے تھے اس خیال سے کہ شاید اس میں کوئی نئی قرأت ہو)

تَابَعَ عَلَى رَسُولِهِ الْوَحْيَ پھر تو اللہ تعالے نے اپنے پیغمبر پر وحی کا تار باندھ دیا۔ ثُمَّ تَتَابَعَ الْوَحْيُ پھر وحی پے در پے آنے لگی مَا شَبِعَ مِنْ بُرٍّ ثَلٰثَ لَيَالٍ تِبَاعًا آنحضرت ص نے گیہوں کی روٹی پے در پے تین راتوں تک پیٹ بھر کر نہیں کھائی

مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ قریش کے مسلمان مسلمانوں کے سردار ہیں اور قریش کے کافر کافروں کے سردار ہیں (مطلب یہ ہے کہ قریش کے قبیلوں کو عرب کے دوسرے قبیلوں پر ہر حال میں فضیلت ہے)۔

وَاجْعَلْ أَتْبَاعَنَا مِنَّا ہمارے تابعین کو بھی ہم میں سے کر دے (ہماری طرح ان کو شرف اور بزرگی عطا فرما) يَتْبَعَانِ مَا فِي بُطُونِ النِّسَاءِ یہ دونوں عورتوں کے پیٹ کا بچہ (حمل گرا دیتے ہیں)، وَالَّذِينَ هُمْ فِيكُمْ تَبَعٌ لَا يَتْبَعُونَ أَهْلًا وَلَا مَالًا جو لوگ تم میں مزدور پیشہ ہیں نہ ان کے عیال ہیں نہ ان کے پاس مال ہے۔ ایک روایت میں لَا يَبْتَغُونَ ہے (یعنی وہ اہل اور مال کے طالب نہیں ہیں) فَلَمَّا رَآهُ أَتْبَعَهُ جب ان کو دیکھا تو ان کے ساتھ ہو لئے ثُمَّ نَرْجِعُ نَتَتَبَّعُ الْفَيْءَ پھر جمعہ پڑھ کر ہم لوٹتے تو سایہ ڈھونڈھتے ہوئے۔ ایک روایت میں نَتْبَعُ ہے۔

فَقُلْتُ إِنِّي مُتَّبِعُكَ میں نے کہا میں آپ کے ساتھ رہونگا (یہیں رہ کر اپنا اسلام ظاہر کروں گا) يَتَتَبَّعُ مَوَاضِعَ أَصَابِعِهِ ابو ایوب رض کہا کرتے تھے کہ آنحضرت صلعم جب برتن میں سے کھا کر بچا ہوا کھانا ان کو بھیجدیتے، تو وہ ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر انہی مقاموں میں سے کھاتے، جہاں آنحضرت صلعم کی انگلیاں پڑی ہوتیں (زہے قسمت حضرت ابو ایوب رض کی کہ ان کو آنحضرت صلعم کا جھوٹا کھانا ملتا)

اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ لوگ بھلائی (اسلام) اور برائی (کفر) دونوں زمانوں میں قریش کے تابع ہیں (یعنی سرداری اور خلافت قریش میں رہے گی) تَتَبَّعَ بِهَا آثَارَ ... اس پھوڑے کو ان مقاموں پر پھرا جہاں جہاں خون کا نشان ...

تَتَابَعَ النَّاسُ فِي الطَّلَاقِ لوگوں نے کھٹا کھٹ طلاق دینا شروع کر دی إِذَا أُعْتِقَ تَبِعَهُ مَالُهُ جب غلام لونڈی آزاد کئے جائیں تو ان کا مال بھی انہی کے ساتھ رہے (اپنا مال بھی لے جائیں یہ حکم استحبابی ہے اگر مالک نہ چاہے تو آزادی تک سب مال ان سے لے سکتا ہے)

تَتَابَعَ بِي مجھ پر پل پڑتا ہے، بار بار مجھ کو ستاتا ہے

اَلسُّكْرَانُ يَتَتَابَعُ مست اپنی تئیں گرا دیتا ہے

تَتَابَعُوا فِي الْكَذِبِ بار بار جھوٹ بولو اَلْجَنَازَةُ مَتْبُوعَةٌ

لَا تُتْبَعُ جنازے کے پیچھے چلنا چاہئیے، نہ یہ کہ جنازہ (تم آگے چلو) تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حج کے ساتھ عمرہ کرو، عمرے کے ساتھ حج لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ اگلے لوگوں کی چالوں پر چلوگے أَلَانَ الْكَلَامَ وَتَابَعَ ... جس نے نرمی سے بات کی اور پے در پے روزے رکھے

أَهْلُهُ وَمَالُهُ مردے کے ساتھ اس کے گھر والے اور اس کے مال جاتے ہیں (جیسے غلام لونڈی، سواری کے وغیرہ) فَلَمْ يَخْفَ عَلَى التَّابِعِ مِنَ الْمَتْبُوعِ ...

کوئی تجھ پر چھپا نہیں رہا مَا تَجْتَنِي تَبَاعَتَهُ وہ اس کے خراب نتیجہ سے کچھ نہیں ڈرتا اِتْبَعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا گناہ کے پیچھے اسی قسم کی کوئی نیکی کرلے، وہ اُس کو مٹا دیگی (مثلاً واہیات بک بک کی تو اس کے بعد کچھ ذکرِ الٰہی کرلے۔ کسی کو سخت سست کہا تو اس کے ساتھ کچھ احسان کردے)

اِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ (یہ صحابہؓ کی طرف خطاب ہے) یعنی دوسرے لوگ تمہارے تابع ہیں (وہ تمہاری پیروی کریں گے اس لئے تم کو بڑی احتیاط لازم ہے کہ کوئی برا کام تم سے سرزد نہ ہو) وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ جو اس طرح سے نہ آئے (ہاتھ نہ لگے) اس کے پیچھے اپنا دل نہ لگا مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ اَخِيْهِ جو شخص اپنے بھائی مسلمان کے چھپے ہوئے عیب کے پیچھے لگے، (اس کو کھولنا اور فاش کرنا چاہے) لَا تَتَبَّعُوْا عَوْرَاتِهِمْ اُن کی پوشیدہ باتوں کے پیچھے مت لگو فَالنَّاسُ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ (اس عبادت کے دن دوسرے لوگ یہود اور نصاریٰ ہمارے پیچھے ہو گئے (ہم اُن سے پہلے جمعہ کے دن عبادت کرتے ہیں اور یہود ہفتہ کے دن، نصاریٰ اتوار کے دن) اَلرُّوْحُ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ جان کے پیچھے پیچھے ہی بینائی بھی جاتی ہے (اس لئے مُردے کی آنکھ بند کر دیا کرو کھلی رہنے میں کیا فائدہ ہے)۔

تُبَّعٌ یمن کے بادشاہوں کا لقب تھا۔ ستر تبع گزرے ہیں ان میں ایک مومن تھا، کامل بن ملکی۔

تَبْلٌ۔ دشمنی کینہ، کسی کو دیوانہ و مفتون کرنا۔ عشق و محبت کا بیمار کر دینا۔

بَانَتْ سُعَادُ فَقَلْبِي الْيَوْمَ مَتْبُوْلٌ سعاد (میری معشوقہ) جدا ہو گئی، اس لئے آج میرا دل پریشان اور بیمار ہے۔

تَبَالَة۔ ایک مشہور شہر ہے یمن میں

تَوَابِل۔ گرم مصالح، کباب وغیرہ۔

تَبِنٌ یا تَبَانَةٌ۔ عقلمند اور باریک بین ہونا۔

تَتْبِيْنٌ۔ عقلمندی اور باریک بینی، موشگافی کرنا۔

تُبَّانٌ۔ جانگیا۔

تِبْنٌ۔ گھانس۔

اَلتِّبْنُ يُطَيَّنُ بِهِ الْمَسْجِدُ۔ گھانس (مٹی میں ملاکر) اس سے مسجد لیپی جائے۔ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ يَتَبَيَّنُ فِيْهَا يَهْوِيْ بِهَا فِي النَّارِ۔ آدمی ایک بات منہ سے نکالتا ہے اس میں بہترا بین کرتا ہے (عقلمندی کی بات سمجھتا ہے) مگر اس کی وجہ سے دوزخ میں گر پڑتا ہے۔

مترجم کہتا ہے، یہ باریک بینی اور عقلمندی کچھ کام نہیں آتی ایسی عقل سے جو گمراہی کی طرف لیجائے، خدا کی پناہ مانگنا چاہیئے۔ تمام اہل کلام اور معقولی اور فلسفی لوگ اسی مرض میں مبتلا ہیں۔ بسیدھی طرح اللہ اور رسول کے ارشاد کو تسلیم نہیں کرتے اس میں طرح طرح کی تاویلیں اور موشگافیاں کرتے ہیں۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو سیدھے سادے، بھولے بھالے اللہ اور رسولؐ کے ارشاد پر جان قربان کرنے والے ہیں۔ من تمسک بدین العجائز فهو الفائز .... حَتّٰى تَبَنَّنْتُمْ یہاں تک کہ تم نے باریک بینی کی اور دوسری طرح فتوے دینے لگے۔ صَلّٰى رَجُلٌ فِيْ تُبَّانٍ وَقَمِيْصٍ ایک شخص نے جانگیا اور کرتے میں نماز پڑھی اِنَّ عَمَّارًا صَلّٰى فِيْ تُبَّانٍ وَقَالَ اِنِّيْ مَمْثُوْنٌ عمار بن یاسر نے جانگیا پہن کر نماز پڑھی، کہنے لگے مجھ کو مثانہ کی بیماری ہے۔ اَشْرَبُ التِّبْنَ مِنَ اللَّبَنِ عمرو بن معدی کرب نے کہا میں دودھ کا بڑا کاسہ (جو بیس آدمیوں کو سیر کردے) پی جاتا ہوں۔

تِبْنٌ سب سے بڑا شاہ کاسہ جو بیس آدمیوں کو سیر کردے اُس کے بعد صَحْن جو دس کو سیر کر دے۔ اُس کے بعد عُسّ جو تین چار کو سیر کردے۔ اُس کے بعد قَدَح جو دو آدمیوں کو سیر کردے۔ اس کے بعد قَعْب جو ایک آدمی کو سیر کردے۔ اُس کے بعد غُمَر ہے۔ كَانَ يَلْبَسُ رِدَاءً مُتَبَّنًا بِالزَّعْفَرَانِ عمر بن عبدالعزیزؒ ایسی چادر پہنتے تھے جس کا رنگ زعفران کے رنگ کے مشابہ ہو۔

بَابُ التَّاءِ مَعَ التَّاءِ

تَتْرَى۔ متفرق اور پریشان۔ یکے بعد دیگرے۔

لَا بَأْسَ بِقَضَاءِ رَمَضَانَ تَفْرِيْقًا۔ رمضان کی قضا متفرق کرکے رکھنے میں کوئی قباحت نہیں (یعنی لگاتار رکھنا ضروری نہیں)

بَابُ التَّاءِ مَعَ الْجِيْمِ

تَجْرٌ یا **تِجَارَۃٌ**۔ سوداگری کرنا۔

اِنَّ التُّجَّارَ يُبْعَثُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقَى اللّٰهَ سوداگر لوگ قیامت کے دن گنہگار ہو کر اٹھیں گے، مگر جو سوداگر اللہ سے ڈرتا رہا ہوگا (دغابازی، اپ تول کی کمی، جھوٹ، جھوٹی قسم سود خواری وغیرہ سے بچا رہا ہو)

اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِيْنُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ ایماندار سچا سوداگر قیامت کے دن پیغمبروں اور صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔

اَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ بہشت میں پہلے سچا سوداگر جائے گا مَنْ يَّتَّجِرُ عَلٰى هٰذَا کون اس پر سوداگری کرتا ہے؟ (اس کے ساتھ نماز پڑھ لے تو دہرا ثواب کمائے۔ یہ تجارت سے ہے نہ کہ اجر سے) مَنْ وَّلِيَ يَتِيْمًا لَهٗ مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ فِيْهِ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتّٰى تَاْكُلَهُ الصَّدَقَةُ جو شخص کسی یتیم کے مال کا متولی ہو جائے تو اس میں سوداگری کرے اس کو بے کار پڑا رہنے نہ دے، ایسا نہ ہو کہ سالانہ زکوٰۃ اس کو کھا کر تمام کر دے۔

"تُجُرٌ"، تَاجِرٌ کی جمع ہے۔

تَجْفَافٌ۔ گھوڑے کی آہنی پوشش جو لڑائی میں اس کو زخمی ہونے سے بچائے۔

اَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا[۵۱] فقیری کا سامان تو تیار کر رکھو فقیری بہت مشکل ہے ہزاروں بلاؤں میں آدمی گرفتار ہو کر فقیری سے نکل جاتا ہے۔ جھوٹے فقیر بھیک مانگنے والے اور لوگوں کو ٹھگنے والے دنیا میں بہت ہیں، پر سچے فقیر بہت کم ہیں)

تُجَاہٌ[۵۲]۔ سامنے مقابل۔

وَطَائِفَةٌ تُجَاهُ الْعَدُوِّ۔ ایک ٹکڑی دشمن کے سامنے رہے۔

بَابُ التَّاءِ مَعَ الْحَاءِ

تَحْتٌ۔ نیچا۔ جمع تُحُوْتٌ ہے۔

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَهْلِكَ الْوُعُوْلُ وَتَظْهَرَ التُّحُوْتُ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی کہ شریف لوگ مر جائیں گے اور سفلے، کمینے بڑھ جائیں گے (غلبہ حاصل کریں گے بڑھ جائیں گے، اعلیٰ مرتبہ پائیں گے)۔ بعضوں نے کہا تظهر التحوت کا مطلب یہ ہے کہ زمین کے خزانے کھل جائیں گے۔ اِنَّ مِنْهَا اَنْ تَعْلُوَ التُّحُوْتُ الْوُعُوْلَ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ سفلے شریفوں پر غالب آئیں گے (بچارے شریف اور سید اور خاندانی لوگ کمزور محتاج اور غریب ہو جائیں گے اور کمینے پاجی مجہول النسب دوغلے، زوردار اور مالدار ہوں گے، حکومت کریں گے۔ فَمَاتَ تَحْتَ لَيْلَتِهٖ شب کو ایک حادثہ کی وجہ سے مر گیا۔

تُحْفَةٌ یا **تُحَفَةٌ**[۵۳]۔ ہدیہ، حصہ۔

تُحْفَةُ الصَّائِمِ الدُّهْنُ وَالْمِجْمَرُ روزہ دار کا تحفہ خوشبودار تیل (عطر) اور خوشبو کی دھونی (کیونکہ روزہ دار ان چیزوں کا استعمال کر سکتا ہے) اَلطِّيْبُ تُحْفَةُ الصَّائِمِ روزہ دار کا تحفہ خوشبو ہے تُحْفَةُ الْكَبِيْرِ وَصُمْتَةُ الصَّغِيْرِ کھجور بڑے آدمی کے لئے تحفہ ہے اور بچے کو چپ کرنے والی ہے (جب بچہ روتا ایک کھجور اس کو دیدی تو کھا کر چپ ہو جاتا ہے) تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ اَلْمَوْتُ مومن کے لئے موت تحفہ ہے (کیونکہ دنیا کی تکالیف اور جھگڑوں سے نجات پا کر آرام اور راحت حاصل کرتا ہے۔ دوسری حدیث میں

[۵۱] صاحب نہایہ نے کہا اس میں تا زائد ہے تو اصل مقام اس کا باب الجیم مع الفاء میں تھا۔ ہم نے صرف لفظی مناسبت سے یہاں بیان کر دیا۔ ۱۲ منہ

[۵۲] اصل میں "وُجَاهٌ" تھا۔ واو کو تے سے بدل دیا۔ ۱۲

[۵۳] اصل میں "وُحْفَةٌ" تھا۔ تو اصل باب اس کا باب الواو مع الحاء ہے۔ یہ زہریؒ سے منقول ہے۔ ہم نے یہاں لفظی مناسبت سے ذکر کر دیا۔ ۱۲ منہ

ہے کہ موت مومن کے لئے راحت ہے اَتْحَفَنِیْ بِهٰذَا فَتِیْهٖ میری
مہمانی کر کے مجھ کو عزت دی اَوَّلُ مَا یُتْحَفُ بِهِ الْمُؤْمِنُ یُغْفَرُ
لِمَنْ یَّمْشِیْ خَلْفَ جَنَازَتِهٖ پہلا تحفہ جو مومن کو دیا جاتا ہے، وہ
یہ ہے کہ جو اُس کے جنازے کے پیچھے چلے اس کی مغفرت ہوتی ہے۔
تَحِیَّۃٌ۔ سلام دُعا کورنش آداب تسلیمات مجرا۔
اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ سب طرح کی کورنشیں اور تسلیمیں اور آداب
اور مجرا اللہ کے لئے ہے
حَیَّاكَ اللّٰهُ اللہ تجھ کو سلامت رکھے۔ حَیَّاکُمَا اللّٰهُ مِنْ
کَاتِبَیْنِ تم دونوں لکھنے والوں کو خدا سلامت رکھے، یا خدا کی
طرف سے تم پر سلام۔

بابُ التاء مع الخاء

تَخْذٌ۔ لینا، بمعنی اَخْذٌ ہے ماضی تَخِذَ مضارع یَتْخَذُ۔
قرآن میں لَتَخِذْتَ اور لَا تَّخَذْتَ دونوں
آئے ہیں
اِتِّخَاذٌ لینا اسی تَخْذٌ سے نکلا ہے۔ زہری نے کہا اَخَذَ سے
تَخْمٌ۔ زمین کی نشانی، حدِ فاصل۔
تَخُوْمٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔
مَلْعُوْنٌ مَنْ غَیَّرَ تُخُوْمَ الْاَرْضِ جو شخص زمین کی
حد اور علامات حدود کو بدل دے وہ ملعون ہے کیونکہ اس
میں جھگڑا کا اندیشہ ہے، دوسرے راستہ چلنے والوں کو تکلیف دینا
ہے۔ تُنَاخِمُ دَارَہٗ میرا گھر اس کے گھر سے ملا ہوا ہے۔

بابُ التاء مع الرّاء

تُرْبٌ مٹی، خاک۔
تِرْبٌ۔ ہمزاد ہم عمر۔ جمع اَتْرَابٌ ہے۔
تُرَابٌ۔ گوشت کے وہ ٹکڑے جو زمین پر گر پڑیں اور خاک
آلود ہو جائیں۔

اُحْثُوْا فِیْ وُجُوْهِ الْمَدَّاحِیْنَ التُّرَابَ خوشامدیوں کے
منہ پر مٹی ڈالو (یعنی اُن کو محروم کرو، کچھ مت دو، مقداد نے ظاہری
معنی مُراد رکھے۔ حضرت عثمانؓ کی ایک شخص خوشامد کرنے لگا۔ انھوں
نے اُس کے منہ پر مٹی ڈال دی)۔
اِذَا جَاءَ مَنْ یَّطْلُبُ ثَمَنَ الْکَلْبِ فَامْلَأْ کَفَّهٗ تُرَابًا
جب کوئی شخص کتے کی قیمت مانگنے آئے تو اُس کی مٹھی مٹی سے
بھر دے (کیونکہ کتے کا بیچنا درست نہیں۔ مراد وہ کتا ہے جو شکاری
نہ ہو) فَجَعَلَ یَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهٖ وَیَقُوْلُ قُمْ یَا
اَبَا تُرَابٍ آنحضرت حضرت علی رضؓ کی پیٹھ پر سے مٹی پونچھنے لگے اور
فرمانے لگے، ابو تراب اُٹھ! (یعنی مٹی والے)
مجمعُ البحرین میں ہے کہ "ابو تراب" آپؓ کی کنیت اِس لئے
ہوئی کہ آپ ساری زمین کے سردار ہیں اور حجت ہیں، اللہ کی زمین
پر یعنی زمین والوں پر۔
یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا اَیْ مِنْ شِیْعَۃِ عَلِیٍّ۔ کاش میں تراب
ہوتا (یعنی حضرت علی رضؓ کے گروہ میں ہوتا یہ امامیہ کی روایت ہے) عَلَیْكَ بِذَاتِ الدِّیْنِ تَرِبَتْ یَدَاكَ تو دیندار عورت اختیار
کر، تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے (تجھ پر محتاجی آئے) تَرِبَتْ یَدَاكَ
اِذَا لَمْ اَعْدِلْ فَمَنْ یَّعْدِلُ تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے، اگر میں
ہی انصاف نہ کروں گا تو پھر کون انصاف کرے گا تَرِبَتْ یَمِیْنُكَ تیرے
داہنے ہاتھ کو مٹی لگے (یہ عرب کا ایک محاورہ ہے، اِس سے بد دُعا
مقصود نہیں ہے۔ بعضوں نے کہا یہ تعریف کے مقام پر کہتے ہیں جیسے
لَا اُمَّ لَكَ لَا اَبَ لَكَ لِلّٰهِ دَرُّكَ) تَرِبَ جَبِیْنُهٗ اُس کی
پیشانی خاک آلودہ ہو (یعنی گر پڑے بعضوں نے کہا یہ دعا ہے
یعنی اکثر سجدے میں رہے) تَرِبَ نَحْرُكَ تیری گردن کی خاک آلودہ
ہو (یعنی تو شہید ہو۔ پھر ایسا ہی ہوا وہ شہید ہوا) اَمَّا مُعَاوِیَۃُ
فَرَجُلٌ تَرِبٌ لَا مَالَ لَهٗ معاویہ تو بالکل ننگا محتاج ہے،
اس کے پاس پیسہ نہیں بَلْ اَنْتَ تَرِبَتْ یَدَاكَ نہیں تیرے
ہاتھوں کو مٹی لگے (کیونکہ تو حق بات کے پوچھنے کو عیب سمجھتی ہے اور

لفظ تاء اس کا مادہ حیثیت ہے تو باب الحاء مع الیاء اس کا اصلی مقام ہے مگر صاحب نہایہ نے بمتابعت لفظی یہاں بیان کر دیا۔ ۱۲ منہ

اُس نے تو اچھا کیا کہ دین کی بات جس کا پوچھنا ضروری تھا، پوچھی) تُرْبَۃُ اَرْضِنَا یہ ہماری زمین کی مٹی ہے (اپنے ملک کی مٹی ہر آدمی کے لئے شفا ہے۔ اسی طرح مسلمان کا تھوک۔ بعضوں نے کہا، خاص مدینہ طیبہ کی مٹی اور آنحضرتؐ کا تھوک مُراد ہے اور صحیح یہ ہے کہ ہر آدمی ایسا کر سکتا ہے کہ کلمہ کی اُنگلی پر اپنا تھوک لگائے، پھر مٹی اس میں لگا کر زخم یا درد کے مقام پر پھیرے اور یہ دُعا پڑھے:۔

بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَۃُ اَرْضِنَا بِرِیْقَۃِ بَعْضِنَا لِیُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا ایک روایت میں یُشْفٰی بِہَا سَقِیْمُنَا ہے) یَا اَفْلَحُ تَرِّبْ وَجْہَکَ۔ افلح اپنے مُنہ کو خاک آلودہ ہونے دے (افلح کیا کرتے تھے سجدے کے وقت زمین پر پھونک مارتے، تاکہ مٹی نہ لگے) یُؤْجَرُ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ اِلَّا التُّرَابَ مومن کو ہر مباح کام میں بھی ثواب ملتا ہے (جب نیت بخیر ہو) مگر بے فائدہ عمارت بنانے میں (اس میں ثواب نہیں بلکہ وبال ہے) وَلَا نَجِدُ لَہٗ مَوْضِعًا اِلَّا التُّرَابَ اب ہم اس پیسے کو سوائے عمارت کے اور کہاں خرچ کریں وَلَا یَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ آدمی کا پیٹ قبر کی مٹی ہی بھرتی ہے (جب تک زندہ ہے حرص نہیں جاتی) لَئِنْ وَلِیْتُ بَنِیْ اُمَیَّۃَ لَاَنْفُضَنَّہُمْ نَفْضَ الْقَصَّابِ التُّرَابَ الْوَذِمَۃَ (حضرت علیؓ نے فرمایا) اگر مجھ کو بنی امیہ پر حکومت ملی تو میں اُن کو جھٹک کر (ایسا صاف پاک کر دوں گا) جیسے قصائی گوشت کے گرے ہوئے ٹکڑوں کو جھاڑ پونچھ کر صاف کرتا ہے۔

خَلَقَ اللّٰہُ التُّرْبَۃَ یَوْمَ السَّبْتِ۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو ہفتہ کے دن بنایا۔ تُرْبَۃٌ مقبرہ کو بھی کہتے ہیں اَتْرِبُوا الْکِتٰبَ فَاِنَّہٗ اَنْجَحُ لِلْحَاجَۃِ خط کو لکھ کر اُس پر مٹی ڈالو، ایسا کرنے سے مطلب براری کی زیادہ اُمید ہے فَلْیُتَرِّبْہُ خط لکھ کر اس پر مٹی چھڑکے (یا تواضع اور عاجزی کے ساتھ خط لکھے) کَانَ یُتَرِّبُ الْکِتٰبَ خط پر مٹی ڈالتے تھے۔

تَوْرَبَاءُ بھی بمعنی تراب ہے۔

تَرِیْبَۃٌ۔ سینے کی اوپر کی پسلیاں جو ٹھڈی کے نیچے ہوتی ہیں۔

کُنَّا بِتُرْبَانَ۔ ہم تربان میں تھے (جو ایک مقام کا نام ہے بہت شاداب مدینہ سے پندرہ میل پر) تُرْبَۃُ، ایک وادی کا نام ہے، مکہ سے دو دن کی راہ پر۔ اِرْجِعُوْا اِلَی الَّذِیْ کُنْتُمْ تُرَابًا جب جانوروں کا حساب و کتاب ہولے گا تو ان سے کہا جائے گا واپس جیسے تم تھے (یعنی مٹی) وہی ہو جاؤ۔

تُرَاثٌ۔ میراث، ترکہ (اصل میں وُرَاثٌ تھا۔ واؤ کو تے سے بدل دیا۔ اصل مقام اس کا باب الواؤ مع الراء ہے مگر صاحب نہایہ نے برعایتِ لفظی یہاں بیان کر دیا)۔

اِلَیْکَ مَاٰبِیْ وَلَکَ تُرَاثِیْ۔ تیری ہی طرف میرا ٹھکانا ہے اور تو ہی میرا ترکہ لے گا۔

تَرْجٌ۔ چھپ جانا۔ اور وہ جنگل جس میں شیر ہوں۔

تَرَجٌ۔ مشکل اور مشتبہ ہونا۔

تُرُنْجٌ اور تُرُنْجَۃٌ مشہور میوہ ہے (یعنی لیموں)۔

اُتْرُنْجٌ اور اُتْرُجٌّ اور اُتْرُجَّۃٌ بھی وہی میوہ ہے (یہ باب الالف میں گزر چکا ہے) نَہٰی عَنْ لُبْسِ الْقَسِّیِّ الْمُتَرَّجِ آنحضرتؐ نے ریشمی ڈنڈا دار سُرخ کپڑے کے پہننے سے منع فرمایا مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ کَمَثَلِ الْاُتْرُجَّۃِ اس مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے ترنج کی مثال ہے (جس کا ظاہر بھی خوش رنگ اور باطن بھی مزیدار)

تَرْجَمَۃٌ یا تَرْجِمَۃٌ۔ ایک زبان سے دوسری زبان میں تفسیر کرنا، کسی شخص کے حالات بیان کرنا (بیاگرافی لائف) یا باب کا شروع۔

قَالَ لِتَرْجُمَانِہٖ یا تَرْجَمَانِہٖ یا تُرْجُمَانِہٖ اپنے ترجمان سے کہا۔

تَرْجُمَان۔ وہ شخص جو ایک زبان کا مطلب دوسری زبان میں بیان کر کے سمجھائے۔ اس کی جمع تَرَاجِمَۃٌ اور تَرَاجِمِیْن ہے۔

الآیۃ ترجمۃ وحیک امام تیرے وحی کا ترجمہ اور
تفسیر کرنے والے ہیں الامام یترجم عن اللہ تعالیٰ۔ امام
اللہ تعالیٰ کی طرف سے مترجم ہوتا ہے (یہ دونوں روایتیں آئی
کی ہیں) اترجم لہ۔ میں ابن عباس رض کو عربی زبان میں ترجمہ
کرکے لوگوں کا مطلب سمجھاتا تھا جو فارسی بولتے تھے بعضوں
نے کہا۔ ابن عباس رض کی بات کو پکار کر یا اس کی شرح کرکے لوگوں
کو سنا یا سمجھا دیتا تھا، جو اژدحام (بھیڑ بھاڑ) یا اختصار کی وجہ سے
اچھی طرح سن یا سمجھ نہیں سکتے تھے لا بد للحاکم من مترجمان
ہر حاکم کے لئے مترجموں کی ضرورت ہے (ایک روایت میں یہ صیغہ
تثنیہ ہے یعنی دو مترجموں کی، کہ اگر ایک غلط ترجمہ کرے تو دوسرا
اس کی غلطی بیان کردے)، ترجمۃ باب۔ باب کی شرح مثلاً
باب الصلوٰۃ، باب الطہارۃ وغیرہ۔
ترح۔ رنج اور غم۔ یہ فرح کی ضد ہے۔ اور ترح بسکون
راء محتاجی، فقیری۔
مامن فرحۃ الا وتبعھا ترحۃ ہر خوشی کے بعد ایک
رنج لگا ہوا ہے (جیسے کسی شاعر نے کہا ہے کہ، دنیا میں توام ہیں
شادی و غم اور اسی میں پروردگار کی بڑی حکمت ہے۔ اگر دنیا
میں نری خوشی ہی خوشی ہوتی یا نری تکلیف ہی تکلیف تو آدمی
کی تندرستی اور صحت قائم نہیں رہتی، خوشی میں روح کو انبساط ہوتا
ہے اور رنج میں انقباض و دونوں امر حیات اور صحت باقی رکھنے کے
اعتدال کے ساتھ ضروری ہیں جیسے رنج زیادہ ہونے سے آدمی مرجاتا
ہے ایسے ہی خوشی بھی بہت ہونے سے شادی مرگ ہو جاتی ہے)۔
ترارۃ یا ترورۃ موٹا پرگوشت ہونا۔
تار۔ موٹا، فربہ
ساعۃ من الرجال تار میانہ قد پرگوشت ترتروہ
ترتروہ ابن مسعود رض کے پاس ایک بدمست شخص لایا گیا
انہوں نے کہا اس کو ہلاؤ جلاؤ (ایک روایت میں تلتلوہ ہے
اس کے بھی یہی معنی ہیں) التر التر حسنا ان مد الیعطمر
ان ومیہ ڈوری پردہ ڈوری کھینچ تراء مطمر وہ ڈوری

جو معمار (راج) کھینچ کر اس سے دیوار وغیرہ عمارت کا سیدھا
بناؤ دیکھتے ہیں یا لکم اتو تیو میں لرزانہیں۔
ترز۔ سوکھنا، سخت ہو جانا۔
لا تقوم الساعۃ حتی یکثر التراز قیامت اس وقت
تک قائم نہ ہوگی کہ ناگہانی موت بہت نہ ہو جائے واشترطان
لا یاخذ تمرۃ تارزۃ یہ شرط لگائی کہ سوکھی سخت کھجور نہیں
لینے کا (ہر ڈول کے بدلے ایک اچھی تازی کھجور لوں گا میت کو بھی
تارز کہتے ہیں کیونکہ وہ سوکھ کر سخت ہو جاتا ہے)۔
تراصۃ۔ مضبوط اور پائدار ہونا۔
لو وزن رجاء المؤمن وخوفہ بمیزان تریص
مازاد احدھما علی الآخر۔ اگر مسلمان کی امید اور اس
کا ڈر دونوں ایک ٹھیک ترازو سے تولے جائیں (جس میں بال بھر
فرق نہ ہو) تو دونوں پلڑے برابر رہیں گے کمی بیشی نہ ہوگی مطلب یہ
ہے کہ حق تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہونا اور مایوسی، اسی طرح حق
تعالیٰ سے بےخوف ہو جانا دونوں کفر ہیں (الایمان بین الخوف
والرجاء)۔
اتراص۔ ٹھیک کرنا۔ عرب لوگ کہتے ہیں:
اترص میزانک فانہ شائل اپنا ترازو برابر کرا
وہ ایک طرف سے اٹھا ہوا ہے۔
ترع۔ برائی میں جلدی کرنا، کسی کام میں خوشی سے گھس پڑنا،
بھر جانا، جلدی سے غصہ ہو جانا
ترع۔ پھیرنا، موڑنا۔
تتریع۔ بند کرنا۔
اتراع۔ بھر دینا۔
تترع۔ جلدی کرنا۔
وانصب الخیمۃ علی الترعۃ اونچی جگہ پر ڈیرہ لگا۔
ان منبری علی ترعۃ من ترع الجنۃ میرا منبر بہشت کی
بلند کیاریوں میں سے ایک کیاری پر ہے یا بہشت کے دریچوں میں
سے ایک دریچہ پر ہے یا بہشت کی سیڑھیوں میں سے ایک سیڑھی

پر ہے۔ بعضوں نے کہا "مُتْرَعَةٌ" سریانی لفظ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہاں عبادت کرنا بہشت کی کیاری ملنے کا سبب ہے۔ ایک روایت میں عَلٰی تُرْعَةٍ مِّنْ تُرَعِ الْحَوْضِ یعنی حوضِ کوثر کے نالوں میں سے ایک نالے پر ہے (نالہ، منبع جہاں سے حوض کا پانی نکل کر بہتا ہے)۔ فَرَمٰی الْاَنْصَارِیَّ بِسَہْمٍ فَتَرَعَہٗ اُس مشرک نے انصاری کو (جو نماز پڑھ رہا تھا) ایک تیر مارا، انصاری نے اُس کو سرکا دیا ہٹا دیا، نکال ڈالا لیکن نماز نہ توڑی نہ اپنے رفیق کو جگایا۔ اسی طرح تین تیر کھائے۔ نماز کے بعد اُس کو جگایا تو وہ کیا دیکھتا ہے کہ سب خونا خونی۔ اس نے پوچھا تو نے پہلے تیر میں مجھ کو کیوں نہیں جگا دیا انصار نے کہا، میں قرآن کی ایک سورت پڑھ رہا تھا اس کا توڑنا مجھ کو اچھا نہیں لگا (سبحان اللہ! صحابہ رضؓ کی نماز کا کیا کہنا، اُن کی ایک رکعت ہماری تمام عمر کی نماز سے درجہ میں بڑھ کر ہے۔ اِس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ خون نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، نہ وہ نجاست جو نمازی کے بدن یا کپڑے پر نماز شروع کرنے کے بعد آن پڑے کچھ ضرر کرتی ہے)۔ فَاَخَذْتُ بِخِطَامِ رَاحِلَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَا تَرَعَنِیْ۔ میں نے آنحضرتؐ کی اونٹنی کی نکیل تھام لی۔ آپ نے جلدی سے مجھ کو منع نہیں کیا یا مجھ کو پھیرا اور موڑا نہیں۔ فَتَرَعْنَا فِی الْحَوْضِ سَجْلًا ہم نے حوض میں سے ایک ڈول بھرا۔ اَلْمُتَرِّعَاتُ وَالْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ برائی کی طرف جلدی کرنے والیاں اور خلع کرنے والیاں یہی نفاق کرنے والیاں ہیں۔ هَلْ تَرَعَكَ غَيْرُہٗ اس کے سوا اور بھی کسی نے تجھ کو بھڑکایا۔

تَرَفٌّ ۔ چین اور آسائش سے بسر کرنا، دنیا کی لذتوں میں ڈوبے رہنا۔

تُرْفَةٌ ۔ آرام اور آسائش کی زندگی اور تحفہ ہدیہ۔

اِتْرَافٌ ۔ چین اور آسائش کی وجہ سے پھول جانا سرکشی اور نافرمانی پر اصرار کرنا۔

اَوْہٗ لِفِرَاخِ مُحَمَّدٍ مِّنْ خَلِیْفَۃٍ یُسْتَخْلَفُ عِتْرِیْفٍ مُّتْرَفٍ ۔ ہائے محمدؐ کے بچوں کا ایک ناپاک دنیا کے مزوں میں ڈوبے ہوئے خلیفہ کی وجہ سے کیا حال ہوتا ہے (مراد یزید پلید مردود ہے جس نے آنحضرتؐ کی آل کو تباہ و برباد کیا۔ ایسی ایسی مصیبتیں اُن پر ڈالیں جن کے لکھنے سے قلم تھراتا ہے)۔

مِنْ جَبَّارٍ مُّتْرَفٍ ایک ظالم عیش میں ڈوبے ہوئے

تَرْقُوَةٌ ۔ ہنسلی (فارسی میں چنبر گردن) جمع تَرَاقِیْ ہے۔

یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُمْ

وہ قرآن پڑھیں گے، لیکن ہنسلیوں کے نیچے نہیں اُترنے کا، بس حلق تک رہے گا (بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ وہ قرآن کے الفاظ زبان سے پڑھیں گے، اس پر عمل نہیں کریں گے تو ان کو قرآن پڑھنے کا کچھ ثواب نہیں ملے گا۔ ہمارے زمانہ میں بھی اہلِ بدعت نے خوارج مردود کی پیروی اختیار کی ہے۔ قرآن کے لفظ پڑھ لیتے ہیں اور اسی کو کافی سمجھتے ہیں نہ اس کے معنی میں غور کرتے ہیں نہ عمل کرنے کی نیت سے پڑھتے ہیں۔ اللہ ان لوگوں سے بچائے رکھے) دل پر اس کا کچھ اثر نہ ہوگا۔ اِلٰی تَرْقُوَتِہٖ اس کی ہنسلی تک۔ اِنَّھَا تِرْیَاقٌ اَوَّلَ الْبُکْرَۃِ وہ سویرے صبح کو تریاق ہے (تریاق وہ دوا جو زہر کا اثر دور کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے)۔ اِنَّ فِیْ عَجْوَۃِ الْعَالِیَۃِ تِرْیَاقًا عالیہ (مدینہ کے اطراف میں گاؤں کے عجوہ (کھجور کی ایک عمدہ قسم ہے، ہمارے زمانہ میں شاید اس کو شلبی کہتے ہیں) میں تریاق ہے۔ مَا اُبَالِیْ مَا اَتَیْتُ اِنْ شَرِبْتُ تِرْیَاقًا اگر میں تریاق پیوں تو پھر مجھ کو کسی کام کے کرنے میں باک نہیں (تریاق کو آپ نے مکروہ جانا، کیونکہ اس میں سانپ وغیرہ حرام چیزیں شامل ہوتی ہیں۔ ابن اثیر نے کہا اس میں شراب شامل ہوتی ہے وہ حرام ہے اور نجس۔ اگر تریاق میں یہ چیزیں نہ ہوں تو پھر اس کے استعمال میں قباحت نہیں۔ بعضوں نے ہر حال میں مکروہ جانا ہے۔ کیونکہ حدیث مطلق ہے)۔

فائدہ اوپر گزر چکا کہ شراب کی نجاستِ ظاہری پر کوئی دلیل نہیں ہے اور جب شراب دوسری دواؤں میں مل کر اپنا اثر کھودے تو اس کے استعمال میں قباحت نہیں۔ ایک طائفہ اہلِ حدیث کا یہی قول ہے۔ اس صورت میں یہ حدیث تقویٰ پر محمول ہوگی مَا اُبَالِیْ مَا اَتَیْتُ اِنْ اَنَا شَرِبْتُ تِرْیَاقًا اَوْ تَعَلَّقْتُ

تَمِیْمَۃً اَوْ قُلْتُ شِعْرًا (مجھ کو کوئی (بُرا) کام کرنے کی پرواہ
نہ ہوگی۔ اگر میں تریاق پیوں یا گنڈا لٹکاؤں یا شعر کہوں (طیبی نے
کہا مراد جاہلیت کے گنڈے اور تعویذ ہیں۔ اسی طرح شعر سے بھی
مُراد وہ شعر ہے جس میں فسق و فجور یا کفر کے مضامین ہوں۔)

تَرْكٌ۔ چھوڑ دینا۔

تَرِكَۃٌ۔ شترمرغ کا انڈا، بال بچے جن کو آدمی چھوڑ کر
مرجائے۔

تَرِكَۃٌ۔ مال و اسباب جو میت چھوڑ جائے۔

اِنَّہٗ جَاءَ اِلٰی مَکَّۃَ یُطَالِعُ تَرِكَتَہٗ حضرت ابراہیمؑ
مکہ آئے اپنے بال بچے دیکھنے کو (یعنی حضرت ہاجرہ اور حضرت
اسماعیلؑ کو) تَرِکَتَہٗ بکسرۂ را بھی ہو سکتا ہے۔

وَاَنْتُمْ تَرِیْکَۃُ الْاِسْلَامِ وَبَقِیَّۃُ النَّاسِ
تم لوگ اسلام کے ترکہ اور آدمیوں کے باقیماندہ ہو اِنَّ لِلّٰہِ تعالیٰ
تَرَائِكَ فِیْ خَلْقِہٖ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں چند اگلی
باتیں (غفلت، دنیا میں استغراق، آرزو کی درازی) باقی
رکھی ہیں

تَرِیْکَۃٌ۔ شترمرغ کے انڈے اور اس زمین کو بھی کہتے ہیں
جس سے لوگ غافل ہوں وہاں چرایا نہ کرتے ہوں۔

فَمَنْ تَرَکَہَا فَقَدْ کَفَرَ جس نے نماز کو (عمدًا) ترک کیا
گو اس کے فرض ہونے کا اقرار کرتا ہو وہ کافر ہوگیا (ہمارے امام
احمد بن حنبل رح کا یہی قول ہے۔ اور شافعی نے کہا، ترک نماز پر اس
کو قتل کریں گے، لیکن نمازِ جنازہ اس پر پڑھیں گے اور مسلمانوں
کے ساتھ اس کو دفن کریں گے۔ بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ نماز
کی فرضیت کا انکار کر کے ترک کرے، ایسا شخص تو بالاتفاق
کافر ہے۔ اسی طرح وہ شخص جو نماز کو نری اٹھک بیٹھک بے فائدہ سمجھے
وہ بھی بالاتفاق کافر ہے) اِنَّکُمْ فِیْ زَمَانٍ مَنْ تَرَكَ مِنْکُمْ
عُشْرَ مَا اُمِرَ بِہٖ ھَلَكَ۔ تم لوگ ایسے زمانہ میں ہو جس میں اگر
کوئی دسواں حصہ ان باتوں کا ترک کرے، جن کا حکم دیا گیا ہے
(اور نو حصے بجا لائے) جب بھی وہ ہلاک ہوگا۔ اور ایک زمانہ
(آخری) ایسا آئے گا کہ اس میں اگر کوئی دسواں حصہ بھی ان باتوں
کا بجا لائے جن کا حکم دیا گیا ہے (اور نو حصے اس سے نہ ہو سکیں)
تو بھی وہ نجات پائے گا (قتیبی نے کہا حکم دی گئی باتوں سے
مستحبات اور سنن مراد ہوں تو بہتر ہے۔ میں کہتا ہوں مستحبات
اور سنن کو مامور بہا نہیں کہتے اور نہ ان کے ترک سے آدمی ہلاک
ہو سکتا ہے۔ اس لئے قتیبی کی تفسیر صحیح نہیں ہے۔ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کا مطلب یہ ہے کہ آخری زمانہ میں بوجہ بُعد
زمانۂ نبوت نجات کے لئے یہ بھی کافی ہوگا کہ آدمی منجملہ فرائض
اور واجبات دسواں حصہ ہی بجا لائے بشرطیکہ موحد ہو اور امور
ایمان کا انکار نہ کرتا ہو)۔

تَرَكَ دِیَۃَ اَھْلِ الذِّمَّۃِ ذمی کی دیت اپنے حال پر
رہنے دی (یعنی چار ہزار درہم جو آنحضرتؐ کے زمانہ میں تھی، اس
وقت مسلمان کی دیت آٹھ ہزار درہم تھی تو ذمی کی نصف دیت
تھی۔ حضرت عمرؓ نے مسلمان کی دیت بارہ ہزار درہم کر دی اور
ذمی کی دیت وہی قائم رکھی تو ذمی کی دیت مسلمان کی دیت کی
تہائی ہوگئی) لَا یَا اَبَا سَعِیْدٍ قَدْ تُرِكَ مَا تَعْلَمُ۔ نہیں
ابو سعید مروان نے وہ بات چھوڑ دی جس کو تم جانتے ہو (یعنی
عید کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھنے کو)

اَلتَّارِكُ لِدِیْنِہٖ اَلْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَۃِ اپنے دین کو
چھوڑنے والا، جماعت سے الگ ہو جانیوالا (مرتد) ھَلْ اَنْتُمْ
تَارِکُوْا لِیْ اُمَرَائِیْ تم میرے امیروں کا پیچھا چھوڑو گے یا
نہیں (ان کی بدگوئی اور مخالفت سے باز آتے ہو یا نہیں) مَا
تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرَّکْعَتَیْنِ
بَعْدَ الْعَصْرِ عبد القیس کے قاصد جانے کے بعد آنحضرتؐ نے
عصر کے بعد ایک نفل دوگانہ ترک نہیں کیا (یہ دوگانہ آپؐ کا
خاصہ تھا۔ دوسرے لوگوں کو عصر کے بعد نفل نماز پڑھنا غروب
آفتاب تک منع ہے) اَطْعَمَ خُبْزًا وَّلَحْمًا حَتّٰی تَرَکُوْہُ
آپ نے لوگوں کو روٹی گوشت کھلایا اتنا کہ وہ چھوڑ کر چلے گئے
(شکم سیر ہو گئے)۔

تُرْک۔ ایک قوم ہے یافث بن نوح کی اولاد میں۔

قُبَّۃٌ تُرْکِیَّۃٌ۔ ایک ترکی ڈیرہ (یعنی چھوٹا خیمہ) اِئْذَنْ لَنَا فَلْنَتْرُکْ لِابْنِ اُخْتِنَا آپ اجازت دیجئے ہم اپنے بھانجے (حضرت عباس رض) کو فدیہ معاف کر دیں (عبد المطلب کی والدہ انصار میں سے تھیں) مَنْ تَرَکَ الدَّعْوَۃَ جو شخص دعوت و ضیافت میں نہ آئے اِنْ اَتْرُکْ فَقَدْ تَرَکَ مَنْ ھُوَ خَیْرٌ مِّنِّیْ (یہ حضرت عمر رض کا قول ہے) اگر میں کسی کو خلیفہ نہ بناؤں تو بھی ہو سکتا ہے کیونکہ مجھ سے جو بہتر تھے (یعنی آنحضرت ﷺ) انھوں نے بھی کسی کو خلیفہ نہیں بنایا (یعنی صاف صراحت کے ساتھ ورنہ اشارہ تو حضرت صدیق اکبر رض کی خلافت کی طرف کیا کہ اُن کو نماز پڑھانے کا حکم دیا) فَمَا رَاَیْتُہٗ تَرَکَ الرَّکْعَتَیْنِ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّھْرِ۔ میں نے آپ کو نہیں دیکھا کہ آپ نے سورج ڈھلنے پر ظہر سے پہلے دو نفل رکعتوں کو ترک کیا ہو (نسفی نے کہا یہ دوگانہ شاید وقتی سنتوں کے علاوہ تھا)۔

تِرَۃٌ۔ نقص، الزام۔

مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا لَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ فِیْہِ کَانَ عَلَیْہِ تِرَۃً۔ جو شخص ایسی مجلس میں بیٹھے جس میں اللہ کی یاد نہ کرے (بے فائدہ بک بک لگا رہے) تو اس کو نقصان ہوگا۔ مَنِ اغْتَابَ اَخَاہُ الْمُؤْمِنَ مِنْ غَیْرِ تِرَۃٍ بَیْنَہُمَا جو شخص اپنے بھائی مسلمان کی بغیر کسی الزام کے ناحق غیبت کرے وہ شیطان کا ساجھی ہے۔

تُرَّھَۃٌ۔ باطل، جھوٹ، غلط، واہیات۔

تُرَّھَاتٌ۔ اس کی جمع ہے۔

اَخَذْنَا فِیْ تُرَّھَاتِ الْبَسَابِسِ وَخُزَعْبِیْلَاتِ الْوَسَاوِسِ ہم کو واہیات بے فائدہ جنگلوں میں لے گیا۔ اور بیہودہ وسوسوں اور خیالات میں پھنسا دیا (یہ عرب لوگوں کی ایک مثل ہے)۔

تَرْمُدُ۔ ایک مقام کا نام ہے، بنی اسد کے ملک میں۔

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَتَبَ لِحُصَیْنِ بْنِ نَضْلَۃَ الْاَسَدِیِّ کِتَابًا اَنَّ لَہٗ تَرْمُدَ وَکُتَیْفَۃَ آنحضرت صلعم نے حصین بن نضلہ اسدی کے لئے ایک سند لکھ دی کہ ترمد اور کتیفہ دونوں اس کی جاگیر ہیں (بعضوں نے ترمذ کے بدلہ ترمذ پڑھا ہے)۔

تِرْمِذُ ایک مشہور شہر ہے خراسان میں، امام ترمذی صاحب سنن وہیں کے تھے۔

تَرِیَّۃٌ۔ وہ زردی یا خاکی رنگ جو حائضہ عورت پاک ہونے اور غسل کر لینے کے بعد دیکھے۔ بعضوں نے کہا کہ سفیدی جو پاکی کے وقت دیکھے۔ بعضوں نے کہا وہ چیتھڑا جو عورت اپنے مقام مخصوص پر رکھتی ہے۔ حیض اور طہر پہچاننے کے لئے۔

کُنَّا لَا نَعُدُّ الْکُدْرَۃَ وَالصُّفْرَۃَ وَالتَّرِیَّۃَ شَیْئًا ہم حیض سے پاک ہونے اور غسل کر لینے کے بعد تیرگی اور زردی اور سپیدی وغیرہ کو کچھ نہیں شمار کرتے تھے (یعنی اُس کو حیض نہیں گنتے تھے)۔

بَابُ التَّاءِ مَعَ السِّیْنِ

تَسَاخِیْنُ۔ (اس کو باب السین مع الخاء میں ذکر کرنا تھا) موزہ اَمَرَھُمْ اَنْ یَّمْسَحُوْا عَلَی التَّسَاخِیْنِ آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ موزوں پر مسح کر لیں تَمَسَّحُوْا عَلَی الْعَصَائِبِ وَالتَّسَاخِیْنِ عماموں اور موزوں پر مسح کرلو۔

تِسْعٌ یا تِسْعَۃٌ۔ نو عورتیں یا نو مرد۔

تَاسُوْعٌ نویں تاریخ۔ بعضوں نے کہا عاشورہ لَئِنْ بَقِیْتُ اِلٰی قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ تَاسُوْعَا اگر میں سال آئندہ تک زندہ رہا تو محرم کی نویں تاریخ روزہ رکھوں گا (کیونکہ یہود دسویں تاریخ محرم کو روزہ رکھتے ہیں، میں ان کی مخالفت کروں گا۔ بعضوں نے کہا "تاسوع" سے خود دسویں تاریخ مراد ہے اور آنحضرت ﷺ جب مدینہ میں تشریف لائے تو یہودیوں کو دیکھا کہ وہ اُس دن روزہ رکھتے ہیں اور اس کی تعظیم کرتے ہیں۔ آپ نے بھی اس دن روزہ رکھا اور فرمایا نَحْنُ اَحَقُّ بِمُوْسٰی ہم موسیٰ ع کے زیادہ حق دار ہیں) اَمَرَنِیْ رَبِّیْ بِتِسْعٍ مجھ کو میرے پروردگار نے

تو باتوں کا حکم دیا، حالانکہ حدیث میں دس باتیں مذکور ہیں۔ مگر دسویں بات گویا نو باتوں کا مجموعہ ہے۔ كَلِمَةُ الْاَذَانِ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً اذان کے انیس کلمے سکھلائے (یعنی ترجیع سمیت) كَانَ يَدُوْرُ عَلٰى نِسَائِهٖ وَهُنَّ تِسْعٌ آپ اپنی سب عورتوں کے پاس گھوم آتے، وہ نو تھیں (یعنی بیبیاں اور لونڈیاں مریا اور ریحانہ) اَمَرَنِيْ رَبِّيْ بِتِسْعٍ مجھ کو میرے پروردگار نے نو بیبیوں سے نکاح کرنے کا حکم دیا (یعنی نکاح دائمی۔ تو آپ کے پاس نو بیویوں سے زیادہ کبھی جمع نہیں ہوئیں)۔

اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا اللہ تعالیٰ کے ننانوے (ایک کم سو) نام ہیں (اس حدیث سے حصر مقصود نہیں ہے، ان ناموں کے سوا اور بہت سے نام حدیث اور قرآن میں وارد ہیں بعضوں نے کہا اللہ کے ہزار نام ہیں)۔

تَسْنِيْمٌ۔ بہشت کی ایک لطیف شے ہے جو شراب کے اوپر ڈالی جائے گی۔ بعضوں نے کہا ایک نہر ہے جو ہوا میں بہتی ہے (اس لغت کو باب السین مع النون میں ذکر کرنا تھا)۔

بابُ التاء مع العين

تَعَبٌ۔ تھک جانا۔

اِتْعَابٌ۔ تھکانا۔

وَمَا لَا فَلَا تُتْعِبْهُ نَفْسَكَ جو تیری قسمت میں نہیں اس کے لئے اپنی جان مت تھکا۔

تَعْتَعَةٌ۔ گھبرانا، پریشان کرنا، بات کرنے میں عاجز ہونا۔

حَتّٰى يُؤْخَذَ لِلضَّعِيْفِ حَقُّهٗ غَيْرَ مُتَعْتَعٍ ضعیف ناتواں کا حق بے اس کے پریشان کئے ہوئے وصول کیا جائے گا۔ نَطَقْتُ لَا مُرِجِلِيْنَ تَتَعْتَعُوْا (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے) میں نے اس وقت گفتگو کی جب لوگ گفتگو نہ کر سکے (عاجز ہو گئے) مَا قُدِّسَتْ اُمَّةٌ لَمْ يُؤْخَذْ لِضَعِيْفِهَا مِنْ قَوِيِّهَا بِحَقِّهٖ غَيْرَ مُتَعْتَعٍ وہ قوم کبھی پاکیزہ نہیں ہو سکتی، جس میں کمزور کا حق زور آور سے بغیر پریشان کئے نہ لیا جائے اَلَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَيَتَتَعْتَعُ

لَهٗ اَجْرَانِ جو شخص قرآن کو اٹک اٹک کر محنت اٹھا کر پڑھے اس کو دہرا ثواب ملے گا (اور جو شخص قرآن کا ماہر ہو، اس کا درجہ تو بہت بڑا ہے)

تَعَرًّا۔ چیخنا۔

تَعَرٌّ لڑائی بھڑکنا۔

مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ جو شخص رات کو چونک اٹھے مَا طَمَا الْبَحْرُ وَقَامَ تِعَارٌ جب تک سمندر اونچا ہو کر رہے اور "تعار" جو ایک پہاڑ ہے قائم رہے۔

تَعْسٌ۔ ہلاک ہونا، گر پڑنا، پھسل جانا، گھٹنا۔ بعضوں نے کہا تَعْسٌ منہ کے بل گرنا، اور نُكْسٌ سر کے بل گرنا

تَعِسَ مِسْطَحٌ۔ مسطح اوندھا گرا، تباہ ہوا (کیونکہ حضرت عائشہ پر تہمت لگانے میں وہ بھی شریک ہوا تھا۔ یہ اس کی ماں نے اس کو بددعا دی) تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَانْتَكَسَ وَاِذَا شِيْكَ فَلَا انْتَقَشَ اشرفی کا بندہ اور روپیہ کا بندہ کپڑوں کا بندہ (یہ اس کا ترجمہ ہے جو ایک روایت میں عَبْدُ الْخَمِيْصَةِ بھی ہے۔ یعنی چادر کا بندہ مراد وہ شخص ہے جو اپنی قدرت سے زیادہ عمدہ عمدہ کپڑے بنانا چاہے، رات دن اسی فکر میں رہے) منہ کے بل گرے، پھر سر کے بل الٹ جائے (تباہ ہو) اگر اس کو کانٹا چبھے تو کوئی اس کا کانٹا نہ نکالے (اتنی بھی مدد نہ کرے کیونکہ وہ بندۂ زر ہے اس کو کسی سے محبت نہیں)۔

تِعْهِنٌ یا تُعْهِنٌ یا تَعْهَنٌ ایک مقام کا نام ہے مکہ اور مدینے کے درمیان۔

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَعْهِنَ وَهُوَ قَائِلٌ بِالسُّقْيَا آنحضرت اس وقت تعہن میں تھے اور دوپہر کو سقیا میں آرام کرنے والے تھے (بعضوں نے قَابِلَ السُّقْيَا پڑھا ہے یعنی تعہن میں تھے جو سقیا کے سامنے یعنی مقابل ہے)۔

تَعْضُوْضٌ۔ کالی کھجور جو بہت میٹھی ہوتی ہے۔

وَاَهْدَتْ لَنَا نَوْطًا مِّنَ التَّعْضُوْضِ ہم کو کالی کھجور کا ایک تھیلا بھیجا اَتُسَمُّوْنَ هٰذَا التَّعْضُوْضَ کیا تم اس کو

تفضوض کہتے ہو؟ (اس لغت کو باب الغین مع الضاد میں ذکر کرنا تھا)۔

بابُ التاء مع الغین

تَغَبٌ یا تَغْبَۃٌ۔ بگڑ جانا خراب ہونا۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔

غَبَ الشَّیْءُ۔ یہ چیز خراب ہو گئی غَبَّبَ الذِّئْبُ الْغَنَمَ بھیڑیے نے بکریوں کو تباہ کر دیا لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ شَہَادَۃَ ذِیْ تَغَبَّۃٍ اللہ تعالےٰ بدکار بدمعاش کی گواہی قبول نہیں کرتا۔

تَغِرَّۃٌ۔ (اس لغت کو باب الغین مع الراء میں ذکر کرنا تھا) ڈرنا۔

فَلَا یُبَایَعُ ھُوَ وَلَا الَّذِیْ بَایَعَہٗ تَغِرَّۃً اَنْ یُّقْتَلَا نہ تو اس شخص سے بیعت ہو گی، نہ اس سے جس نے اس سے بیعت کی، کیونکہ دونوں کے مارے جانے کا ڈر ہے (تابع اور متبوع دونوں پٹیں گے، کیونکہ بغیر صلاح اور مشورے عمائد ملک کے خلافت اور بادشاہت نہیں ہو سکتی) اَیُّمَا رَجُلٍ بَایَعَ اٰخَرَ فَاِنَّہٗ لَا یُؤَمَّرُ وَاحِدٌ مِّنْھُمَا تَغِرَّۃً اَنْ یُّقْتَلَا جب ایک شخص (بغیر صلاح اور مشورے کے) دوسرے سے بیعت کر لے تو دونوں میں سے کوئی امیر نہیں ہو سکتا۔ کہیں دونوں مار نہ ڈالے جائیں۔

بابُ التاء مع الفاء

تَفَثٌ۔ میل کچیل یا پریشانی دور کرنا (بعضوں نے کہا محرم احکام کھولنے پر جو کام کرتا ہے، جیسے ناخن و مونچھ کتروانا، بغل کے بال نکالنا، زیر ناف کے بال مونڈنا وغیرہ)۔

فَتَفَثَتِ الدِّمَاءُ مَکَانَہٗ خونوں نے اُس کی جگہ لتھیڑ دی اَلتَّفَثُ حُقُوْقُ الرَّجُلِ مِنَ الطِّیْبِ۔ تفث خوشبو استعمال کرنے کے حقوق کو کہتے ہیں۔

تَفَثٌ۔ پریشان حالی۔

ثُمَّ لْیَقْضُوْا تَفَثَھُمْ یعنی اپنی پریشان حالی دور کریں

ازہری نے کہا یہ تفسیر نضر کے سوا اور کسی نے نہیں کی۔

تُفٌّ۔ تھوتھو۔

اصل میں "تُفٌّ" ناخن کے میل کو کہتے ہیں۔

اُفٍّ وَّتُفٍّ وَقَعُوْا فِیْ رَجُلٍ لَہٗ عَشْرٌ اُف اور تھو ہے اُن پر، اس شخص کو بُرا کہنے لگے (یعنی حضرت علیؓ کو) جن کے دس فضائل (دس کیا سیکڑوں فضائل) ہیں۔

تَفْلٌ۔ تھوتھو کرنا، جس میں کچھ تھوک بھی نکلے (یہ بزق سے کم ہے لیکن نفث سے زیادہ ہے نفث کے بعد پھر نفخ ہے یعنی پھونکنا جس میں بالکل تھوک نہ نکلے)۔

تَفَلٌ۔ بدبودار ہونا۔ خوشبو کا استعمال چھوڑ دینا یہاں تک کہ جسم یا کپڑوں میں سے بُری بُو آنے لگے۔

کُلَّمَا خَتَمَھَا جَمَعَ بُزَاقَہٗ ثُمَّ تَفَلَہٗ جب سورۃ کو ختم کرتے تو تھوک منہ میں جمع کر کے اس پر تھوک دیتے۔ نووی نے کہا، برکت کے لئے جیسے اسماء حسنیٰ کے دھوون سے برکت لیتے (یعنی قرآن شریف کی آیات یا اسمائے الٰہی رکابی یا کاغذ پر لکھ کر ان کو دھو کر وہ پانی پیتے ہیں۔ اکثر زعفران سے لکھتے ہیں)۔ اَلتَّفْلُ فِی الْمَسْجِدِ خَطِیْئَۃٌ وَّکَفَّارَتُھَا دَفْنُھَا مسجد میں (جب زمین کچی ہو) تھوکنا ایک خطا ہے (اگر تھوکے تو) اُس کا کفارہ یہ ہے کہ تھوک کو مٹی میں دبا دے (تاکہ دوسرے لوگوں کو ایذا نہ ہو، گھن نہ آئے) لَھُمْ تَفَلٌ ان میں سے بُری بُو آتی تھی وَھُنَّ تَفِلَاتٌ وہ بدبودار تھیں مَنِ الْحَاجُّ قَالَ الشَّعِثُ التَّفِلُ آنحضرتؐ سے پوچھا (حاجی) حاجی کون ہے؟ آپ نے فرمایا پریشان حال (سر کے بال بکھیرے) بدبودار وَلْیَخْرُجْنَ اِذَا خَرَجْنَ تَفِلَاتٍ عورتیں باہر نکلیں (کام کاج ضرورت سے) تو یونہی سادی سے نکلیں (یعنی بن خوشبو لگائے بن بنے سنورے) ثُمَّ ... الشَّمْسِ فَاِنَّھَا تُتْفِلُ الرِّیْحَ دھوپ میں سے اُٹھ جاؤ کو بدبودار کر دیتی ہے (کیونکہ پسینہ لاتی ہے اور بُری بُو بدن کپڑوں سے پھوٹ نکلتی ہے) فَتَفَلَ فِیْہِ آپ نے اس میں تھوک دیا فَلْیَتْفُلْ عَنْ یَّسَارِہٖ ثَلٰثًا بائیں طرف تین بار تھوتھو کرے

(اور شیطان کے شر سے پناہ مانگے)۔

تَفَهٌ یا تُفُوْهٌ۔ کم ہونا، خسیس ہونا، ڈہسن ہونا، احمق ہونا، بے مزہ ہونا اُسی سے ہے۔

تَافِهٌ۔ حقیر، ذلیل، تھوڑا۔

قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الرُّوَيْبِضَةُ قَالَ الرَّجُلُ التَّافِهُ يَنْطِقُ فِيْ أَمْرِ الْعَامَّةِ۔ آنحضرت سے پوچھا "رویبضہ" کون ہے؟ آپ نے فرمایا ایک چھوٹا حقیر آدمی، جو قوم کے بڑے کاموں میں گفتگو کرے (مصلح قوم بنے، چھوٹا منہ بڑی بات) لَا يَتْفَهُ وَلَا يَتَشَانُّ نہ حقیر ہوتا ہے نہ پرانا ہوتا ہے (یہ قرآن کا وصف بیان کیا) لَا يُقْطَعُ الْيَدُ فِي الشَّيْءِ التَّافِهِ حقیر چیز کے چرانے میں (جس کی مالیت ربع دینار سے کم ہو) ہاتھ نہ کاٹا جائے اِيَّاكَ وَمُصَادَقَةَ الْفَاجِرِ فَإِنَّهُ يَبِيْعُكَ بِالتَّافِهِ بدکار کی دوستی سے بچا رہ، وہ تو تجھ کو ایک حقیر چیز کے بدلے بیچ ڈالے گا۔

تَفَاءٌ۔ گرم ہونا، غصہ ہونا۔

تَفِيْئَةٌ اور تَفِيَّةٌ۔ زمانہ اور وقت

دَخَلَ عُمَرُ وَكَلَّمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَخَلَ أَبُوْ بَكْرٍ عَلٰى تَفِئَةِ ذٰلِكَ یا تَفِيَّةِ ذٰلِكَ حضرت عمرؓ اندر آئے اور آنحضرت سے باتیں کیں، پھر ابوبکر بھی اسی وقت (ان کے بعد ہی) اندر آئے۔

باب التاء مع القاف

تِقْدَةٌ۔ دھنیا، زیرہ۔

وَعَدَّ فِيْهَا التِّقْدَةَ ان دانوں میں جن میں زکوٰۃ واجب ہے دھنیے کو بھی شمار کیا (بعضوں نے تَقِدَةٌ پڑھا ہے)۔

تِقْرِدَةٌ۔ کے بھی یہی معنی ہیں۔

تَقِفَ۔ ٹھہر گیا۔ اصل میں اِتْقَفَ تھا وُقُوْفٌ سے۔

وَقَفَ حَتّٰى اتَّقَفَ النَّاسُ كُلُّهُمْ انھوں نے لوگوں کو ٹھہرایا وہ سب ٹھہر گئے (اس کو باب الواو میں ذکر کرنا تھا)

تِقْنٌ۔ طبیعت، معاش کا سامان، حاذق، ہوشیار۔

اِتْقَانٌ۔ مضبوط کرنا۔

تَتْقِيْنُ الْأَرْضِ۔ غلیظ پانی زمین میں دینا کہ اس میں زور آجائے۔

وَخَلَقَ التِّقْنَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ منگل کے دن کمانے اور جینے کے سامان پیدا کئے۔

تُقَاةٌ۔ پرہیزگاری، بچاؤ، ڈر۔ اصل میں وُقَاةٌ تھا۔ اسی طرح تَقْوٰی اصل میں وَقْوٰی تھا۔ كُنَّا إِذَا احْمَرَّ الْبَأْسُ اتَّقَيْنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جب لڑائی سخت ہوتی خون ریز تو ہم کیا کرتے، آنحضرت صلعم کو اپنا بچاؤ بناتے (آپ دشمن کے سامنے آگے رہتے اور ہم آپ کے پیچھے۔ سبحان اللہ آپ کی شجاعت اور بہادری کا کیا کہنا؟) اَلْإِمَامُ جُنَّةٌ يُتَّقٰى بِهٖ وَيُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهٖ امام کیا ہے لوگوں کی سپر ہے، لوگ اپنا بچاؤ اُس سے کرتے ہیں اُس کے پیچھے رہ کر جنگ کرتے ہیں مَنِ اتَّقٰى عَلٰى ثَوْبِهٖ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ اكْتَسٰى جس شخص نے نماز میں اپنا کپڑا (گرد و غبار وغیرہ سے) بچایا، اُس نے اللہ کے لئے کپڑا نہیں پہنا (ورنہ اللہ کی عبادت میں وہ کپڑے کا خیال کیوں رکھتا کپڑا کیا چیز ہے جان تک اس پر تصدق کرنا چاہیئے)۔

تَقِيٌّ۔ پرہیزگار۔ اور امام محمد بن علی جواد کا لقب ہے کیونکہ اللہ نے ان کو مامون کے شر سے بچایا۔

اٰلِيْ كُلُّ تَقِيٍّ۔ ہر پرہیزگار میری آل ہے هَلْ لِلسَّيْفِ مِنْ تَقِيَّةٍ قَالَ نَعَمْ تَقِيَّةٌ عَلٰى أَقْذَاءٍ وَهُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ تلوار کا کچھ بچاؤ بھی ہوگا؟ فرمایا، ہاں بچاؤ ہوگا، لیکن خرابیوں کے ساتھ اور صلح ہوگی مگر دل میں میل رکھ کر (نفاق کے ساتھ)۔

اَلتَّقِيَّةُ۔ اس کو بھی کہتے ہیں کہ آدمی اپنا اعتقاد عزت یا جان جانے کے ڈر سے چھپائے (یہ اہل سنت اور امامیہ سب کے نزدیک جائز ہے۔ قرآن میں ہے: وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيْمَانَهٗ اور إِلَّا أَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقَاةً اور حضرت عمار رضی نے تقیہ کیا تھا اور محمد بن مسلمہ نے بھی)۔

باب التاء مع الکاف

تُکَأَۃٌ - بروزن ھُمَزَۃٌ بہت تکیہ لگانے والا

لَا اٰکُلُ مُتَّکِئًا میں فرش پر بیٹھ کر اطمینان سے نہیں کھاتا جیسے دنیادار بسیار خواروں کی عادت ہوتی ہے کہ نرم گدہ بچھا کر اس پر چار زانو بیٹھ کر بڑے اطمینان سے کھاتے ہیں لٰکِنِّیْ اَقْعُدُ مُسْتَوْفِزًا وَّاٰکُلُ بُلْغَۃً لیکن میں پھرتی سے بیٹھتا ہوں (یعنی اُکڑوں یا گھٹنے ٹیک کر اور سرین اُٹھا کر) اور تھوڑا سا کھانا (جو زندگی قائم رکھے) کھالیتا ہوں (بعضے لوگوں نے مُتَّکِئًا کے معنی یہ سمجھے ہیں کہ تکیہ لگا کر یا ایک طرف ٹیک دے کر نہیں کھاتا، یہ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ عرب لوگ مُتَّکِیْ اُس کو کہتے ہیں جو ایک فرش پر اطمینان کے ساتھ بیٹھا ہو)۔

(اس حدیث کی رُو سے بعضوں نے تکیہ یا ہاتھ پر ٹیک دیکر یا ایک طرف جُھک کر کھانا مکروہ رکھا ہے مگر امام جعفر صادق رضؓ سے منقول ہے، قسم خدا کی آنحضرتؐ نے اِس سے منع نہیں کیا۔ بہرحال سنت یہ ہے کہ اُکڑوں بیٹھ کر کھالے اور شکم سیر ہو کر نہ کھائے۔ بلکہ تہائی یا آدھا پیٹ کھائے) وَاِنَّھُمْ لَیُزَاحِمُوْنَ عَلٰی تُکَاءٍ نافرشتے ہمارے بچھونے پر ہجوم کریں گے۔ مَا اٰکَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّکِئًا مُنْذُ بَعَثَہُ اللّٰہُ اِلٰی اَنْ قُبِضَ آنحضرتؐ نے جب سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیغمبر بنا کر بھیجا، کبھی فرش پر اطمینان سے بیٹھ کر (یا تکیہ لگا کر ٹیک دے کر) کھانا نہیں کھایا، یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو دنیا سے اُٹھا لیا لَا تَتَّکِیْ فِی الْحَمَّامِ فَاِنَّہٗ یُذْھِبُ شَحْمَ الْکُلْیَتَیْنِ حمام میں ایک طرف ٹیک دیکر مت بیٹھ ایسا کرنے سے گردوں کی چربی تحلیل ہو جاتی ہے ھٰذَا الْاَبْیَضُ الْمُتَّکِیْ یہ سفید رنگ گورے جو فرش پر اطمینان سے بیٹھے ہیں اَلتُّکَاۃُ مِنَ النِّعْمَۃِ بچھونا بھی اللہ کی ایک نعمت ہے (آج کل اہلِ مکہ اور مدینہ ان دو نعمتوں میں غرق ہو رہے ہیں فِرَاشٌ لَیِّنٌ وَّطَعَامٌ طَیِّبٌ فرش عمدہ ہو اور کھانا عمدہ ہو)۔ ھُوَ مُتَّکَأٌ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنَ الْحِسَابِ وہ پروردگار کے سامنے بیٹھیں گے۔ جب تک کہ پروردگار حساب سے فارغ ہو۔

باب التاء مع اللام

تَلْبِیْبٌ کسی کے کپڑے سینے پر اکٹھا کرنا۔ پھر اُس کو کھینچنا جیسے لڑائی جھگڑے میں کرتے ہیں، عرب لوگ کہتے ہیں،

لَبَّبَہٗ یا اَخَذَ بِتَلْبِیْبِہٖ یا بِتَلَابِیْبِہٖ اُس کے کپڑے اُس کی دگدگی پر جوڑ کر اس کو کھینچا۔

مُتَلَبَّبٌ ہار کا مقام گلے میں فَاَخَذْتُ بِتَلْبِیْبِہٖ وَجَرَرْتُہٗ میں نے ان کے کپڑے اُن کے سینے پہ جوڑ کر اُن کو کھینچا فَاَخَذَتْ بِتَلَابِیْبِ عُمَرَ فَجَذَبَتْہُ اِلَیْھَا حضرت فاطمہؓ نے حضرت عمر رضؓ کے کپڑے پکڑ کر ان کو اپنی طرف گھسیٹا صَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُتَلَبِّبًا آنحضرتؐ نے ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھی اس کو سینہ پر لا کر باندھ لیا تھا۔

تَلْتَلَۃٌ سختی، جلد بازی، بہت ہلنا ہلانا۔ جانور کو سختی سے ہانکنا

تَلْتَلَۃٌ - وہ کلام جو سمجھ میں نہ آئے، جیسے بچے بتلاتے ہیں اس کی جمع تَلَاتِلُ ہے۔

اُتِیَ بِشَارِبٍ فَقَالَ تَلْتِلُوْہُ (عبداللہ بن مسعود کی حدیث میں ہے) ایک شرابی آپ کے پاس لایا گیا، فرمایا اس کو ہلاؤ، جھنجھوڑو، بو سونگھو (تا کہ معلوم ہو اُس نے شراب پی ہے یا نہیں)۔

تَلَدٌ یا تِلْدٌ یا تُلْدٌ یا تَالِدٌ پرانا مال جو تیرے پاس پیدا ہو (اس کی ضد طَارِفٌ ہے یعنی نیا مال جو دوسرے ہاتھ آئے) اٰلُ حٰمٓ مِنْ تِلَادِیْ وہ سورتیں جن کے شروع میں حٰمٓ ہے میرے پرانے مال ہیں (یعنی سب سے پہلے مکہ میں میں نے ان کو یاد کیا تھا) فَھِیَ لَھُمْ تَالِدَۃٌ بَالِدَۃٌ خلافت تو اُن کا پرانا مال ہے اِنَّھَا اَعْتَقَتْ عَنْ اَخِیْھَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ تِلَادًا مِّنْ تِلَادِھَا یا تِلَادًا مِنْ اَتْلَادِھَا حضرت عائشہؓ نے اپنے بھائی عبدالرحمٰن کی طرف سے اپنے پرانے بردوں میں سے ایک آزاد کیا (کیونکہ وہ سوتے سوتے گزر گئے تھے) اِنَّ رَجُلًا اِشْتَرٰی

جَارِيَةً وَشَرَطَ اَنَّهَا مُوَلَّدَةٌ فَوَجَدَهَا تَلِيْدَةً ایک شخص نے ایک لونڈی خریدی اِس شرط پر کہ وہ عرب کی پیدائش ہو پھر معلوم ہوا کہ وہ عجم میں پیدا ہوئی تھی، لیکن اوائل عمری میں اس کو عرب لے آئے تھے وہیں جوان ہوئی تو اس نے اُس کو پھیر دیا مَنْ بَاعَ تَالِدًا اَسْلَطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ تَلَفًا جو شخص اپنی پرانی جائداد بیچ ڈالے (بے ضرورت روپیہ اُڑائے) اللہ تعالیٰ اس کے مال پر ہلاکت ڈالے گا اَئِمَّةٌ مِّنَ اللّٰهِ تَتَمَنَّوْا بِبَرَكَتِهِمُ التِّلَادَ وہ امام جو خدا کی طرف سے مقرر ہوں گے، ان کی برکت سے پرانے اموال کی آرزو کروگے عَلَيْكَ بِالتِّلَادِ وَاِيَّاكَ كُلَّ مُحْدَثٍ لَا عَهْدَ لَهُ وَلَا اَمَانَةَ وَلَا مِيْثَاقَ اپنے قدیمی یار کو مت چھوڑ اور نئے یار سے بچارہ، جس کے نہ عہد کا اعتبار ہو، نہ قول کا نہ اقرار کا۔

تَلْعَةٌ۔ پانی بہنے کا راستہ اوپر کی طرف سے نیچے کی طرف بعضوں نے کہا تَلْعَةٌ بلند اور پست زمین دونوں کو کہتے ہیں اِنَّهُ كَانَ يَبْدُو اِلٰى هٰذِهِ التِّلَاعِ آپ انہی ٹیلوں پر جایا کرتے۔ مَطَرٌ لَا يَمْتَنِعُ مِنْهُ ذَنَبُ تَلْعَةٍ ایسا مینہ برسے گا کہ کسی نالے کی دُم بے پانی کے نہ رہے گی (یعنی ہر طرف پانی ہی پانی ہو گا) لَيَضْرِبَنَّهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى لَا يَمْنَعُوْا ذَنَبَ تَلْعَةٍ مسلمان اُن کو ایسا ماریں گے کہ وہ کسی نالے کی دُم کو نہ بچا سکیں وَاَخْصَبَتِ التِّلَاعُ میہ نے نالوں کو بھی سرسبز کر دیا فَتَلَعُوْا اَعْنَاقَهُمْ اِلٰى اَمْرٍ لَمْ يَكُوْنُوْا اَهْلَهُ فَوُقِصُوْا اپنی گردنیں ایسے کام کی طرف اُٹھائیں جس کے لائق نہ تھے (ان کی گردنیں) ٹوٹ گئیں اور مطلب بھی حاصل نہیں ہوا لَتَدَاهُدِئُ اِلَى الْمُؤْمِنِ اَسْرَعُ مِنْ تَدَاهُدِئِ السَّيْلِ مِنَ التَّلْعَةِ بلائیں مومن پر اس سے بھی جلد ٹل جاتی ہیں جیسے سیلاب کا پانی نالے کی بالائی جانب سے بہتا ہے۔

تِلْعَابَةٌ۔ (اس کو باب اللام مع العین میں ذکر کرنا تھا) تِلْعَابَةٌ یا تِلِعِّيبَةٌ بہت ٹھٹھا کرنے والا اِنَّ عُمَرَ قَالَ فِيْ عَلِيٍّ اِنَّهُ تِلْعَابَةٌ تِمْزَاحَةٌ اُعَافِسُ وَاُمَارِسُ (عمرو بن عاص کا بیٹا (عمرو بن عاص) یہ سمجھا کہ میں ایک کھلنڈرا مگن عورتوں کا شیفتہ ہوں (مجھ کو امورِ مملکت اور انتظامِ سلطنت میں کچھ دخل ہی نہیں ہے) كَانَ عَلِيٌّ تِلْعَابَةً فَاِذَا فُزِّعَ اِلٰى ضَرِسٍ حَدِيْدٍ حضرت علی رضؓ ظریف بامذاق وخوش مزاج آدمی تھے، مگر جب کوئی ڈر کر آپ کی پناہ لیتا تو گویا اس نے ایک کرارے سخت فولادی شخص کی پناہ لی یا ایک فولادی پہاڑ کی پناہ لی (اب کس کو کیا مجال کہ اُسے ستائے، بعضوں نے ضِرس حدید بکسرۂ ضاد روایت کیا ہے یعنی فولادی پہاڑ یا داڑھ۔)

ف۔ ہمیشہ بہادر اور فصیح آدمیوں کا یہی حال ہوتا ہے کہ امن کے وقت بڑے ہنس مکھ، خوش مزاج، ظریف اور ملنسار ہوتے ہیں اور جنگ کے وقت آفت کے پرکالے، یہ نہیں کہ ہر وقت چڑچڑے چڑکاندے، بات بات پر کاٹ کھانے والے، ایسے لوگ دل کے محض بودے ہوتے ہیں اور صرف تھان کے ٹرّے۔

تِلْكَ۔ ذٰلِكَ کا مونث ہے تِیْ اسم اشارہ مونث ہے اور لام بعد کے لئے اور کاف خطاب کا ہے

تِلْكَ بِتِلْكَ یعنی سورۂ فاتحہ میں جو دعا ہے وہ اس آمین کی وجہ سے قبول ہوتی ہے یا آمین اس کا ایک جزء ہے بعضوں نے کہا تِلْكَ بِتِلْكَ اشارہ ہے امام کی نماز کی طرف، یعنی تمہاری نماز (امام کی نماز کے تابع ہے بعضوں نے کہا تِلْكَ بِتِلْكَ سے یہ مقصود ہے کہ تم ہر رکن امام کے بعد ادا کرو اور امام کے بعد اس سے فارغ ہو، امام کی ایک ذرا سی تقدیم اس کا بدل وہ تاخیر ہو جائے گی جو تم فارغ ہونے میں کروگے)۔

تَلٌّ۔ ٹیلہ۔ گرنا گرانا، اوندھا پچھاڑنا گردن اور منہ کے بل ڈال ڈالنا۔

اُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَتُلَّتْ فِيْ يَدَيَّ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے پاس لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں ڈال دی گئیں۔ فَتَلَّهُ فِيْ يَدِهِ آپ نے وہ پینے کا پیالہ (جس میں دودھ یا شربت تھا) اُس لڑکے کے ہاتھ میں ڈال دیا (جب اُس نے بائیں طرف کے بوڑھے لوگوں کو پہلے دینا منظور نہیں کیا دیکھتے ہیں یہ لڑکے

ابن عباس نے وَتَرَکُوْكَ لِمَتَلِّكَ تجھ کو تیرے گرنے کے مقام میں چھوڑ دیا۔ قرآن میں ہے وَتَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ اس کو پیشانی کے بل گرایا فَجَاءَ بِنَاقَةٍ کَوْمَاءَ فَتَلَّهَا ایک بڑی کوہان والی اونٹنی لائے اُس کو بٹھایا۔ حَتّٰی رَاَیْنَا فَیْءَ التُّلُوْلِ یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا۔ اَلْقَاتِلُ یُتَلُّ بِرُمَّتِهٖ اِلٰی اَوْلِیَاءِ الْمَقْتُوْلِ۔ خونی کو رسی سمیت (جس سے وہ بندھا ہو) مقتول کے وارثوں کے حوالے کر دیں گے۔

تُلُوٌّ۔ پیچھے جانا، پیروی کرنا، چھوڑ دینا۔

تِلَاوَةٌ۔ پڑھنا۔

اِتْلَاءٌ۔ پیچھے لگانا، آگے بڑھ جانا۔

اَتْلَتِ النَّاقَةُ۔ اونٹنی نے اپنی اولاد چھوڑی۔

لَا دَرَیْتَ وَلَا تَلَیْتَ اصل میں وَلَا تَلَوْتَ تھا واؤ کو یے سے بدل دیا کہ دَرَیْتَ کا ہموزن ہو جائے) یعنی نہ تو خود سمجھا نہ تو نے سمجھدار کی پیروی کی (بلکہ بے وقوف باپ دادا اور جاہل خاندان والوں کی پیروی کی) اور صحیح وَلَا اَتْلَیْتَ ہے جیسے اوپر گزر چکا بعضوں نے کہا وَلَا تَلَیْتَ کے معنی یہ ہیں نہ تو نے کچھ پڑھا۔ ایک روایت میں وَلَا اَتْلَیْتَ ہے، تو یہ بددعا ہوگی اُس کے لئے یعنی تیری اونٹنیاں لاولد مر جائیں ان کی نسل ہی نہ رہے یَتْلُوْنَ اٰیَاتِهٖ وَیَتَفَقَّهُوْنَ فِیْهِ۔ قرآن کی آیتوں کو پڑھتے ہیں، اُن کا مطلب سمجھتے ہیں (اُن پر عمل کرتے ہیں یہ امام محمد باقرؒ کا قول ہے۔ آپ فرماتے ہیں قسم خدا کی قرآن کی تلاوت یہ نہیں ہے کہ آیتوں کو زبانی یاد کر لینا حروف اور الفاظ اور اخماس اور اعشار (اور رکوع) منضبط کرنا۔ بلکہ تلاوت یہ ہے کہ، آیتوں کے مضامین میں غور و فکر کرنا، قرآن کے احکام پر عمل کرنا مترجم کہتا ہے ہمارے زمانہ میں ہزاروں میں ایک شخص بھی ایسا نہیں ملتا جو قرآن کی تلاوت اس طرح کرتا ہو۔ بلکہ الفاظ کا رٹنا بس اسی کو تلاوت قرار دیا ہے۔ حالانکہ یہ تلاوت نہیں ہے۔ جیسے امام صاحب نے فرمایا فَلَمَّا اُتْلِیَ عَنْهُ جب وحی کی حالت موقوف ہوئی ایک روایت میں فَلَمَّا اُجْلِیَ عَنْهُ ہے۔ یعنی جب وحی کی حالت دور ہوگئی مَا اَصْبَحَتْ اَتْلِیَتُهَا میں اپنا حق تجھ پر باقی نہیں رکھنے کا، ابھی میرا قرضہ دیدے عرب لوگ کہتے ہیں اَتْلَیْتُ حَقِّیْ عِنْدَهٗ میں نے اپنا حق اُس پر باقی رکھا۔ اَلتَّلِیَّةُ میں نے معاف کر دیا تَلِیَتْ لَهٗ تَلِیَّةٌ یا تُلَاوَةٌ اس کا کچھ قرض باقی رہ گیا ہے۔

تَلَانَ اصل میں اٰلْاٰنَ تھا، شروع میں تے کو زیادہ کیا اور ہمزہ گرا دیا جیسے اَلْحِیْنَ میں تَحِیْنَ کہتے ہیں (اِذْهَبْ بِهٰذِهٖ تَلَانَ مَعَكَ اب ان تینوں باتوں کا جواب اپنے ساتھ لے کر جا (یہ ابن عمرؓ نے اس شخص سے کہا جس نے حضرت عثمانؓ کو برا کہا تھا)۔

بَابُ التَّاءِ مَعَ الْمِیْمِ

تَمْتَمَةٌ۔ بات کرنے میں تے اور میم کی سی آواز نکالنا، یا ایسی بات کرنا جو سمجھ میں نہ آئے۔

تِمْثَالٌ۔ مورت (چاہئے اس کو بَابُ الْمِیْمِ مَعَ الثَّاءِ میں ذکر کرنا تھا) یَجِیْءُ مَعَهٗ تِمْثَالُ الْجَنَّةِ دجال آئے گا اُس کے ساتھ بہشت کی تصویر ہوگی۔ ایک روایت میں بِمِثَالِ الْجَنَّةِ ہے یعنی بہشت کی تصویر اپنے ساتھ لائے گا (ظاہر میں بہشت ہوگی اور حقیقت میں دوزخ ہوگی کیونکہ اس میں جانا عاقبت خراب کرنا ہے) وِسَادَةٌ فِیْهَا ایک تکیہ جس میں مورتیں تھیں اِنَّا لَا نَدْخُلُ الْكَنَائِسَ مِنْ اَجْلِ التَّمَاثِیْلِ ہم نصاریٰ کے گرجوں میں مورتوں کی وجہ سے نہیں جاتے (یہ آپ نے اس وقت فرمایا جب ایک نصرانی نے آپ کو کھانے کی دعوت دی۔ اس سے معلوم ہوا کہ گرجا میں مورتیں نہ ہوں تو وہاں جانا اور نماز پڑھنا منع نہیں ہے) كَانَ لَنَا تِمْثَالُ طَائِرٍ ہمارے پاس ایک پرندے کی تصویر تھی سِتْرٌ فِیْهِ تَمَاثِیْلُ پردے پر مورتیں بنی تھیں (یہ مورتیں جاندار کی ہوں گی اس لئے آپ ناراض ہوئے یا اس وجہ سے کہ دیوار اور پتھر اور مٹی پر کپڑا منڈھنا منع ہے۔ دوسری حدیث میں ہے اللہ نے ہم کو یہ حکم نہیں دیا کہ پتھروں کو کپڑا اُڑھائیں۔ وہ لوگ شرمندہ ہوں جو قبروں پر چادریں اُڑھاتے ہیں اور زندے تو ننگے پھرتے ہیں، سردی کھاتے ہیں ان کی تو خبر نہیں لیتے اور قبروں اور شہیدوں اور علموں اور جھنڈوں پر کمخواب اور زری

اُڑ جاتے ہیں۔)

تَمْرٌ۔ سُوکھی کھجور۔ جمع تَمَرَاتٌ ہے۔

عَیْنُ التَّمْرِ۔ ایک مقام کا نام ہے۔

اَسَدٌ فِیْ تَامُوْرَتِہٖ۔ شیر ہے اپنے ڈربہ میں (یا شیر کا دل کھتا ہے) کَانَ لَا یَرٰی بِالتَّتْمِیْرِ بَاْسًا گوشت کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے کھجور کی طرح سکھا کر اگر محرم (احرام والا) رکھ لے، تو اُس میں کوئی قباحت نہیں۔ بَیْتٌ لَا تَمْرَ فِیْہِ جِیَاعٌ اَھْلُہٗ جس گھر میں کھجور نہیں وہ گھر والے بھوکے ہیں (کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ دوسرا کھانا تیار نہیں ہوتا اور بھوک لگ آتی ہے، کھجور موجود ہو تو بھوک لگتے ہی اس کو کھا سکتے ہیں)

تِمْرَاحَةٌ۔ خوش، مگن، پھولا ہوا (اس کو باب المیم مع الراء میں ذکر کرنا تھا)

تِمْرَاحَةٌ (رخانے معجمہ سے بھی ہو سکتا ہے) یعنی مزاح کرنیوالا زَعَمَ ابْنُ النَّابِغَةِ اَنِّیْ تِلْعَابَةٌ تِمْرَاحَةٌ نابغہ کا بیٹا (یعنی عمرو بن عاص اُن کی ماں فتنہ پردازی اور فساد میں مشہور تھیں۔ "نبغ" کے معنی ظاہر ہونا) یہ سمجھا کہ میں ایک کھیل کود کرنے والا خوش و خرم مگن آدمی ہوں (مجھ کو بھلا حکومت اور سلطنت سے کیا واسطہ؟)۔

اِتْمَامٌ یا تَمَامَةٌ پورا ہونا قصد کرنا، ایک کام کو چلانے

تَمَامٌ۔ پورا کرنا، دینا۔

تَتْمِیْمٌ۔ پورا کرنا، لٹکانا۔

تَمِیْمَةٌ۔ چتکبرے (سیاہ و سفید) مہرے جو جوڑ کر عرب نظر لگنے کے لئے بچوں کے گلے میں لٹکاتے۔

مجمع البحرین میں ہے تَمِیْمَةٌ تعویذ کو بھی کہتے ہیں جو آدمی پر لٹکائے اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ میں اللہ کے پورے کلمات کی پناہ میں آتا ہوں یا اپنی جان کو ان کی پناہ میں دیتا ہوں اللہ کے سب کلمے پورے ہیں، ان میں کوئی نقص اور عیب نہیں یا اس کے کلمے پورا فائدہ دینے والے ہیں یا پورا بچانیوالے ہیں اس کو جو اُن کی پناہ میں آئے) اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ اے پروردگار اس پوری دعوت کے صاحب، پوری دعوت اذان کو فرمایا، کیونکہ وہ اللہ کی عبادت کی دعوت ہے جو سب دعوتوں سے بڑھ کر ہے) وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اور اس نماز کے صاحب جو قیامت تک قائم رہنے والی ہے (اب کسی دین سے منسوخ نہیں ہو سکتی۔ بعضوں نے کہا پوری دعوت یعنی حجت قائم کرنے میں اور نماز کے لئے آنا واجب کرنے میں پوری ہے۔ بعضوں نے کہا پوری سے یہ غرض ہے کہ اس میں تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا، یا اس میں تمام عقائد پوری طرح سے موجود ہیں۔ مثلاً توحید، رسالت اللہ کی عظمت وغیرہ) کَانَ یَقُوْمُ لَیْلَةَ التَّمَامِ یا تِمَامٍ بکسرۂ تا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے کی چودھویں شب میں عبادت کرتے (اس کو تمام اس لئے کہا کہ چاند اس شب میں پورا ہو جاتا ہے بعضوں نے کہا لَیْلَةُ التِّمَامِ بکسرۂ تا وہ رات جو سال بھر میں سب سے بڑی ہوتی ہے) اَلْجَذَعُ التَّامُّ التِّمُّ یُجْزِیْ (قربانی میں) پوری ایک سال کی بھیڑ پورے بدن کی کافی ہے (ایک روایت میں اَلتَّامُ التَّمُّ ہے، معنی وہی ہیں) بِلَعْنَةِ اللّٰہِ التَّامَّةِ اللہ کی پوری لعنت لے کر فَخَرَجْتُ وَاَنَا مُتِمٌّ (یہ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ کا قول ہے) میں اس وقت نکلی جب پورے دنوں سے تھی (نو مہینے کا پیٹ تھا) مَنْ اَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْیُتِمَّ صَوْمَهٗ جو شخص صبح تک روزے کی نیت نہ کرے بلکہ بے روزہ صبح کرے، وہ بھی اپنا روزہ پورا کرے (شام تک کچھ کھائے پیئے نہیں، رمضان کا احترام کرے) تِمَّ عَلٰی صَوْمِكَ اپنا روزہ چلائے جا، قائم رکھ اِنْ تَمَمْتَ عَلٰی مَا تُرِیْدُ یا اِنْ تَمَمْتَ اگر تو جو چاہتا ہے وہی کئے جائے۔ وَتَتَامَّتْ اِلَیْهِ قریش کے لوگ کر رہے سے دیئے اُن کے پاس آئے اَلتَّمَائِمُ وَالرُّقٰی مِنَ الشِّرْكِ گنڈے اور منتر شرک کی باتیں ہیں (اگر یہ سمجھے کہ گنڈہ اور منتر خود کوئی اثر رکھتا ہے، یعنی اللہ کے بے حکم تب تو حقیقۃً مشرک اور کافر اور اسلام سے خارج ہو گیا۔ جیسے دوا کے نسبت کوئی یہ اعتقاد رکھے وہ بھی کافر ہے۔ اور جو یہ سمجھے کہ اللہ کے حکم سے اثر کرتا ہے

تب حقیقۃً مشرک نہیں ہوا، مگر مشرکوں کا سا کام اُس نے کیا۔ کیونکہ گنڈے لٹکانا اور منتروں سے جھاڑ پھونک کرنا مشرکوں کا طریق تھا۔ ہمارے بعضے علماء نے بچوں کے گلے میں ہر طرح کے گنڈے اور تعویذ لٹکانا مکروہ رکھا ہے۔ اور طیبیؒ نے کہا مُراد وہ گنڈے اور منتر ہیں جو جاہلیت اور کفر کی باتوں پر مشتمل ہوں مثلاً اُن میں شیاطین اور کافروں کے نام لئے جاتے ہوں یا شرک کے مضامین ہوں مثلاً غیر اللہ سے مدد مانگنا، ان سے تندرستی چاہنا اگر اسمائے الٰہی یا قرآن کی آیات یا احادیث کی دُعائیں ہوں، تو ایسے تعویذ لکھانا یا مکان پہ لگانا جائز ہے۔ مَنْ عَلَّقَ فَقَدْ اَشْرَكَ جس نے گنڈا لٹکایا اُس نے شرک کیا (مشرکوں کا سا کام کیا) مَا اُبَالِیْ مَا اَتَیْتُ اِنْ تَعَلَّقْتُ تَمِیْمَةً۔ اگر میں گنڈا لٹکاؤں تو پھر کوئی بُرا کام کرنے کی مجھ کو پرواہ نہ رہے گی (کیونکہ سب سے بُرا کام شرک ہے جب وہی کر لیا تو اب اس سے کم بُرے کاموں کی کیا پرواہ رہے گی) مَنْ عَلَّقَ تَمِیْمَةً فَلَا اَتَمَّ اللّٰہُ لَهٗ جس نے گنڈا یا تعویذ لٹکایا اللہ اُس کی مُراد پوری نہ کرے۔

ابن اثیر نے کہا ان کافروں کا یہ اعتقاد تھا کہ گنڈے سے ضرور شفا ہوتی ہے آنحضرت صلعم نے اس کو شرک فرمایا کیونکہ وہ اس گنڈے سے تقدیر الٰہی کو روکنا چاہتے تھے اور غیر خدا سے بلا دفع کرنے کی درخواست کرتے تھے، حالانکہ بلا اور درد اور مصیبت کا دفع کرنے والا اللہ ہی ہے (جو کوئی خدا کے سوا کسی پیر یا ولی یا پیغمبر یا امام یا درویش کو مشکل کشا، بلا کا دور کرنے والا بیماری اور دکھ سے چنگا کرنے والا سمجھے، وہ مشرک اور اسلام سے خارج ہے۔ اللہ کے بے حکم کوئی کچھ نہیں کر سکتا وہ کیا ہے جو نہیں ہوتا خدا سے جیسے تم مانگتے ہو اولیاء سے البتہ اگر یہ سمجھے کہ ولی یا پیغمبر یا امام یا پیر بہ حکم خداوندی مدد کر سکتے ہیں یا بیماری کو دفع کر سکتے ہیں دوا کی طرح تو وہ مشرک نہ ہوگا۔ بشرطیکہ ان کو ہر جگہ اور ہر مقام میں حاضر و ناظر اور سننے والا نہ جانے قرآن میں ہے وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰہِ یعنی میں اللہ کے حکم سے اندھے اور کوڑھی کو چنگا کر دیتا

ہوں اور مُردے کو جلا دیتا ہوں عَقَدْتُ التَّمَائِمَ اور گنڈوں میں گرہیں دینا اُن کو لٹکانا۔ اِنَّ غُلَامًا بَیْنَ كِسْرٰی وَهَاشِمٍ لَاَكْرَمُ مَنْ نِیْطَتْ عَلَیْهِ التَّمَائِمُ ایک لڑکا کسریٰ اور ہاشم کے درمیان، اُن سب میں زیادہ عزت دار ہے جن پر تعویذ باندھے گئے (یہ ابو الاسود نے امام زین العابدینؓ کی تعریف میں کہا) امام حسن رضؓ نے معاویہ کے جواب میں، جب یہ شعر پڑھا

وَتَجَلُّدِیْ لِلشَّامِتِیْنَ اُرِیْهِمُ اَنِّیْ لِرَیْبِ الدَّهْرِ لَا اَتَضَعْضَعُ

یعنی میں ملامت کرنے والوں اور عیب کرنے والوں کے مقابلہ میں اپنی مضبوطی دکھلا کر یہ ثابت کرتا ہوں کہ میں زمانہ کے حوادث سے بیقرار نہیں ہوتا۔ علی الفور یہ شعر پڑھا:

وَاِذَا الْمَنِیَّةُ اَنْشَبَتْ اَظْفَارَهَا اَلْفَیْتَ كُلَّ تَمِیْمَةٍ لَا تَنْفَعُ

(محیط میں ہے کہ یہ ابو ذویب شاعر کی بیت ہے) یعنی جب موت اپنے پنجے مار دے اس وقت ہر ایک گنڈے اور تعویذ کو بیکار پائے گا۔

سعدیؒ نے یہی مضمون لے کر یوں کہا ہے دردِ دل مختلط اعتدال مزاج نہ عزیمت اثر کند نہ علاج اَلْكَفَنُ الْمَفْرُوْضُ ثَلٰثَةُ اَثْوَابٍ تَامٌّ۔ فرض کفن، یعنی تین کپڑوں کا پورا ہے (اس سے زیادہ اور کپڑے بڑھانا جیسے عمامہ اور قمیص اور اوپر کی ایک چادر، یہ سب بدعت ہیں) لَمَّا نَفِدْتُ مِنَ الْمَقَامِ بِمَكَّةَ فَاَتْمَمْتُ الصَّلٰوةَ ثُمَّ جَاءَنِیْ مِنَ الْمَنْزِلِ فَلَمْ اَدْرِ اُتِمُّ اَمْ اَقْصُرُ ... الْقِصَّةَ عَلٰى اَبِی الْحَسَنِ فَقَالَ ارْجِعْ اِلَى ... عبد اللہ بن جعفر کہتے ہیں: میں نے جب مکہ سے کوچ کیا ... ٹھہرنے کی نیت کر لی اور نماز پوری پڑھی پھر گھر سے ایک ... میں نے جانا چاہا) اب مجھ کو شک ہوا کہ نماز پوری پڑھوں ... کروں؟ میں نے یہ قصہ جناب امیر سے بیان کیا۔ آپ نے ... پھر قصر شروع کر دے بَشِّرِ الْمَشَّائِیْنَ فِی الظُّلَمِ اِلَى ... بِالنُّوْرِ التَّامِّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ جو لوگ اندھیروں میں ... لئے مسجدوں کو جاتے ہیں، اُن کو یہ خوشی کی خبر سنا دے

کے دن ان کو پوری روشنی ملے گی فَتَمَّتْ صَلَاتُهٗ اس کی نماز پوری ہوگئی ثُمَّ قَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پھر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اخیر تک کہہ کر سو کا عدد پورا کرے كَانَ لَا يُتِمُّ التَّكْبِيْرَ۔ آنحضرتؐ اللہ اکبر کو بڑھا کر نہیں کہتے تھے (یعنی نماز میں جیسے جاہلوں کی عادت ہے کہ اللہ کے لفظ میں یا اکبر کے لفظ میں مد کرتے ہیں) اِنْ كَانَ صَلّٰى تَمَامًا لِاَرْبَعٍ اگر اس نے ایک رکعت جو اور پڑھی اس سمیت پوری چار رکعتیں ہوئیں لَيْسَتِ التَّمِيْمَةُ مَا يُعَلَّقُ بَعْدَ نُزُوْلِ الْبَلَاءِ وَلٰكِنَّ التَّمِيْمَةَ مَا يُعَلَّقُ قَبْلَهٗ گنڈا یا تعویذ جس کو تمیمہ کہتے ہیں (اور اس کا لٹکانا منع ہے) وہ ہے جو بلا اترنے سے پہلے لٹکایا جائے (اور یہ اعتقاد ہو کہ اس کے لٹکانے سے بلا نہ آئے گی) لیکن جو تعویذ بلا اترنے کے بعد لٹکایا جائے وہ تمیمہ نہیں ہے (یہ حضرت عائشہ رضہ کا قول ہے اسی طرح جس تعویذ میں اسمائے الٰہی یا آیات قرآنی یا ادعیہ ماثورہ لکھے ہوں اس کا بھی لٹکانا منع نہیں ہے۔ کیونکہ یہ شرک نہیں ہے۔ خود اللہ ہی کے کلمات سے پناہ لینا ہے۔ اور آنحضرتؐ نے فرمایا میں اللہ کے کلموں کی پناہ میں آتا ہوں اور اصحابؓ سے ایسے تعویذوں کا لٹکانا منقول ہے)۔

تَمَنِّ۔ ایک مقام کا نام ہے۔ یعنی ہرشی کی گھاٹی جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے۔

وَهِيَ بِمَكَانٍ مِنْ تَمَنٍّ بِسَفْحِ هَرْشٰى وہ تمن میں ہے جو ہرشی کے نشیبی جانب یا ہرشیٰ کے عرض میں ہے۔ ہرشی ایک گھاٹی ہے جحفہ کے قریب۔

بابُ التاء مع النون

تَنُوْءٌ یا تِنَاءَةٌ۔ مقیم ہونا، رہنا۔

اَلتَّانِيْ۔ کسان، کاشتکار، گاؤں کا رہنے والا۔

اِبْنُ السَّبِيْلِ اَحَقُّ بِالْمَاءِ مِنَ التَّانِيْ۔ مسافر کو (کنویں سے) پانی لینے کا حق وہاں کے رہنے والے سے زیادہ ہے کیونکہ وہاں کا باشندہ تو دوسرے وقت بھی پانی لے سکتا ہے، مسافر تو جانے والا ہے۔ اس کو پانی نہ ملے تو سخت تکلیف ہوگی لَيْسَ لِلتَّانِيَةِ شَيْءٌ جو جماعت اپنی بستی میں رہے (مجاہدین کے ساتھ نہ جائے) اس کو لوٹ کے مال میں سے کوئی حصہ نہ ملے گا مَنْ تَنَاءَ فِيْ اَرْضِ الْعَجَمِ فَعَمِلَ نَيْرُوْزَهُمْ وَمِهْرَجَانَهُمْ حُشِرَ مَعَهُمْ جو شخص ایران میں رہے اور پارسیوں کی طرح نوروز اور مہرگان (شروع جاڑے) کی عید کرے اس کا حشر انہی کے ساتھ ہوگا (اسی طرح کوئی ہندوستان میں رہے اور ہندوؤں کی رسمیں دیوالی، ہولی، تل سنکرات دسہرہ رام نومی، جنم اشٹمی وغیرہ میں شریک ہو اس کا بھی حشر انہی کافروں کے ساتھ ہوگا۔ معاذ اللہ اس حدیث میں بڑی سخت وعید ہے، ان مسلمانوں کے لئے جو ہندوؤں کے تہواروں میں شریک ہوں اور مسلمان بادشاہوں کے لئے جو نوروز کی عید کیا کرتے ہیں)۔

تِنْبَلٌ یا تِنْبَالٌ یا تُنْبُوْلٌ۔ چھوٹا، سست، اَبدی۔ اصل میں یہ ترکی زبان کا لفظ ہے۔ اس کی جمع تَنَابِيْلُ اور تَنَابِلَةٌ ہے کعب بن زہیر اپنے قصیدے میں کہتے ہیں يَمْشُوْنَ مَشْيَ الْجِمَالِ الزُّهْرِ يَعْصِمُهُمْ ضَرْبٌ اِذَا عَرَّدَ السُّوْدُ التَّنَابِيْلُ وہ ان اونٹوں کی طرح چلتے ہیں جو پاؤں پھیلا کر ہر درخت میں سے کھاتے ہوئے چلیں (یعنی آہستہ آہستہ) ان کو مار بچاتی ہے۔ جب کالی چھوٹی چھوٹی چڑیاں بھاگتی ہیں۔

تُنُوْخٌ۔ مقیم ہونا ٹھہرنا

اِنَّهٗ اٰمَنَ وَمَنْ مَّعَهٗ مِنْ يَّهُوْدَ فَتَنَخُوْا عَلَى الْاِسْلَامِ عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھ والے یہودی ایمان لائے، اور ایمان پر ثابت قدم رہے، ایک روایت میں فَتَنَخُوْا ہے پہلے نون پھر خائے معجمہ یعنی اسلام میں پکے ہو گئے۔

تَنْدُوَةٌ (یہ صاحب مجمع البحار نے باب التاء مع النون میں لکھا ہے اور لغت میں نہیں ملتا۔ البتہ ثُنْدُوَةٌ یا ثُنْدُؤَةٌ یا ثَنْدُوَةٌ مرد کے پستان پر جو گوشت ہوتا ہے اس کو کہتے ہیں۔ اور حدیث میں جو آیا ہے دِقَانٌ جُنُوْءٌ ثُنْدُوَتُهٗ یہاں ثُنْدُوَةٌ سے ناک کا سرا مراد ہے جہاں تک گوشت ہوتا ہے یہ بھی ثائے مثلثہ سے ہے۔ جیسے کتاب الثاء میں مذکور ہوگا مگر صاحب مجمع نے اس کو تائے فوقانی اس باب میں لکھا ہے۔)

تَنُّوْرٌ۔ تنور جس میں روٹی پکاتے ہیں یہ لفظ عبرانی یا سریانی ہے، "رتن" کہتے ہیں دھوئیں کو اور نور کے معنی آگ۔ بعضوں نے کہا اصل میں تَنْوُوْرٌ تھا۔ پہلے واؤ کو ہمزہ سے بدلا پھر ہمزہ کو نون سے اور نون کو نون میں ادغام دیدیا تَنُّوْرٌ ہوگیا۔ تَنُّوْرٌ سطح زمین[۱۹] کو بھی کہتے ہیں۔ اور پانی کے بہبے کو بھی۔

قَالَ لِمَنْ عَلَيْهِ ثَوْبٌ مُعَصْفَرٌ لَوْ اَنَّ ثَوْبَكَ فِيْ تَنُّوْرِ اَهْلِكَ اَوْ تَحْتَ قِدْرِهِمْ كَانَ خَيْرًا لَّكَ۔ ایک مرد کُسم میں رنگا ہوا کپڑا پہنے تھا۔ آپ نے فرمایا کاش تیرا یہ کپڑا تیرے گھر والوں کے تنور میں ہوتا یا دیگ کے تلے، تو تیرے لئے بہتر ہوتا (یہ سنکر وہ شخص گیا اُس کپڑے کو جلا دیا۔ حالانکہ آپ کا مطلب یہ تھا کہ اس کپڑے کی قیمت کو اپنے گھر والوں کی روٹی میں یا لکڑی میں خرچ کرتا تو تیرے لئے بہتر ہوتا)۔ شُغْلَتَاتِهٖ وَاِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّوْرِ جب خاوند اپنی جورو کو صحبت کے لئے بلائے تو اس کو آنا چاہیئے اگو تنور پر روٹی پکا رہی ہو (بشرطیکہ یہ روٹی خاوند کا مال ہو، کیونکہ اس نے ایسے وقت میں بلاکر اپنا نقصان آپ پسند کیا)۔

تَنُوْفَةٌ۔ بیہڑ اُجاڑ زمین جہاں نہ پانی ہو نہ آدمی۔ بعضوں نے کہا دور دراز۔

سَافَرَ رَجُلٌ بِاَرْضٍ تَنُوْفَةٍ۔ ایک شخص نے ایک اُجاڑ یا دُور دراز زمین میں سفر کیا

تَنُّوْمَةٌ۔ ایک پھلدار درخت ہے۔ بعضوں نے کہا شاہدانہ کا درخت یعنی کھرنی کا۔

تِنٌّ۔ ہم عمر برابر والا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِنِّيْ وَتِرْبِيْ (عمار کہتے ہیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہم عمر اور ہم سن ہیں۔

تِنٌّ اور تِرْبٌ دونوں کا ایک ہی معنی ہے۔

اَتْنَانٌ اور اَتْرَابٌ جمع ہے

تِنِّيْنٌ اژدہا اور بڑی مچھلی۔ عجائب المخلوقات میں ہے کہ تِنِّيْنٌ یعنی اژدہا ایک موذی سانپ ہے اُس کے دانت بھالے کی انیوں کی طرح ہوتے ہیں۔ کھجور کے جھاڑ برابر قد وقامت آنکھیں سُرخ بہت سے جانوروں کو نگل جاتا ہے جنگل کے سب جانور اس سے ڈرتے ہیں اسی طرح دریا کے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ عَلَى الْكَافِرِ فِيْ قَبْرِهٖ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ تِنِّيْنًا اللہ تعالے کافر پر اس کی قبر میں ننانوے اژدہا مسلط کریگا[۵۲] (وہ اس کو ڈسیں گے اور کاٹیں گے)

تِنَاوَةٌ یا تِنَايَةٌ درس تدریس چھوڑ دینا۔ کھیتی باڑی کرنا۔

كَانَ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ مِّنَ الْعُلَمَاءِ فَاَضَرَّتْ بِهِ التِّنَاوَةُ۔ حمید بن ہلال عالم تھے، مگر درس تدریس کے چھوڑ دینے اور کھیتی باڑی میں لگجانے سے اُن کو نقصان پہنچا (ایک روایت میں تِنَاوَةٌ ہے بائے موحدہ سے، یعنی شرف اور بزرگی نے اُن کو نقصان پہنچایا)۔

باب التاء مع الواو

تَوْبٌ یا تَوْبَةٌ یا مَتَابٌ یا تَابَةٌ یا تَتْوِبَةٌ گناہ سے باز آنا یا گناہ پر نادم اور شرمندہ ہونا

اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ۔ گناہ پر شرمندہ ہونا یہی توبہ ہے تَوَّابٌ عَلَى الْعِبَادِ وہ خداوند بندوں کی توبہ قبول کرنے والا، اُن کے گناہ بخشنے والا ہے۔ اَلتَّوْبَةُ يَجْمَعُهَا سِتَّةُ اَشْيَاءَ توبہ میں چھ باتیں ہونا چاہئیں (یہ حضرت علی رضہ کا قول ہے) پچھلے گناہ پر شرمندگی، اگر فرض ترک ہوگیا ہو تو اُس کا اعادہ، مظلوم کو بدلہ دینا، جن سے جھگڑا ہوا ہو، ان سے معافی حاصل کرنا، آئندہ کے لئے عزم صمیم کرنا کہ اب گناہ نہ کروں گا، اللہ کی عبادت میں اپنے تن بدن کو گھلانا جیسے پہلے گناہوں میں موٹا کیا تھا۔ عبادت کی تلخی نفس کو چکھانا جیسے گناہ کا مزہ اس کو چکھایا تھا۔ نَبِيُّ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ آنحضرت توبہ اور رحم کے پیغمبر ہیں (حضرت موسیٰ کی

---

[۱۹] وَفَارَ التَّنُّوْرُ میں حضرت علی رضہ سے منقول ہے کہ سطح زمین مراد ہے۔ ۱۲

[۵۲] مجمع البحرین میں ہے کہ ننانوے کی تعیین اس وجہ سے ہے کہ آخرت میں اللہ نے مومنوں کے لئے ننانوے رحمتیں رکھی ہیں اور کافر اللہ کی رحمت سے محروم ہیں اور ہر رحمت کے مقابلہ میں گویا ایک اژدہا مقرر ہوگا۔ ۱۲ منہ

میں گناہ کی سزا لینا ضرور دی تھی ہندوؤں کے مذہب میں بھی کرنی کا ثواب یا عذاب لینا ضروری ہے اور توبہ سے سزا معاف نہیں ہوتی۔ ہماری شریعت میں توبہ سے گناہ معاف ہو جاتا ہے، آپ کی ذات بابرکات سے سب پر اللہ کا رحم ہوا، اگلی اُمتوں کی طرح عام عذابوں سے بچ گئے، جیسے خسف و مسخ وغیرہ۔ مَنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا جو شخص پچھم کی طرف سے سورج نکلنے سے پیشتر توبہ کرے اللہ اس کی توبہ قبول کرے گا (کہتے ہیں قیامت کے قریب تین دن تک سورج پچھم کی طرف سے نکلے گا۔ اور صحیح یہ ہے کہ ایک دن ایسا ہوگا پھر معمول کے موافق پورب کی طرف سے نکلا کرے گا) اِنْ تَابَ لَمْ يُقْبَلْ اب اگر (چوتھی بار میں) توبہ کرے گا تو اس کی توبہ قبول نہ ہوگی (مراد یہ کہ صرف زبان سے توبہ کرے اور دل میں پھر شراب پینے کی نیت ہو ایسی توبہ تو خود ایک گناہ ہے۔ جیسے حضرت رابعہ فرماتی ہیں۔ ہمارا استغفار خود بہت استغفار کا محتاج ہے۔ اگر دل سے توبہ کرے، ملامت کے ساتھ اور گناہ پر نادم ہو تو وہ ضرور قبول ہوگی گو ستر بار ہر روز وہی گناہ کرے) فَاسْتَتَابَهُمْ عُمَرُ غَيْرَ ابْنِ النَّوَّاحَةِ حضرت عمرؓ نے ان سب مرتدوں سے توبہ کرائی، سوائے ابن نواحہ کے اس کی توبہ منظور نہیں کی قتل کا حکم دیا۔ کیونکہ وہ مسیلمہ کذاب کی طرف سے لوگوں کو دعوت دیتا تھا۔)

قائل لا۔ ہم سمجھتے تھے کہ مسیلمہ کذاب کے تابع اور معتقد دنیا میں رہے مگر دبستان مذاہب سے معلوم ہوا کہ اس کے تابع اور مصنف کے زمانہ تک موجود تھے جو مسیلمہ کو سچا پیغمبر جانتے دنیا بھی عجب بھیڑیا دھسان ہے۔ کہیئے مسیلمہ کا کونسا کلام اس قابل تھا کہ اس کو پیغمبر سمجھا جائے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

يَتُوبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ جو شخص حرص سے توبہ کرے اللہ اس پر احسان کرے گا یا اس پر تخفیف کرے گا اُسْطُوَانَةُ التَّوْبَةِ توبہ کا ستون (جو مسجد نبوی میں تھا بعض صحابہ اس کے پاس توبہ کیا کرتے تھے اس لیے اس کا نام توبہ کا ستون ہو گیا)

تَوَّابٌ بہت توبہ کرنے والا یہ بندہ ہے اور بہت توبہ قبول کرنے والا پروردگار ہے۔

تَابُوْتٌ توراۃ کا صندوق (بعضوں نے کہا اس میں دس نصیحتیں لکھی ہوئی رکھی تھیں جو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو دی تھیں، بعضوں نے کہا، کچھ تبرکات تھے جیسے عصا کے ٹکڑے ٹوٹے پھوٹے، تختیاں توراۃ کی) جَعَلَكُمُ اللّٰهُ تَابُوْتَ عِلْمِهٖ اللہ تعالیٰ نے تم کو اپنے علم کا تابوت بنا دیا (یہ آنحضرتؐ نے اہل بیت کے حق میں فرمایا) ثَلٰثٌ لَا يَتُوبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ تین آدمیوں کو اللہ تعالیٰ توبہ کی توفیق نہیں دیتا۔

تُوَيْتَاتٌ۔ تُوَيْتٌ بن حبیب کی اولاد جیسے حُمَيْدَاتٌ حمید کی اولاد یا اُسَامَاتٌ اسامہ کی اولاد، یہ ابن عباسؓ نے تحقیر کی راہ سے کہا۔

تَوَّجٌ۔ تاج پہنانا، اُنگلی، سوجن میں گھس جانا۔

تَاجٌ۔ وہ جو بادشاہوں کے سر پر رکھنے کے لئے سونے اور جواہر سے بنایا جاتا ہے۔

تَوَّجْتُهٗ، میں نے اس کو تاج پہنایا۔

اَلْعَمَائِمُ تِيْجَانُ الْعَرَبِ۔ عمامے عرب لوگوں کے تاج ہیں کیونکہ عرب لوگ اکثر ننگے سر رہتے، کوئی کوئی صرف ٹوپی رکھتے) اَنْ يُّتَوِّجُوْهُ وَيُعَصِّبُوْهُ مدینہ والوں نے ارادہ کیا تھا کہ عبد اللہ بن اُبی کے سر پر تاج رکھیں (اس کو سردار بنائیں، سرداری کا پٹکا اس کے سر پر لپیٹیں) تَوَّجَهُ اللّٰهُ تَاجَ الْمُلْكِ اللہ تعالیٰ اس کو بہشت میں بادشاہی تاج پہنائے گا۔ هٰكَذَا تِيْجَانُ الْمَلٰٓئِكَةِ فرشتوں کے عمامے ایسے ہی ہوتے ہیں (جب وہ انسانی صورت میں نمودار ہوں) وَيُوْضَعُ عَلٰى رَاْسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ اس کے سر پر عزت کا تاج رکھا جائے گا۔ اُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا اس کے ماں باپ کو تاج پہنایا جائے گا۔

تَوْرٌ۔ چھوٹا پیالہ یا پیتل یا پتھر کا لوٹا جس میں پانی پیتے ہیں۔ کبھی اس سے وضو بھی کرتے ہیں، کبھی اس میں کھانا بھی کھاتے ہیں۔

اَتَيْتُهٗ بِمَاءٍ فِيْ تَوْرٍ اَوْ رَكْوَةٍ میں ایک کونڈے یا ڈول یا چھاگل میں آپ کے پاس پانی لے کر آیا۔ اُتِيَ بِطَسْتٍ اَوْ تَوْرٍ فِيْهِ مَاءٌ ایک طشت یا ایک لوٹا پانی کا لایا گیا۔

اَوْحِفِيْهِ فِيْ تَوْرٍ۔ اس مشک کو ایک کونڈے میں ڈال کر اوپر سے پانی ڈال (یہ حضرت سلمان فارسی رضہ نے اپنی بیوی سے وفات کے وقت کہا)۔

تُوْسٌ۔ طبیعت، خلقت۔

كَانَ تُوْسِي الْحَيَاءُ میری طبیعت میں شرم تھی (عرب لوگ کہتے ہیں هُوَمِنْ تُوْسِ صِدْقٍ وہ سچائی کے اصل میں سے ہے)۔

تَوْقٌ۔ بروزن شَوْقٌ معنی بھی وہی ہیں جو شوق کے ہیں۔

مَالَكَ تَتَوَّقُ فِيْ قُرَيْشٍ وَتَدَعُنَا آپ کو کیا ہوا ہے، قریش کی لڑکیاں کرتے ہیں اور ہم کو (یعنی بنی ہاشم کی لڑکیوں کو) چھوڑ دیتے ہیں (ایک روایت میں تَنَوَّقُ ہے نون سے، یعنی آپ قریش میں شادی کرنا اچھا سمجھتے ہیں، پسند کرتے ہیں، اور بنی ہاشم جو قریش کا افضل ترین خاندان ہے اس کو چھوڑ دیتے ہیں ہاشم آنحضرت ؐ کے پردادا تھے۔ آپ نے کنبے میں شادی کرنا پسند نہیں فرمایا اور قریش کے دور تر خاندانوں میں شادی کرنا پسند کیا جو سراسر حکمت اور دانائی پر مشتمل تھا کیونکہ کنبے میں شادی کرنا طبیًا خوب نہیں ہے اور بعضے بیوقوف کم علم اسی کو اچھا سمجھتے ہیں۔ چچا اور ماموں اور خالہ اور پھوپھی کی بیٹیوں پر جان دیتے ہیں) اِنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لَهٗ مَا لَكَ تَتَوَّقُ فِيْ قُرَيْشٍ وَتَدَعُ سَائِرَهُمْ ایک عورت نے آنحضرت صلعم سے کہا آپ کو کیا ہوا ہے آپ قریش ہی کی عورت کرتے ہیں، عرب کے دوسرے قبیلوں کی نہیں کرتے (یہ آپ کی عین دانائی اور حکمت تھی اپنی قوم اور ملک کی عورت سے جیسی راحت ہوتی ہے وہ دوسرے ملک اور قوم کی عورت سے نہیں ہوتی افسوس ان جوان طبیعت بیوقوفوں پر جو اپنی نیشن (قوم) چھوڑ کر غیر قوم میں شادی کرتے ہیں پھر ساری عمر پچھتاتے ہیں اور سر پیٹتے ہیں۔ بنی ہاشم کی عورت جو آپ نہ کرتے اس میں وہی حکمت تھی جو ابھی بیان ہوئی)

كَانَتْ نَاقَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَّقَةً آنحضرت کی اونٹنی بہت عمدہ تھی (اور صحیح مُنَوَّقَةً ہے نون سے یعنی تعلیم یافتہ مؤدب تھی)۔

تِوَلَةٌ۔ محبت کا ٹوٹکہ جو عورتیں اپنے خاوند کا دل ملانے کے لئے کیا کرتی ہیں (اس میں حُب کا تعویذ اور دھاگہ وغیرہ سب آگیا کیونکہ یہ جادو میں داخل ہے)

اَلتِّوَلَةُ شِرْكٌ محبت کا گنڈا اور تعویذ اور منتر کرنا شرک ہے (یہ آپ نے اس لئے فرمایا کہ آنحضرت ؐ کے زمانے میں اس قسم کے عملیات میں شرکیہ مضامین ضرور ہوا کرتے تھے بعضوں نے کہا مطلب آپ کا یہ ہے کہ اگر ٹوٹکہ کرنے والا یہ سمجھے کہ عمل کے زور سے خدا کی تقدیر رک جائے گی، تو وہ مشرک ہو گیا۔ میں کہتا ہوں کہ آیات قرآنی اور ادعیہ ماثورہ سے حُب کا عمل کرنا یا حُب کا تعویذ بالفرض لکھنا شرک نہیں ہو سکتا غایۃ ما فی الباب یہ ہے کہ مکروہ ہوگا)۔

قَالَ اَبُوْجَهْلٍ اِنَّ اللّٰهَ ——

قَدْ اَرَادَ بِقُرَيْشٍ التِّوَالَةَ ابو جہل کہنے لگا اللہ تعالیٰ نے قریش پر مصیبت لانا چاہی ہے (مردود یہ نہ سمجھا کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو بھیجکر قریش پر وہ مہربانی کی کہ سارے عالم میں ان کا نام روشن ہو گیا ورنہ قریش کو پوچھتا کون تھا) اَفْتِنَا فِيْ دَابَّةٍ تَرْعَى الشَّجَرَ وَتَشْرَبُ الْمَاءَ فِيْ كَرِشٍ لَمْ تَثْغَرْ قَالَ تِلْكَ عِنْدَنَا الْفَطِيْمُ وَالتَّوْلَةُ وَالْجَذَعَةُ (ابن عباسؓ سے کہا) ہم کو وہ جانور بتلاؤ جو درخت چرتا ہے اور پانی ایسے پیٹ میں پیتا ہے جس میں ابھی دانت نہیں نکلے (یعنی کھانے کے دانت) یا ابھی دودھ کے دانت نہیں گرے انھوں نے کہا ہمارے نزدیک تو یہ وہ بکری کا بچہ ہے جس کا دودھ چھٹا ہو اور تولہ اور ایک سال کا بچہ۔ خطابی نے کہا یوں ہی مروی ہے

تَوْلَةٌ اور صحیح تِلْوَةٌ بکری کے بچہ کا جب دودھ چھڑا دیا جائے وہ اپنی ماں کے پیچھے پیچھے رہے تو اُس کو تِلْوٌ اور تِلْوَةٌ کہتے ہیں مادہ، مال کو متلی اس کی جمع مَتَالِيْ ہے۔

تُوْمٌ۔ لہسن بروزن و معنی ثُوْمٌ ہے۔

تُوْمَةٌ۔ موتی یا انتی جس میں بڑا موتی پڑا ہو۔ بالی۔

اَتَعْجِزُ اِحْدَاكُنَّ اَنْ تَتَّخِذَ تُوْمَتَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ کیا تم عورتوں میں سے کوئی اتنا بھی نہیں کر سکتی (اگر سچے موتی نہ ملیں تو چاندی کے دو موتی بنالے یا چاندی کی دو انتیاں پہن لے یعنی کانوں میں ڈال لے) اس کی جمع تُوَمٌ اور تُوَمٌ ہے وَمَا قَدَرَ اَنْبَتَهُ اللّٰهُ

اس کی کنکریاں موتی ہیں (یہ حوضِ کوثر کا ذکر ہے)۔

تَوٌّ۔ اکیلا طاق۔

اَلْاِسْتِجْمَارُ تَوٌّ وَالسَّعْیُ تَوٌّ وَالطَّوَافُ تَوٌّ۔ کنکریاں طاق ماری جاتی ہیں (یعنی سات) اور صفا مروہ کی دوڑ بھی اور طواف کے پھیرے بھی طاق ہی ہیں۔ بعضوں نے استجمار سے استنجا مراد رکھا ہے۔ فَمَا مَضَتْ اِلَّا تَوَّةٌ حَتّٰی قَامَ الْاَحْنَفُ مِنْ مَّجْلِسِهٖ صرف ایک گھڑی گزری تھی کہ احنف اپنی مجلس سے کھڑا ہوگیا۔

تَوًی۔ ہلاکت تباہی بربادی۔

ذٰلِكَ الَّذِیْ لَا تَوٰی عَلَیْهِ ایسے شخص پر کوئی تباہی نہیں، یا کوئی نقصان نہیں (اگر ایک دروازہ چھوڑ دے تو دوسرے دروازے سے بہشت میں جا سکتا ہے)۔ تَوِیَ الْمَالُ روپیہ تباہ ہوگیا۔ اَتْوَاهُ اللّٰهُ اللہ اس کو تباہ کرے۔ فَاِنْ تَوِیَ اگر ہلاک ہو جائے۔ اَلْقَصْدُ مَثْرَاةٌ وَالْهَرْفُ مَتْوَاةٌ میانہ روی (کفایت شعاری) سے دولت بڑھتی ہے اور اڑانے سے ہلاکت ہوتی ہے (آخر میں کوڑی کوڑی سے محتاج ہو جاتا ہے)۔ اَلسَّلَفُ فِی اللَّحْمِ یُعْطِیْكَ مَرَّةً السَّمِیْنَ وَمَرَّةً التَّاوِیَ۔ جب تو گوشت میں سلم کرے تو کبھی تجھ کو موٹا تازہ گوشت ملے گا، کبھی خراب نکما فَمَا تَوِیَ فَعَلَیَّ جو نقصان ہو وہ مجھ پر ہے۔ جِهَادُ الْمَرْاَةِ اَنْ تَصْبِرَ عَلٰی اَذٰی زَوْجِهَا عورت کا جہاد یہی ہے کہ خاوند کی ایذا دہی پر صبر کرے۔

مترجم کہتا ہے کہ خاوند کی ایذا دہی پر صبر کرنے والی عورتیں ہندوستان کی عورتوں کے برابر جہان بھر میں نہیں ہیں۔ خاوند اُن بیچاریوں کو مارتے کوٹتے ہیں، نان و نفقہ برابر نہیں دیتے، ان کی کمائی ان کے ذاتی مال، زر و زیور چھین کر کھا جاتے ہیں، مگر وہ اُف نہیں کرتیں ایک حرفِ شکایت کا زبان پر نہیں لاتیں، نہ قاضی یا حاکم کے پاس فریاد کرتی ہیں۔ ساری عمر ایک ڈربہ میں بند رہتی ہیں۔ ایسی عورتوں کا درجہ آخرت میں نہایت بلند ہوگا اور ان کے بہشتی ہونے میں کوئی شک نہیں۔ مکہ مدینہ اور تمام بلادِ عرب اور فارس میں یہ چال ہے کہ عورتیں اپنی ذاتی دولت و اموال میں سے ایک دمڑی بھی خاوند کو نہیں دیتیں، نہ خاوند ان کا ذاتی مال لے سکتا ہے اگر ایک دن بھی ان کا معینہ مصرف نہ دو تو اُسی وقت قاضی کے پاس فریاد کرکے یا تو مصرف لیتی ہیں یا طلاق کرا لیتی ہیں۔

بابُ التاء مع الهاء

تَهَمَ۔ بدل جانا، بگڑ جانا، حیران ہونا، ہوا کا رک جانا، گھمس ہونا۔

اَتْهَمَ۔ تہامہ میں اُترا آیا آب و ہوا ناموافق ہوئی۔

تِهَامَةٌ۔ مکہ اور حجاز کی شمالی بستیاں۔ سیوطیؒ نے کہا ذات عرق سے سمندر اور جدہ تک۔ بعضوں نے کہا کہ ذات عرق سے لے کر مکہ کے پرے دو منزل تک، اس کے بعد غور ہے اور مدینہ منورہ نہ تہامہ ہے نہ نجد۔ کیونکہ وہ غور سے بلند ہے اور نجد سے پست ہے۔

جَاءَ رَجُلٌ بِهٖ وَضَحٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُنْظُرْ بَطْنَ وَادٍ لَا مُنْجِدٍ وَلَا مُتْهِمٍ ایک شخص کو برص تھا وہ آنحضرتؐ کے پاس آیا۔ آپ نے فرمایا، ایک نالے میں جا، جو نہ نجد میں ہو نہ تہامہ میں (یعنی دونوں کے بیچ میں سرحد پر ہو) نجد وہ ملک ہے جو عذیب سے ذات عرق اور یمامہ اور یمن تک ہے۔ ابن اثیر نے کہا مُتْهِمٌ وہ مقام جس کا پانی تہامہ تک بہتا ہے۔ زَوْجِیْ كَلَیْلِ تِهَامَةَ میرا خاوند تو تہامہ کی رات کی طرح ہے (یعنی کوئی تکلیف نہیں دیتا) جیسے تہامہ کی رات کوئی تکلیف نہیں دیتی، نہ سرد ہوتی ہے نہ گرم (مگر تہامہ کا دن تو بہت گرم ہوتا ہے دھوپ ایسی سخت کہ معاذ اللہ)۔

اِنَّهٗ حَبَسَ فِیْ تُهْمَةٍ آنحضرت صلعم نے ایک شخص کو گمان پر قید کیا (گو اس پر پورا ثبوت نہ تھا۔ یعنی ثبوت حاصل ہونے کے انتظار میں جیسے زیرِ تفتیش قیدی ہوتے ہیں)

تُهَمَةٌ یا تُهْمَةٌ۔ اتہام۔ یعنی کسی شخص پر کوئی عیب لگانا۔

هُمْ عَدُوُّنَا وَتُهَمَتُنَا وہ تو ہمارے دشمن ہیں اور ہم پر عیب لگانے والے ہیں اِتَّهِمُوْا اٰرَاءَكُمْ یہ سہل بن سعدؓ کا قول ہے۔ جب حضرت علیؓ کی خلافت میں لڑائی کی ٹھہری، اور سہل نے جنگ میں توقف کیا تو لوگوں نے اُن پر ملامت کی سہل

کا مطلب یہ ہے کہ تم مجھ پر کیا عیب لگاتے ہو، اپنی رائے پر عیب رکھو دیکھو حدیبیہ میں اگر میں آنحضرت ﷺ کی رائے کے خلاف کر سکتا تو کافروں سے خوب لڑتا۔ میری رائے یہی تھی، مگر ہم نے آنحضرت ﷺ کی متابعت کی اور اپنی رائے کا کچھ خیال نہیں کیا آخر اس کا انجام بخیر ہوا ایسے ہی اس وقت بھی جنگ میں جلدی نہ کرو ذرا توقف کرو، سوچو اِذَا اتَّهَمَ الْمُؤْمِنُ أَخَاهُ انْمَاثَ فِي قَلْبِهِ الْإِيمَانُ كَمَا يَنْمَاثُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ جب کوئی مسلمان اپنے بھائی مسلمان پر جھوٹی تہمت لگائے تو اس کے دل میں ایمان اس طرح گل جاتا ہے جیسے نمک پانی میں گل جاتا ہے شَرُّ النَّاسِ مَنِ اتَّهَمَ اللّٰهَ فِي قَضَائِهٖ سب میں برا آدمی وہ ہے جو اللہ کی تقدیر پر عیب رکھے اس کی قضا کو برا سمجھے حالانکہ وہ بڑا حکیم ہے، اس کی ہر ایک قضا حکمت اور مصلحت سے بھری ہوئی ہے۔)

تَهْجَعٌ۔ سونا۔

أَلَا إِنَّ الْعَبْدَ تَهِنَ اب یہ پکار دے کہ بندہ سو گیا تھا (اس وجہ سے مغالطہ ہوا اور وقت سے پہلے اذان دیدی بعضوں نے کہا تَهِنَ اصل میں تَهِمَ تھا۔ مطلب وہی ہے۔ یعنی گرمی اور گھمس کی وجہ سے میں پریشان ہو گیا تھا، سمجھا کہ وقت آ گیا میم کو نون سے بدل دیا۔)

تَهْوٌ۔ غافل ہونا۔

تِهْوَاءٌ۔ ایک ٹکڑا ایک حصہ۔

باب التاء مع الیاء

تَيْحٌ۔ تیار رہنا تقدیر میں ہونا جھکنا

إِتَاحَةٌ۔ تیار کرنا، مقدر کرنا۔

مُتَاحٌ۔ جو امر تقدیر میں ہو۔

مِتْيَاحٌ۔ بہت حرکت کرنے والا، جو امر مقدر ہو۔

أَتَاحَ اللّٰهُ لَهُ الشَّرَّ اللہ اس کی تقدیر بری کرے اس کی خرابی کا سامان کرے فَبِيْ حَلَفْتُ لَأُتِيحَنَّهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ مِنْهُمْ حَيْرَانَ میں اپنی قسم کھاتا ہوں ان کی قسمت میں وہ بلا رکھوں گا کہ ان میں کے عقلمند شخص کو بھی حیران کر دے گی (بیوقوف کا تو ذکر کیا ہے) أُتِيحَتْ بَعْدَ مُوسٰى فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ حِنْدَاسٌ حضرت موسیٰ ؑ کے بعد ایک سخت تاریک بلا قسمت میں لکھی گئی كَمَدٌ مُتِيحٌ وَّهَمٌّ مُهِيجٌ ایک پھیلا ہوا (عریض) رنج ہے اور ایک جوش مارنے والا صدمہ ہے (یہ حضرت علی ؓ نے حضرت فاطمہ ؓ کی وفات پر فرمایا)۔

تَيْخٌ۔ متیخہ (لکڑی) سے مارنا۔

مِتْيَخَةٌ۔ لکڑی عصا۔

تَيْدٌ۔ نرمی ملائمت۔

تَيْدَكَ زَيْدًا۔ زید پہ نرمی کر۔

تَيَرَانٌ۔ جوش مارنا، بڑی موجیں اٹھنا

إِتَارَةٌ۔ ایک کے بعد ایک لوٹانا۔

تَيَّارٌ۔ سمندر کی موج

تَارَ تَيَرَانًا۔ دریا نے موج ماری۔

ثُمَّ أَقْبَلَ مُزْبِدًا كَالتَّيَّارِ پھر سمندر کی موج کی طرح پھین اٹھاتا ہوا آیا۔

تَارَةٌ۔ ایک بار۔

تَيْرَانِيْ۔ لغت کا ایک عالم تھا اس کا نام محمد بن عبداللہ لغوی ہے۔ رجل تَيَّارٌ خود متکبر شخص تَارَةً بَعْدَ تَارَةٍ بار بار جیسے مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ اور كَرَّةً بَعْدَ كَرَّةٍ۔

تَيْزَانٌ۔ مرجانا۔

تَيْزٌ۔ غلبہ کرنا۔

تَيَّازٌ۔ پست قد، غلیظ، سخت۔

تَيْسٌ۔ بکرا یا نر یا مینڈھا، جاہل بیوقوف۔

تَتْيِيسٌ۔ تابعدار کرنا مسخر کرنا۔

تِيْسِيْ۔ ایک کلمہ ہے جو عرب لوگ کسی بات کو جھٹلانے اور باطل کرنے کے لئے کہتے ہیں۔

تِيْسِيْ جَعَارِ اور تَيْسِيْ جَعَارِ دونوں ایسے مقام پر کہتے ہیں، جب کسی کو جھٹلانا منظور ہوتا ہے۔ (تو جھوٹا ہے گو)۔

زَوْجِي جَعَارِ - نامرد اور بھگوڑے کے لئے کہتے ہیں۔ جَعَارِ بجو کا نام ہے یہ جَاعِرَةٌ سے معدول ہے جیسے قَطَامِ قَاطِمَةٌ سے جعر کہتے ہیں ہگنے کو، بجو بہت ہگتا ہے اس لئے اُس کا نام "جَعَارِ" ہوا۔ وَاللّٰهِ لَا يُنْتَبِسُنَّهُمْ عَنْ ذٰلِكَ قسم خدا کی ہم تو اُن کو اِس بات سے پھیر دوں گا اور ان کی بات باطل کر دوں گا۔ لَا تَيْسٌ إِلَّا مَاشَاءَ الْمُصَدِّقُ زکوٰۃ میں نر یعنی بکرا نہ لیا جائے گا مگر جب تحصیلدار نر جانور لینا مناسب سمجھے (مثلاً زکوٰۃ کے جانوروں میں نر کی ضرورت ہو) لِيْ تَيْسٌ أُكْرِيْهِ میرے پاس ایک بکرا ہے جس کو میں کرایہ پر چلاتا ہوں۔

تَيْعٌ يَا تَيْعٌ يَا تَيَعَانٌ۔ نکلنا، بہنا، گلنا، جانا، توڑنا، طے کرنا، مشتاق ہونا، جلدی کرنا۔

أَتَاعَ۔ قے کی۔

تَتَيَّعَ۔ جلدی کی۔

تَتَايَعَ فِي الشَّرِّ۔ بن سوچے سمجھے بُرے کام میں گر پڑا فِي التَّيْعَةِ شَاةٌ تیعہ یعنی کم سے کم والے نصاب مثلاً پانچ اونٹوں اور چالیس بکریوں میں ایک بکری زکوٰۃ کی دینا ہوگی لَا تَتَايَعُوْا فِي الْكَذِبِ كَمَا يَتَتَايَعُ الْفَرَاشُ فِي النَّارِ۔ جھوٹ میں اتنی جلدی مت کرو جیسے پروانے آگ پر گرتے ہیں (بن سوچے سمجھے بے ضرورت جھوٹ مت بولو) لَمَّا نَزَلَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی وَ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ إِنْ رَأٰى رَجُلٌ مَعَ امْرَأَتِهٖ رَجُلًا فَيَقْتُلُهٗ تَقْتُلُوْنَهٗ وَإِنْ أَخْبَرَ يُجْلَدُ ثَمَانِيْنَ أَفَلَا يَضْرِبُهٗ بِالسَّيْفِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفٰى بِالسَّيْفِ شَا أَرَادَ أَنْ يَقُوْلَ شَاهِدًا فَأَمْسَكَ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنْ يَتَتَايَعَ فِيْهِ الْغَيْرَانُ وَالسَّكْرَانُ جب یہ آیت اُتری وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ تو حضرت سعد بن عبادہ کہنے لگے (جو خزرج قبیلے کے سردار تھے) اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس غیر مرد کو دیکھے (تو کیا کرے؟) اگر اس کو مار ڈالے تو تم لوگ بھی اس کے بدلے جان) اس کو مار ڈالو گے۔ اگر چھوڑ دے اور لوگوں سے بیان کرے (کہ فلاں مرد نے اُس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا ہے) تو تم لوگ اس کو (حد قذف کے) اسّی کوڑے مارو گے (کیونکہ گواہ نہیں ہیں) یہ سُنکر آنحضرت ﷺ نے فرمایا، تلوار کی گواہی (آپ نے ہی کا حرف نہیں فرمایا) کافی ہے۔ آپ یہ فرمانا چاہتے تھے کہ تلوار کی گواہی بس ہے، پھر آپ ٹھہر گئے اور یوں فرمایا اگر غیرت والے اور نشہ باز لوگ خون کرنے میں جلدی نہ کرتے (یہ ڈر نہ ہوتا) (شرط کا جواب محذوف ہے یعنی تو میں یہ حکم دیتا کہ تلوار کی شہادت کافی ہے) (اب ہماری شریعت کی رو سے اگر کوئی شخص غیر مرد کو اپنی بیوی کے پاس دیکھے، لیکن وہ کسی فعلِ شنیعہ میں مصروف نہ ہو اور یہ اس کو مار ڈالے تو اُس سے قصاص کیا جائے گا لیکن اگر فعلِ شنیعہ میں مصروف ہو تو قصاص نہ ہوگا۔ قانون دانوں نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔ سخت اشتعالِ طبع کی حالت میں جو کوئی قتل کرے تو وہ قتلِ عمد نہیں ہے اور اس میں قتل کی سزا نہ دی جائے گی) إِنَّ عَلِيًّا أَرَادَ أَمْرًا فَتَتَايَعَتْ عَلَيْهِ الْأُمُوْرُ فَلَمْ يَجِدْ مَنْزَعًا حضرت علیؓ نے ایک امر کا ارادہ کیا، مگر دوسرے امور ان پر آکر ایسے پڑ گئے (جیسے جنگِ جمل اور جنگِ خوارج اور جنگِ صفین) کہ وہ ان میں سے نکل نہ سکے (سارا خلافت کا زمانہ اِنہی جھگڑوں میں گزر گیا حالانکہ آپ نے اصلاحِ دین اور دنیا کے لئے سوچی تھیں وہ نہ کر سکے) نَعُوْذُ بِكَ أَنْ تَتَايَعَ بِنَا أَهْوَاؤُنَا دُوْنَ الْهُدَى الَّذِيْ جَاءَ مِنْ عِنْدِكَ ہم تیری پناہ چاہتے ہیں اس سے کہ ہماری خواہشیں نکل کر اس ہدایت سے روک دیں جو تیرے پاس سے آئی ہے (یعنی نفس کی خواہش شریعت کی پیروی پر غالب آئے)

تِيْفَاقٌ (یہ باب الواو مع الفاء میں ذکر کرنا تھا) یا تُوْفَاقٌ، برابر مقابل آمنے سامنے هُوَ بَيْتٌ فِي السَّمَاءِ تِيْفَاقَ الْكَعْبَةِ يَعْنِي الْبَيْتَ الْمَعْمُوْرَ آسمان پر ایک گھر ہے خانہ کعبہ کے مقابل یعنی بیت المعمور۔

تَيْكٌ۔ گٹھری، جوالق۔

تُيُوْكٌ تَائِكٌ۔ یعنی احمق ہونا

تِيْكَ مرکب ہے تِيْ سے اور کافِ خطاب ہے اس کی تصغیر تَيَّاكَ ہے۔

تَتْیِیْمٌ یا تَتْیِیْمٌ غلام بنا دینا، تابعدار کر دینا۔

تِیْمَۃٌ یا تِیْمَۃٌ جو بکری چالیس پر زائد ہو اور دوسرے نصاب تک نہ پہنچے۔ یا جو بکری قحط کے زمانہ میں کاٹی جائے یا دودھ کی بکری جو گھر میں پالی جاتی ہو، جنگل میں نہ چرتی ہو۔

تَیْمَاءُ۔ ایک بستی ہے شام میں۔

اَلتِّیْمَۃُ لِصَاحِبِھَا۔ تیمہ بکری اس کے مالک کے پاس رہے گی۔ (اُس پر زکوٰۃ دینا نہ ہوگی) فَاَجْلَاھُمْ اِلٰی تَیْمَاءَ اَوْ اَرِیْحَاءَ۔ حضرت عمرؓ نے ان یہودیوں کو تیماء یا اریحا میں جلاوطن کیا (یہ دونوں بستیوں کے نام ہیں ملک شام میں)

مُتَیَّمٌ محبت کے دام میں گرفتار، ذلیل اور خوار۔

کعب بن زہیر کے قصیدے میں ہے مُتَیَّمٌ اِثْرَھَا لَمْ یُفْدَ مَکْبُوْلٌ محیط میں حدیث کو یوں لکھا ہے۔ اَلتِّیْعَۃُ لِاَھْلِھَا معنی وہی ہیں جو اوپر گزرے۔

تِیْنٌ۔ انجیر

تَیَّانٌ۔ انجیر فروش۔

تَانِ کَالْمُرِّ تَانِ حدیث میں ایسا ہی مروی ہے۔ لیکن صحیح یوں ہے تَانِکَ الْمُرَّتَانِ یہ دونوں خصلتیں دو بار دو خصلتوں کے برابر ہیں اَلتِّیْنُ الْمَدِیْنَۃُ وَالزَّیْتُوْنُ بَیْتُ الْمُقَدَّسِ وَطُوْرُ سِیْنِیْنَ اَلْکُوْفَۃُ قرآن شریف میں سورۃ وَالتِّیْنِ میں تین سے مراد مدینہ ہے اور زیتون سے بیت المقدس، اور طور سینین سے کوفہ (اور البلد الامین سے مکہ مراد ہے)

مَتْیَنَۃٌ جہاں انجیر بویا جاتا ہے۔

تِیْنَا۔ ایک لغت ہے سِیْنَا میں جیسے کہتے ہیں، طور تینا بجائے طور سینا کے (محیط میں ہے کہ انجیر تین طرح کا ہوتا ہے۔ سفید، سرخ، سیاہ۔ سفید سب سے اعلیٰ قسم ہے۔)

تِیْہٌ۔ تکبر کرنا غرور کرنا، حیران پریشان ہونا، راہ گم کرنا۔

اِتَاھَۃٌ۔ گمراہ کرنا، راستہ بھلا دینا۔

اِنَّکَ امْرَءٌ تَائِہٌ۔ تو مغرور آدمی ہے، (یا) گھمنڈی، فَتَاھَتْ بِہٖ سَفِیْنَتُہٗ۔ اُس کی کشتی بے راہ چلی گئی یَتِیْہُ قَوْمٌ قِبَلَ الْمَشْرِقِ مشرق کی طرف کے کچھ لوگ صحیح راستہ چھوڑ کر غلط راستہ اختیار کریں گے (ہندوستان مدینہ سے مشرق کی جانب ہے تمام مذہبی خرابیاں اسی ملک سے پیدا ہوئیں اور پیدا ہوتی جاتی ہیں) مَا اَحْسَنَ تَوَاضُعَ الْاَغْنِیَاءِ لِلْفُقَرَاءِ وَاَحْسَنُ مِنْہُ تِیْہُ الْفُقَرَاءِ عَلَی الْاَغْنِیَاءِ اِتِّکَالًا عَلَی اللّٰہِ (الدار) مالداروں کا فقیروں کے سامنے عاجزی کرنا کیسا اچھا امر ہے۔ اس سے بھی اچھا یہ ہے کہ فقیر مالداروں پر تکبر کریں، اللہ پر بھروسہ رکھیں (سچا فقیر وہی ہے جس کو مالدار کی ذرا بھی پرواہ نہ ہو نہ اس کی خوشامد کرے، البتہ نیک اور صالح لوگوں سے گو وہ محتاج ہوں، بتواضع پیش آئے، دنیاداروں سے متکبر اور بے پرواہ رہے، جیسے کہتے ہیں اَلتَّکَبُّرُ مَعَ الْمُتَکَبِّرِیْنَ عِبَادَۃٌ مغروروں سے غرور کرنا عبادت ہے۔)

مترجم۔ کہتا ہے جب اس کتاب کا چھپنا شروع ہوا تو میں نے ایک دنیادار کو یہ لکھا کہ اگر تم سے کچھ اعانت ہو سکے تو کرو۔ یہ حال سنکر ایک صاحب نے مجھ کو لکھا کہ وہ دنیادار تم سے صاف نہیں ہیں، وہ ہرگز اعانت نہ کریں گے۔ میں نے ان کو جواب دیا کہ کیا خوب ہو اگر وہ کچھ اعانت نہ کریں میرا بھروسا اللہ پر ہے نہ کہ زید و عمر کی اعانت پر۔ آخر اللہ تعالیٰ نے بلا منّتِ غیرے اپنے خزانۂ غیب سے اس کتاب کا مصرفِ طباعت پورا کرا دیا۔ والحمد للہ حمداً کثیراً۔

تِیْہُ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ۔ وہ جنگل جس میں بنی اسرائیل مصر سے نکل کر پھنس گئے تھے۔

مُوْسٰی مَاتَ فِی التِّیْہِ حضرت موسیٰؑ اسی جنگل میں گزر گئے۔

تَیْھُوْرٌ۔ نرم برابر زمین، نالہ کے بالائی حصے اور پہاڑ کے درمیان کی زمین، مغرور متکبر آدمی۔ ہموار زمین۔

بِہٖ تَیْھُوْرٌ۔ وہ مغرور ہے۔

تَیَّا۔ تا کی تصغیر ہے

مَنْ یَّعْرِفُ تَیَّا۔ اس چھوٹی لڑکی کو کوئی پہچانتا ہے (یہ) حضرت عمرؓ نے ایک دبلی سوکھی لڑکی کے لئے فرمایا۔ اُن کے صاحبزادے نے کہا، یہ آپ کی بیٹی ہے تَیَّا مِنَ التَّوْفِیْقِ خَیْرٌ مِّنْ کَذَا

مِنَ الْعَمَلِ۔ ایک کاڑی ذرنکا) اُٹھایا اور کہا اِتنی ذراسی توفیق اِتنے بہت عمل سے بہتر ہے (یہ کسی اگلے شخص کا کلام ہے) کَیْفَ تِیْکُمْ۔ اب یہ کیسی ہے؟ (یہ آنحضرت ؐ نے حضرت عائشہ رضؓ کو پوچھا، جب وہ بیمار تھیں اور مردودوں نے اُن پر طوفان جوڑا تھا خدا اُن سے سمجھے۔ آنحضرتؐ کے دل میں بھی کچھ شبہ پیدا ہوگیا تھا

اور آپ حجرے کے باہر ہی باہر رہ کر کھڑے کھڑے حضرت عائشہؓ کی مزاج پرسی فرماکر چلے جاتے، ان کے پاس نہ آتے۔)

تم الجزء الثالث ویتلوہ الجزء الرابع ان شاء اللہ تعالیٰ اولہ حرف الثاء

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتابُ الثاء المثلثة

بابُ الثاء مع الھمزہ

ثا۔ چوتھا حرف ہے حروفِ تہجی میں سے اس کا عدد حساب جمل میں ۵۰۰ ہے

ثَأَبٌ یا تَثَؤُبٌ۔ سُست ہونا اور سُستی سے بلاقصد منہ کا کھل جانا،

تَثَاءُبٌ اور تَثَاؤُبٌ۔ جماہی لینا۔

ثُؤَبَاءُ۔ جماہی۔

ثَأَبٌ۔ بھی اسی معنے میں آیا ہے۔

أَثَأَبٌ۔ ایک درخت ہے جنگل کے درختوں میں سے۔

اَلتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالْعَطْسَةُ مِنَ اللّٰهِ جماہی شیطان کی طرف سے ہے (چونکہ بہت کھانے اور سستی کی وجہ سے پیدا ہوتی) اور چھینک اللہ کی طرف سے ہے (چونکہ چھینک سے دماغ کی صفائی ہوتی ہے)، فَإِذَا قَالَ هَا ضَحِكَ الشَّيْطَانُ جب زور سے جماہی لے منہ بند نہ کرے، ہا ہا کی آواز نکالے تو شیطان ہنستا ہے۔ (منہ میں گھس جاتا ہے، اس پر ہنستا ہے اور خوش ہوتا ہے۔)

ثَأْدٌ۔ پیاسا ہونا، سیراب ہونا، تھم جانا، سیراب کرنا، پیاس بجھا دینا، ہٹا دینا، روک دینا۔

تَثَأْثَأَ۔ سفر کا ارادہ کرکے پھر ٹھہر گیا، ڈر گیا۔

ثَأْثَأَةٌ۔ بکرے کا بکری کو جفتی کے لئے بُلانا۔

ثَأْجٌ۔ بکری کا آواز کرنا۔ چیخنا۔

ثُؤَاجٌ۔ بکری کی آواز۔

لَا تَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَى رَقَبَتِكَ شَاةٌ لَهَا ثُؤَاجٌ۔ دیکھ قیامت میں اِس طرح نہ آئیو کہ گردن پر بکری لدی ہو، وہ میں میں کر رہی ہو إِنَّ لَهُمُ الثَّاجَّةَ چلانے والی بکری وہ لے لیں۔

ثَأْدٌ۔ تری، رطوبت، ٹھنڈک۔

ثَئِدَ۔ تر ہونا، ٹھنڈا ہونا۔

ثَأْدَاءُ۔ لونڈی۔

قَالَ عُمَرُ فِي عَامِ الرَّمَادَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَجْعَلَ مَعَ كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِثْلَهُمْ فَإِنَّ الْإِنْسَانَ لَا يَهْلِكُ عَلَى نِصْفِ شِبَعِهِ فَقِيلَ لَهُ لَوْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ فِيهَا بِابْنِ ثَأْدَاءَ جس سال قحط ہوا جانور مر گئے حضرت

عمر رضؓ نے کہا، میں نے یہ چاہا کہ ہر گھر میں جتنے لوگ ہیں اُتنے ہی لوگوں کا اور کھلانا اُن پر لازم کر دوں، کیونکہ آدمی آدھا پیٹ کھانے سے مرتا نہیں بلکہ اور چاق و چست رہتا ہے۔ (اس طرح سب پل جائیں گے) لوگوں نے اُن سے کہا، تم ایسا کرو تو لونڈی زادے نہ ہو سکے گے (یعنی بخیل اور عاجز یا احمق عورت کے جنے ہوئے نہ ہو سکے)۔

ثَأْجٌ۔ چیخنا۔

ثَئَّاجٌ۔ شیر۔

ثَوَاجٌ۔ چیخنے والیاں۔

ثَأْرٌ۔ خون کا بدلہ چاہنا، خونی کو مارنا، دشمن جس کا خون کرنا منظور ہو، کینہ۔

یَا لِثَأْرَاتِ الْحُسَیْنِ۔ امام حسینؓ کے خون کا بدلہ لینے والا۔ اَنَا لَهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْمَوْتُوْرُ الثَّائِرُ یا رسول اللہ ﷺ اُس نے میرا نقصان کیا ہے (میرے عزیز کو مارا ہے) میں اُس سے بدلہ لونگا (اس کو ماروں گا) یَا ثَارَاتِ عُثْمَانَ اے عثمان رضؓ کے خون کا بدلہ چاہنے والو یا اے عثمان رضؓ کے تاکرو! لَا تُغْمِدُوْا سُیُوْفَكُمْ عَنْ اَعْدَائِكُمْ فَتُوْتِرُوْا ثَأْرَكُمْ اپنے دشمنوں کو چھوڑ کر تلواریں نیام میں مت کرو، ایسا کروگے تو دشمن کو موقع دوگے وہ اپنے نقصان کی تلافی کرے گا وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا۔ ایسا کر ہم اسی سے بدلہ لیں، جس نے ہم پر ظلم کیا، نہ کہ ایک کے قصور کا بدلہ دوسرے سے لیں، جیسے جاہلیت والوں کا دستور تھا مَنْ تَرَكَهُنَّ خَشْیَةَ ثَائِرٍ جو شخص سانپوں کو چھوڑ دے اس ڈر سے کہ اس سے بدلہ لیا جائے گا (دوسرا سانپ آکر اس کو کاٹے گا) اِذَا خَرَجَ الْقَائِمُ یَطْلُبُ بِدَمِ الْحُسَیْنِ وَیَقُوْلُ نَحْنُ اَهْلُ الدَّمِ وَطُلَّابُ التِّرَةِ۔ جب اللہ کے حکم سے ایک شخص کھڑا ہوگا جو امام حسینؓ کے خون کا بدلہ چاہے گا اور کہے گا، ہم خون والے ہیں اور بدلہ چاہنے والے (شاید مراد مختار ہو جس نے قاتلین امام حسینؑ سے خوب بدلہ لیا)۔ بِكُمْ یُدْرِكُ اللّٰهُ ثَأْرَةَ كُلِّ مُؤْمِنٍ اللہ تعالے تمہارے ذریعہ سے ہر مومن کے خون کا بدلہ لے گا۔ اَشْهَدُ اَنَّكَ ثَارُ اللّٰهِ وَابْنُ ثَارِهٖ میں گواہی دیتا ہوں، تم وہ شخص ہو جس کے خون کا دعویدار اللہ تعالے ہے اور ایسے ہی شخص کے بیٹے ہو اَدْرِكْ فِیْ عَدُوِّیْ ثَأْرِیْ میرا بدلہ جو میرے دشمن سے وصلے وہ مجھ کو دکھلا یعنی زندگی ہی میں میں اُس کی تباہی دیکھ لوں مَنْ تَرَكَ قَتْلَ الْحَیَّاتِ خَشْیَةَ الثَّائِرِ جو شخص اِس ڈر سے کہ بدلہ لیا جائے گا سانپوں کا مارنا چھوڑ دے۔

ثَأَطٌ۔ بدبودار ہونا۔

ثُؤَرَاطٌ۔ زکام۔

ثَأْطَاءُ۔ احمق عورت، لونڈی۔

ثَأْطَةٌ۔ کالی کالی کیچڑ۔

ثَأْطٌ حَزَمْلَاءُ۔ کالی بدبودار کیچڑ۔ عرب میں ایک مثل ہے ثَأْطَةٌ مُدَّتْ بِمَاءٍ ایک تو کالی کیچڑ دوسرے اوپر سے پانی۔ اُس وقت کہتے ہیں جب کسی احمق کو کوئی منصب مل جاتا ہے اور اُس کی حماقت اور بڑھ جاتی ہے۔ جیسے کریلا اور نیم چڑھا۔

ثُؤْلُوْلٌ۔ دانہ پھوڑی، اگڑا، رسولی، گھنڈی، بھٹنی۔ كَاَنَّهٗ ثَآلِیْلُ۔ مُہر نبوت گویا پھوڑی کی طرح تھی (چھوٹے چھوٹے دانے، گھنڈی یا مسّے کی طرح)۔

ثَأْیٌ۔ بگاڑ، فساد، خرابی۔

وَرَاَبَ الثَّاْیَ۔ اور حضرت صدیق رضؓ نے فساد کی اصلاح کی۔ رَاَبَ اللّٰهُ الثَّاْیَ اللہ اس کی وجہ سے فساد کی اصلاح کرے ثَاَیَ بَیْنَهُمْ ان میں فساد کرا دیا عَظُمَ الثَّاْیُ بَیْنَهُمْ ان میں بڑا فساد ہو گیا اَثْاَی اِثْآءً کشت و خون کیا، زخمی کیا۔

ثَأْطٌ۔ بدبودار ہونا (جیسے ابھی گذرا)۔

اِبْنُ الثَّأْطَاءِ۔ لونڈی کا جنا

ثَأْطَةٌ۔ ایک کیڑا یعنی ڈنک مارنیوالا۔

بَابُ الثَّاءِ مَعَ الْبَاءِ

ثَبٌّ۔ اطمینان سے بیٹھنا، پورا ہونا۔

جَارِیَةٌ ثَابَّةٌ بمعنی جَارِیَةٌ شَابَّةٌ یعنی جوان چھوکری

ثَبَاتٌ یا ثُبُوْتٌ۔ ٹھہرنا، ہمیشہ ہونا، دلیل سے معلوم ہونا،

ثابت ہونا، ہمیشہ کرنا، مواظبت کرنا۔

ثَبُتَ ثَبَاتَةً وَثُبُوْتَةً۔ بہادر اور شجاع تھا۔

تَثْبِیْتٌ اور اِثْبَاتٌ ثابت کرنا، اچھی طرح پہچاننا۔

اِثْبَاتٌ۔ جامد ہونا، سست کر دینا ایسا کہ حرکت نہ کر سکے، (یعنی زخمی کر کے یا مار کے)۔

فَطَعَنْتُهٗ فَاَثْبَتُّهٗ۔ میں نے اُس کو برچھا مار کر ٹھہرا دیا اب وہ حرکت نہیں کر سکتا۔

لِيُثْبِتُوْكَ۔ (جو قرآن میں ہے) تجھ کو مار کر بے حرکت کر دیں یا قید کر دیں۔

ثَوَابِتُ۔ وہ ستارے جو سبعہ سیارے کے علاوہ ہیں۔

دَاءٌ ثُبَاتٌ۔ وہ بیماری جو ہلنے نہ دے۔

اِذَا اَصْبَحَ فَاَثْبِتُوْهُ بِالْوَثَاقِ۔ جب صبح ہو تو ان کو یعنی پیغمبر صاحب کو مضبوط رسّی سے باندھ لو، قید کر لو۔ (یہ قریش کے کافروں نے رات کو دار الندوہ میں مشورہ کیا تھا) ثُمَّ جَاءَ اَثْبَتَ اَنَّهٗ مِنْ رَمَضَانَ۔ پھر گواہی آئی کہ وہ دن رمضان کا تھا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ وَّلَا ثَبَتٍ۔ بغیر ثبوت اور بغیر گواہ کے بِلَا ثَبَتٍ وَلَا بَيِّنَةٍ بغیر ثبوت اور بغیر گواہ کے لَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ اور راوی نے یہ نہیں بیان کیا کہ ہر ایک پیغمبر کون کونسے آسمان پر تھے فَاسْتَثْبِتْ لِيْ مِنْهُ میرے لئے ان سے اِس حدیث کی مضبوطی کر لو پوچھ لو (ان کو یہ شبہ ہوا کہ شاید یہ حدیث آنحضرتؐ کی نہ ہو، حکمت کی کتابوں میں انھوں نے دیکھی ہو اور بھول چوک سے آنحضرتؐ کی طرف نسبت کر دی ہو، یہ نہیں کہ انھوں نے اُن کو جھوٹا سمجھا) ثَبَّتَنِيْ مَعْمَرٌ عَنْ عُرْوَةَ معمر نے اِس حدیث کو عروہ سے مضبوط کیا (یعنی زہری سے سنا) وَكَانَ ذَا ثَبَتٍ وہ مضبوطی والا تھا ثُمَّ سَلُوْا لَهٗ بِالتَّثْبِيْتِ پھر اُن کے لئے مضبوط رہنے کی دعا کرو (یعنی سوالات کے جوابات ٹھیک طور سے دینے کے لئے) مؤلف کہتا ہے اس حدیث سے تلقینِ میت کا ثبوت نہیں ہوتا مگر اس میں کوئی قباحت نہیں، کیونکہ تلقین ذکرِ الٰہی ہے اور میت اور حاضرین کو اعتقادی باتوں کا سنانا ہے، ان کے لئے دعا کرنا ہے

یہ سب اچھی باتیں ہیں اور بعضے علماء نے تلقینِ میت کو مستحب رکھا ہے اور اس کے اثبات میں ایک حدیث نقل کی ہے، جس کا اسناد صحیح نہیں ہے مگر اس کی تائید دوسری روایتوں سے ہوتی ہے۔ اسی طرح میت کے پاس قرآن پڑھنا مستحب رکھا ہے اگر سارا قرآن پڑھا جائے تو اور اچھا ہے۔)

مؤلف کہتا ہے جب تک حدیثِ صحیح سے کسی امرِ دینی کا ثبوت نہ ہو اُس وقت تک اُس کے کرنے میں ثواب کجا بلکہ عذاب کا ڈر ہے کیونکہ اس کا کرنا بدعتِ شرعی ہوگا۔ مگر حدیثِ تلقین کے راوی جب صحابہؓ اور تابعینؒ ہیں، تو گو اُس کا اسناد ضعیف ہی سہی تلقین کا وجود قرونِ ثلٰثہ میں پایا گیا، پس وہ بدعتِ شرعی نہ ہوگی اور اس کے کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔ اب قرأتِ قرآن کا ثواب میت کو پہنچتا ہے یا نہیں۔ یہ مسئلہ اختلافی ہے مگر محققینِ اہلِ حدیث کا یہ مذہب ہے کہ ہر قسم کی عبادت کا ثواب خواہ مالی ہو یا بدنی میت کو پہنچ سکتا ہے اور اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے یہی اُمید ہے۔

ثُبَةٌ۔ جماعت، گروہ۔

ثَبَتٌ۔ سچا، ثقہ۔

ثَبَتٌ۔ دلیل اور حجت کو بھی کہتے ہیں۔

ثَبِتٌ۔ بہادر، مضبوط دل والا سوار۔

اَثْبَاتٌ۔ ثقات، معتبر لوگ، سچے (یہ جمع ہے ثَبَتٌ کی)

ث ب ج

ثَبَجٌ۔ میانی، بیچ کی، نہ بہت اعلےٰ نہ بہت ادنیٰ، بیچ کا مقام، صدرِ مقام، مونڈھے اور پشت کا درمیانی حصہ۔

ثَبْجٌ۔ چھپا لینا، اچھی طور پر صاف بات نہ کہنا۔

ثَبْجٌ اور ثُبُوْجٌ۔ گوٹ مار کر انگلیوں کے کناروں پر بیٹھنا

تَثْبِيْجٌ بمعنی ثَبْجٌ ہے۔

اِثْبِجَاجٌ۔ بھر جانا، موٹا ہونا۔ اٹک جانا۔

ثَبَجَةٌ۔ متوسط شخص: نہ رذیل نہ شریف اعلیٰ درجہ کا۔

خِيَارُ اُمَّتِيْ اَوَّلُهَا وَاٰخِرُهَا وَبَيْنَ ذٰلِكَ ثَبَجٌ اَعْوَجُ لَيْسَ مِنْكَ وَلَسْتَ مِنْهُ۔ میری اُمت میں بہتر وہ لوگ ہیں جو شروع میں ہیں (صحابہ اور تابعینؒ) اور جو اخیر میں

ہوں گے (امام مہدی علیہ السلام کے ساتھی) ان دونوں کے بیچ میں ایک ٹیڑھا کج گروہ ہے (خارجی، رافضی، بدعتی، مشرک) نہ وہ میرا ہے نہ میں اس کا ہوں فَاَنْفِلُوا الثَّبَجَةَ زکوٰۃ میں بیچ کا مال دو نہ اعلیٰ درجہ کا نہ ادنیٰ درجہ کا۔ يُوْشِكُ اَنْ يَّرَى الرَّجُلُ مِنْ ثَبَجِ الْمُسْلِمِيْنَ وہ زمانہ قریب ہے جب ایک آدمی بیچوں بیچ مسلمانوں میں سے (یا مسلمانوں کے شرفاء اور عمائد میں سے) دیکھا جائے گا يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ اس سمندر کے بیچوں بیچ یا بڑے گہرے مقام میں سوار ہو رہے ہیں۔ كُنْتُ اِذَا فَاتَحْتُ عُرْوَةَ فَتَقْتُ بِهٖ ثَبَجَ بَحْرٍ جب میں عروہ سے کسی مسئلہ میں حکم چاہتا (یا اُن سے گفتگو کرتا) تو گویا ایک سمندر کے بیچ کا حصہ چیرتا (یہ عروہ کے کثرتِ علم کی تعریف ہے) وَعَلَيْكُمُ الرِّدَاتُ الْمُقَبَّبَ فَانْهَرُوْا ثَبَجَهٗ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ قَاعِدٌ فِيْ كَسْرِهٖ ڈوریوں دار خیمہ لازم کر لو، اور اس کے بیچوں بیچ کو دبیلے (لگا دو اس لئے کہ شیطان (سانپ وغیرہ) اس کے کنارے میں جم جاتا ہے (جب سب کھول ڈالو گے اور بیچ کا حصہ بھی کھڑا کر دو گے تو سانپ بچھو وغیرہ خود نکل جائیں گے) فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اُثَيْبِجَ فَهُوَ لِهِلَالٍ اگر اس عورت کا بچہ اونچے مونڈھے اور پشت کا پیدا ہوا تو وہ ہلال کا نطفہ ہے (محیط میں اس حدیث کو یوں نقل کیا ہے) اِنْ جَاءَتْ بِهٖ اُثَيْبِجَ حَمْشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِزَوْجِهَا وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَوْرَقَ جَعْدًا جُمَالِيًّا خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ سَابِغَ الْاَلْيَتَيْنِ فَهُوَ لِلَّذِيْ رُمِيَتْ بِهٖ) اُثَيْبِجُ تصغیر ہے اَثْبَجُ کی۔ اَثْبَجُ بڑے پیٹ والے کو بھی کہتے ہیں مُتَقَاذِفًا اَثْبَاجُهَا اس کی موجیں ایک کو ایک مارتی اور پھینکتی ہیں۔

اِثْجِرَارٌ۔ ڈر سے کانپنا حیران ہونا، ضعیف ہو جانا، پیٹھ پھیر کر لوٹ آنا، نکونگ مارنا، اُٹھ بھاگنا، بہنا۔

ثِجَارَةٌ۔ وہ گڑھا جو پرنالے کا پانی گرنے سے پڑ جاتا ہو

ثَبْرٌ۔ سمندر کا اُتر جانا، روکنا، امید کرنا، ہنکانا، کشادہ ہونا، ورم کرنا۔

ثَبَرَتِ الْبَثْرَةُ۔ پھنسی پھوٹ گئی

ثُبُوْرٌ۔ ہلاکت۔

مُثَابَرَةٌ۔ مداومت، مواظبت (ہمیشہ ایک کام کرنا)۔ اَعُوْذُ مِنْ دَعْوَةِ الثُّبُوْرِ۔ میں ہلاکت کی دعوت سے تیری پناہ میں آتا ہوں مَنْ ثَابَرَ عَلٰى اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِّنَ السُّنَّةِ جو شخص سنت کی ہر روز بارہ رکعتیں پڑھا کرے (ان پر مداومت کرے) اَتَدْرِيْ مَا ثَبَرَ النَّاسَ تم جانتے ہو اللہ کی اطاعت سے لوگوں کو کس چیز نے روک دیا کونسی چیز اللہ کی اطاعت کرنے میں دیر کرائی ہے) فَاِذَا هِيَ قَدْ ثَبِرَتْ تو معاویہ کا زخم کھل گیا ہے وَاُخِذَ مَا تَحْتَ مَثْبِرِهَا فَغُسِلَ عِنْدَ حَوْضِ زَمْزَمَ (حکیم بن حزام کعبہ میں پیدا ہوئے وہ ایک چمڑے پر اٹھا لئے گئے) اور اُن کی ماں کا فرش جس پر بچہ گرا تھا زمزم کے حوض میں دھویا گیا

مَثْبِرٌ۔ جہاں بچہ گرے۔

اَشْرِقْ ثَبِيْرُ اے ثبیر چمک جا۔ (یعنی دھوپ سے تاکہ ہم مزدلفہ سے منا کو روانہ ہوں۔ مشرکوں کا یہی دستور تھا، مزدلفہ سے اس وقت روانہ ہوتے، جب پہاڑوں پر دھوپ پھیل جاتی۔ آنحضرتؐ نے ان کے خلاف کیا اور سورج نکلنے سے پہلے روانگی کا حکم دیا۔ ثبیر ایک پہاڑ کا نام ہے۔)

ثَبِيْرٌ۔ ایک پہاڑ کا نام ہے مزدلفہ میں، جو منا کو جانیوالے کے بائیں طرف پڑتا ہے۔

ثُمَّ اَفِضْ حِيْنَ يُشْرِقُ لَكَ ثَبِيْرٌ۔ پھر اس وقت لوٹ جب ثبیر دھوپ سے چمک جائے (یہ ثبیر مکہ کا پہاڑ ہے۔ کرمانی نے کہا مکہ میں پانچ پہاڑوں کا نام ثبیر ہے) كَبْشُ اِسْمٰعِيْلَ تَنَاوَلَ جِبْرِيْلُ مِنْ قُلَّةِ ثَبِيْرٍ حضرت اسماعیلؑ کا مینڈھا حضرت جبرئیلؑ نے ثبیر کی چوٹی پر سے لیا (بعض روایتوں میں ہے کہ بہشت سے لے کر آئے)۔

ثَبْطٌ۔ روک دینا، دیر کرنا، سوج جانا، ٹھہرا دینا۔

تَثْبِيْطٌ۔ روک دینا۔

كَانَتْ سَوْدَةُ امْرَاَةً ثَبِطَةً۔ ام المومنین سودہؓ ایک بھاری بھر کم عورت تھیں (ایک روایت میں ثَبِطَةٌ ہی بکون

اِنْ ھَمَمْتُ بِصَالِحٍ ثَبَّطَنِیْ اگر میں اچھی بات کا قصد کرتا ہوں تو مجھ کو روک دیتا ہے۔

ثَبْنٌ یا ثِبَانٌ۔ کپڑے کا کنارہ موڑنا یا سینا۔ اس میں کوئی چیز اٹھانے کے نئے تھیلے میں ڈالنا۔

اِذَا مَرَّ اَحَدُکُمْ بِحَائِطٍ فَلْیَاْکُلْ مِنْہُ وَلَا یَتَّخِذْ ثِبَانًا جب کوئی تم میں سے کسی میوے کے باغ پر گزرے تو اس میں سے کھائے اور تھیلے نہ بنائے (یعنی لاد کر نہ لیجائے)۔

باب الثاء مع الجیم

ثَجٌّ یا ثُجُوْجٌ۔ بہنا۔ بہانا۔

اِنْثِجَاجٌ۔ بہنا۔

ثَجَّاجٌ۔ خوب برسنے والا۔

ثَجَّۃٌ۔ وہ باغ جس میں پانی کے حوض ہوں۔

ثَجِیْجٌ۔ بہاؤ، سیل۔

اَفْضَلُ الْحَجِّ الْعَجُّ وَالثَّجُّ۔ افضل حج وہ ہے جس میں لبیک پکار کر کہنا ہو اور قربانی کا خون بہانا۔ فَحَلَبَ فِیْہِ ثَجًّا آپ نے اس میں خوب رواں دودھ دوہا۔ اِنِّیْ اَثُجُّہٗ ثَجًّا میں تو پانی کی طرح خون بہاتی ہوں۔ (یعنی استحاضہ کا خون ہر وقت رواں رہتا ہے پانی کی طرح بہتا رہتا ہے) اَلْبَحْرُ الْمَوَّاجُ وَالْمَطَرُ الثَّجَّاجُ موج مارتا ہوا سمندر اور موسلا دھار مینہ۔ اِنَّہٗ کَانَ مِثَجًّا (عبد اللہ بن عباس بڑے مقرر بات کرنے والے آدمی تھے، ان کا کلام پانی کی طرح رواں ہوتا تھا۔ اِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ عَبْدًا اَثَجَّہٗ (یعنی) جب اللہ کسی بندے سے محبت رکھتا ہے تو اس پر بلاؤں کو برساتا ہے (امتحان کرتا ہے کہ کہیں محبت میں خام تو نہیں ہے) اَلْوَادِیْ یَثُجُّ بِہٖ۔ نالہ بہا (سیل کے پانی سے بھر گیا) سوکھی کھجور کو کچی کھجور کے ثفل کے ساتھ ملانا، بہانا۔

تَثْجِیْرٌ۔ کشادہ کرنا، بہانا، نرم ہونا، لٹک جانا۔

اِنْثِجَارٌ بہ معنی اِنْفِجَارٌ ہے یعنی بہنا۔

ثُجْرَۃٌ۔ بیچوں بیچ سینہ کا یا میدان کا۔

اِنَّہٗ اَخَذَ بِثُجْرَۃِ صَبِیٍّ بِہٖ جُنُوْنٌ وَقَالَ اُخْرُجْ اَنَا مُحَمَّدٌ آنحضرتؐ نے ایک آسیب زدہ لڑکا جو بچہ تھا سینہ تھاما اور فرمایا نکل جا میں محمدؐ ہوں (پھر اُس کی بھلا کیا مجال تھی، جو نہ نکلتا آپ کے غلاموں سے آسیب اور شیطان بھاگ جاتے ہیں۔ امام ابن تیمیہؒ کی مجلس میں آسیب زدہ کو لاتے تو اچھا ہو جاتا۔ یہ حدیث شریف کی برکت تھی۔ حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانیؒ جن کا مزار کچھوچھہ میں ہے، ان کے مزار پر جانے سے اب تک آسیب زدوں کو فائدہ ہوتا ہے، اس کا تجربہ کئی صلحائے نے کیا ہے)۔

لَا تَثْجُرُوْا وَلَا تَبْسُرُوْا سوکھی کھجور کو کچی کھجور کے ثفل کے ساتھ ملا کر مت بھگوؤ (کیونکہ ایسا کرنے سے نبیذ میں جلدی نشہ آجاتا ہے)۔ بعض نے کہا:

ثَجِیْرٌ۔ انگور کا گاڑھا شیرہ جو نیچے رہ جائے۔

ثُجْلَۃٌ۔ پیٹ کی بڑائی، جیسے صُعْلَۃٌ سر کی چھوٹائی۔

وَلَمْ تُزْرِبِہٖ ثُجْلَۃٌ۔ پیٹ کی بڑائی میں ان پر کچھ عیب نہیں ہوا۔ ایک روایت میں نُحْلَۃٌ ہے یعنی دُبلے پنے سے

باب الثاء مع الخاء

ثَخَنٌ یا ثُخُوْنَۃٌ یا ثَخَانَۃٌ۔ موٹا ہونا، سخت ہونا۔

اِثْخَانٌ۔ ناتواں کرنا، بے طاقت کر دینا، زور توڑ دینا۔ کسی کام کو بہت کرنا اس میں مبالغہ کرنا۔

وَکَانَ قَدْ اُثْخِنَ۔ ابو جہل زخموں سے چور ہو کر بالکل بے طاقت ہو گیا تھا (انصار کے دو لڑکوں معاذ اور معوذ نے اس کو تلوار مار مار کر گرا دیا تھا) اَوْطَاَتْکُمْ اِثْخَانُ الْجِرَاحَۃِ تم کو زخموں کی کثرت نے روند ڈالا۔ لَمْ اَنْشَبْہَا حَتّٰی اَثْخَنْتُ عَلَیْہَا میں نے اُن کو مہلت نہ دی یہاں تک کہ اُن کو لاجواب کر دیا۔ اَثْخَنَتْہَا غَلَبَۃً میں ان پر غالب ہو گئی ان کو خاموش کر دیا۔ فَاَثْخَنَ کُلٌّ مِّنْہُمْ صَاحِبَہٗ ابو عبیدہ اور ولید ہر ایک نے دوسرے کو زخمی کیا (یعنی غزوۂ بدر میں، پھر حضرت حمزہؓ اور علیؓ نے اپنے حریف کو مار کر ولید کو بھی آن کر مار لیا اور حضرت ابو عبیدہؓ کو اٹھا لائے)

باب الثاء مع الدال

ثَدَّاءُ۔ ایک گھاس ہے جو گرمی میں سُوکھ جاتی ہے اور جاڑوں میں سرسبز ہوتی ہے۔

ثَدْءٌ۔ پھوڑا جیسے شَدْخٌ ہے۔

اِنْثِدَاءٌ۔ پھوٹ جانا۔

ثَدَاقٌ۔ کوشش کرنا، بہنا۔

ثَادِقٌ۔ ایک گھوڑے کا نام تھا جو منقذ بن طریف کا تھا

اِنْثِدَاقٌ۔ لٹک جانا۔

ثَدَنٌ۔ بدبودار ہونا، موٹا ہونا۔

ثَدِنٌ یا مَثْدُوْنٌ یا مُثَدَّنٌ۔ ناقص الخلقت

فِیْہِمْ رَجُلٌ مُثَدَّنُ الْیَدِ یا مَثْدُوْنُ الْیَدِ۔ اُن خارجیوں میں ایک مرد کا ہاتھ چھوٹا ہوگا (ناقص، نخلقت) ایک روایت میں مُوْتَنُ الْیَدِ ہے۔ یہ یَتْنٌ سے نکلا ہے، یَتْنٌ کہتے ہیں بچہ کے پاؤں، سر اور ہاتھوں سے پہلے نکلنا پیدا ہوتے وقت یہ ایک عیب ہے (ہندوستان کی عورتیں تو ایسے بچہ کو منحوس سمجھتی ہیں) بعضوں نے کہا مُثَدَّنٌ مقلوب ہے یہ اصل میں ثُنْدُوَۃٌ سے نکلا ہے ثُنْدُوَۃٌ کہتے ہیں سرپستان (بعضی نحو

ثَدْیٌ یا ثِدْیٌ یا ثَدَیٌ۔ پستان، چھاتی۔ اس کی جمع اَثْدٍ اور ثُدِیٌّ (مرد اور عورت دونوں کی چھاتی کو ثَدْیٌ کہہ سکتے ہیں۔ بعضوں نے کہا مرد کی چھاتی کو ثُنْدُوَۃٌ کہیں گے جیسے بکری اور گائے کی چھاتی کو ضَرْعٌ اور اونٹنی کی چھاتی کو خِلْفٌ اور کتیا کی چھاتی کو طُبْیٌ کہتے ہیں)

اِمْرَأَۃٌ ثَدْیَاءُ۔ بڑی چھاتی والی عورت ذُوالثُّدَیَّۃِ چھوٹی چھاتی والا، یہ ایک خارجی کا لقب تھا، اُس کا نام ترزلہ تھا جنگِ نہروان میں مارا گیا۔ اُس کا ایک ہاتھ پستان کی طرح چھوٹا تھا۔ ایک روایت میں ذُوالیُدَیَّۃِ ہے یعنی چھوٹے ہاتھ والا) ثُدَیَّۃٌ تصغیر ہے ثَدْیٌ کی۔ بعضوں نے کہا ثُنْدُوَۃٌ کی۔

ذُوالثُّدَیَّتَیْنِ ایک شخص کا لقب ہے

مِنْہَا مَا یَبْلُغُ الثُّدِیَّ وَمِنْہَا دُوْنَ ذٰلِکَ کچھ کرتے تو چھاتیوں تک پہنچتے تھے اور کچھ اس سے بھی چھوٹے یا کچھ اس سے نیچے

ثُمَّ وَضَعَ کَفَّہٗ بَیْنَ ثَدْیَیَّ پھر آپ نے اپنا ہاتھ میری دونوں چھاتیوں کے بیچ میں رکھا مَاتَ فِی الثَّدْیِ۔ حضرت ابراہیم (آنحضرتؐ کے صاحبزادے) شیرخوارگی میں گزر گئے (ابھی دودھ بھی نہیں چھوٹا تھا کہ آخرت کا سفر اختیار کیا، اللہ تعالیٰ کی اسی میں حکمت تھی کہ آپ کا کوئی بیٹا زندہ نہیں رہا)۔

باب الثاء مع الراء

ثَرْبٌ۔ ملامت کرنا، ڈانٹنا، جھڑکنا۔

تَثْرِیْبٌ۔ ملامت کرنا، کپڑا لپیٹنا۔

اِذَا زَنَتْ اَمَۃُ اَحَدِکُمْ فَلْیَضْرِبْہَا الْحَدَّ وَلَا یُثَرِّبْ جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے، تو اُس کو حد لگائے (پچاس کوڑے مارے) اور ملامت نہ کرے (حد لگانے کے بعد پھر زبان سے برا بھلا کہنا، جھڑکنا بے فائدہ ہے) بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ صرف گھرکی جھڑکی، ملامت پر اکتفا نہ کرے بلکہ حد لگائے (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مالک اپنے غلام لونڈی کو حد لگا سکتا ہے اور حنفیہ کا رد ہوا) نَہٰی عَنِ الصَّلٰوۃِ اِذَا صَارَتِ الشَّمْسُ کَالْاَثَارِبِ آنحضرتؐ نے اُس وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا جب سورج آنتوں کی چربی کی طرح ہو جائے (یعنی ڈوبنے کے قریب ہو)

ثَرْبٌ۔ وہ چربی باریک جو آنتوں اور معدے پر ہوتی ہے، اس کی جمع ثُرُوْبٌ اور اَثْرُبٌ اور اَثَارِبُ جمع الجمع ہے۔

اِنَّ الْمُنَافِقَ یُؤَخِّرُ الْعَصْرَ حَتّٰی اِذَا صَارَتِ الشَّمْسُ کَثَرْبِ الْبَقَرَۃِ صَلَّاہَا منافق عصر کی نماز میں دیر کرتا ہے جب سورج گائے کی باریک جھلی کی طرح رہ جاتا ہے، اس وقت نماز پڑھتا ہے۔

یَثْرِبُ۔ مدینہ منورہ کا نام ہے۔ یہ عمالقہ میں سے ایک شخص کا نام تھا۔ آنحضرتؐ جب مدینہ میں آئے تو آپ نے اس نام کو برا جانا اور طابہ اس کا نام رکھا۔)

ثَرْثَرَۃٌ۔ جدا کرنا، بکھیرنا، بک بک لگانا (بہت باتیں کرنا)۔

اَبْغَضُکُمْ اِلَیَّ الثَّرْثَارُوْنَ الْمُتَفَیْہِقُوْنَ سب سے زیادہ مجھ کو ناپسند بہت باتیں کرنے والے بک بک لگانے والے لوگ ہیں (مجمع البحرین میں ہے کہ مراد وہ لوگ ہیں جو خواہ مخواہ بے ضرورت دل لگانے کے لئے باتیں بنائیں، جیسے بھانڈ نقال، داستان گو اور مسخرے وغیرہ)

ثَرْثَارٌ۔ کہتے ہیں نہر کو۔

اَہْلُ الثَّرْثَارِ یُخَوِّفُوْنَنَا بِالْجُوْعِ مَادَامَ ثَرْثَارُنَا یَجْرِیْ ثرثار والے ہم کو بھوک سے ڈراتے ہیں، جب تک ہماری ثرثار بہہ رہی ہے (یہ ثرثار والے وہ لوگ تھے جو گیہوں کا میدہ لیکر اس کی روٹی پکاتے، اس سے استنجا کرتے)۔ اَبْعَدُکُمْ مِنِّیْ مَسَاوِیْکُمْ اَخْلَاقًا اَلثَّرْثَارُوْنَ بہت دور مجھ سے وہ لوگ ہیں جو بدخلق ہیں، بہت باتیں کرنے والے۔

ثَرْدٌ۔ توڑنا، ڈبونا، ہلکا مینہ، پھوار۔

ثَرِیْدٌ۔ روٹی شوربے میں چور کر جو کھانا تیار کریں۔

فَضْلُ عَائِشَۃَ عَلَی النِّسَاءِ کَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ حضرت عائشہؓ کی فضیلت اور عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت دوسرے کھانوں پر۔ (ثرید سب کھانوں سے افضل ہے کیونکہ اول تو مقوی دوسرے زود ہضم)۔ فَاَخَذَتْ خِمَارًا لَہَا قَدْ ثَرَدَتْہُ بِزَعْفَرَانٍ۔ انہوں نے اپنی اوڑھنی کو زعفران سے رنگا تھا (زعفران کے رنگ میں ڈبویا تھا)

اَحَبُّ الطَّعَامِ اِلَیَّ مِنَ الثَّرِیْدِ وَبَارَکَ اللّٰہُ لِاُمَّتِیْ فِی الثَّرْدِ وَالثَّرِیْدِ۔ ثرید سے زیادہ پسند مجھ کو کوئی کھانا نہیں اللہ میری امت کو اس میں برکت دے۔ کُلْ مَا اَفْرَی الْاَوْدَاجَ غَیْرَ مُثَرَّدٍ۔ وہ جانور کھا جس کے گلے کی رگیں کاٹ دی جائیں۔ ایسا نہ کر کر بغیر رگیں کاٹے اس کو مار ڈالے۔

تَثْرِیْدٌ کے معنی یہ بھی آئے ہیں کہ بن رگیں کاٹے جانور کو مار ڈالنا (ایک روایت میں غَیْرَ مُثَرَّدٍ بفتحہ را بصیغہ مفعول ہے یعنی وہ جانور مت کھا جو بن رگیں کاٹے مارا جائے۔ ایک روایت میں کُلُّ مَا اَفْرَی الْاَوْدَاجَ ہے یعنی ہر وہ چیز جو رگوں کو کاٹ دے اور بن رگیں کاٹے نہ مارے) اِنْ کَانَ مَا دَمُوْہُ اَکَلُوْہُ وَاِنْ ثَرَدَ فَلَا (ایک اونٹ کو لوگوں نے لکڑی سے نحر کیا۔ سعید نے کہا اگر خون زمین پر بہا، تب تو اس کو کھاؤ، اور اگر بن خون بہے وہ مر گیا تو مت کھاؤ کیونکہ وہ مردار ہے موقوذہ ہے)

ثَرًّا یا ثُرُوْرَۃً یا ثَرَارَۃً یا ثُرُوْرٌ۔ بہت ہونا، دودھ یا پانی کا جدا کرنا، پراگندہ کرنا، کشادہ، بکّی (بسیار گو)۔

ثَرَّبَ الْمَکَانَ تَثْرِیْبًا۔ گھر کو تر کیا (گیلا کیا)

ثَرَّۃٌ۔ برچھے کی مار جس سے بہت خون نکلے۔

عَیْنٌ ثَرَّارَۃٌ۔ چشمہ خوب پانی بہانے والا نَاقَۃٌ ثَرَّۃٌ اونٹنی بہت دودھ دینے والی سَحَابٌ ثَرٌّ۔ ابر بہت پانی والا۔ غَاضَتْ لَہَا الدِّرَّۃُ وَنَقَصَتْ لَہَا الثَّرَّۃُ (ایسا قحط ہوا کہ) اس سال دودھ خشک ہو گیا (جانوروں کے تھنوں میں دودھ نہیں رہا) اور چشمہ (پانی کا) گھٹ گیا (اس میں بالکل کم پانی رہ گیا)۔

ثَرَمٌ۔ کھنڈا ہونا۔ ٹوٹے ہوئے دانت والا ہونا۔

ثَرْمٌ۔ کھنڈا کرنا۔

نَہٰی اَنْ یُّضَحّٰی بِالثَّرْمَاءِ۔ آپ نے کھنڈی بکری کی قربانی سے منع فرمایا۔ اِنَّہٗ کَانَ اَثْرَمَ فرعون کھنڈا تھا اَثْرَمَہُ اللّٰہُ اللہ اسے کھنڈا کرے۔ اس کے دانت توڑے۔

ثَرَاءٌ۔ مال و دولت بڑھ جانا۔

ثَرِیَ۔ متمول ہونا۔

اَثْرٰی۔ مالدار ہو گیا۔

ثَرْوَانُ۔ مالدار مرد۔

ثَرْوٰی۔ مالدار عورت۔

ثَرْوَۃٌ۔ کثرت مال کی یا شمار کی۔

ثَرِیٌّ کثیر، بسیار، بہت۔

مَا بَعَثَ اللّٰہُ نَبِیًّا بَعْدَ لُوْطٍ اِلَّا فِیْ ثَرْوَۃٍ مِّنْ قَوْمِہٖ اللہ تعالیٰ نے حضرت لوطؑ کے بعد جتنے پیغمبر بھیجے ہر ایک کی قوم والے بہت تھے (ایک حضرت لوطؑ اس ملک میں پردیسی تھے، وہاں ان کے کنبے والے نہ تھے، اسی واسطے فرمایا لَوْ اَنَّ لِیْ بِکُمْ قُوَّۃً اَوْ اٰوِیْ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ) یَمْلِکُ مِنْ وَّلَدِکَ بِعَدَدِ الثُّرَیَّا تمہاری اولاد میں اتنے لوگ بادشاہ ہوں گے جتنے ثریا ستارے شمار میں ہیں (اشفا میں ہے کہ ثریا گیارہ تارے ہیں جو آنکھ سے برابر نظر نہیں آتے پر دوربین سے صاف دکھائی دیتے ہیں یہ آپ نے حضرت عباس رضؓ سے فرمایا) اِنَّکَ اَثْرَیْتَ وَاَمْشَیْتَ (حضرت اسمٰعیلؑ نے اپنے بھائی حضرت اسحاقؑ سے کہا) تم تو مالدار ہو گئے اور تمہارے جانور بھی بہت ہیں۔ صِلَۃُ الرَّحِمِ مَثْرَاۃٌ فِی الْمَالِ مَنْسَاۃٌ فِی الْاَثَرِ ناطہ جوڑنا مال دولت کو بڑھاتا ہے (عمر کو بھی بڑھاتا ہے) موت کو پیچھے ہٹاتا ہے (ایک روایت میں مَنْسَاۃٌ لِلْاَجَلِ ہے معنی وہی ہیں فَیَطِیْرُ مِنْہُ مَا طَارَ وَمَا بَقِیَ ثَرَّیْنَاہُ۔ جَو پیس کر اس پر پھونک مارتے جو (بھوسا) اُڑنے والا ہوتا وہ اُڑ جاتا، جو رہ جاتا اس کو گوندھ لیتے (روٹی پکاتے، آٹا چھلنی میں چھاننا یا میدہ اور رد انکالنا آنحضرتؐ کے زمانہ میں نہ تھا) فَاُتِیَ بِالسَّوِیْقِ فَاَمَرَ بِہٖ فَثُرِّیَ ستو لے کر آئے، تو آپؐ نے حکم دیا (اور) وہ بھگوئے گئے۔ اَنَا اَعْلَمُ بِجَعْفَرٍ اِنَّہٗ اِنْ عَلِمَ ثَرَّاہُ مَرَّۃً وَّاحِدَۃً ثُمَّ اَطْعَمَہٗ میں جعفر بن ابی طالب کا حال خوب جانتا ہوں، اگر ان کو معلوم ہو جائے گا تو ایک بارگی، (سب ہی ستو) بھگو کر (لوگوں کو) کھلا دیں گے (کچھ نہ رکھیں گے کیونکہ جعفر بڑے سخی آدمی تھے، اسی طرح ان کے فرزند عبد اللہ بن جعفر بھی بڑے سیر چشم اور باہمت تھے رضی اللہ عنہما) فَاِذَا کَلْبٌ یَاْکُلُ الثَّرٰی دیکھا تو ایک کتا (پیاس کی وجہ سے) کیچڑ کھا رہا ہے (کیچڑ میں ذرا تری ہوتی ہے، اسی کو چاٹ چاٹ کر پیاس بجھا رہا ہے) وَالشَّجَرُ وَالثَّرٰی عَلٰی اِصْبَعٍ درخت اور نمناک مٹی ایک انگلی پر لے لیگا فَبَیْنَا ہُوَ فِیْ مَکَانٍ ثَرْیَانٍ اتنے میں حضرت موسیٰؑ جو ایک نمناک (مرطوب) مقام میں تھے

اَرْضٌ ثَرْیَا۔ نمناک زمین۔

اِنَّہٗ کَانَ یُقْعِیْ فِی الصَّلٰوۃِ وَیُثَرِّیْ۔ عبد اللہ بن عمر رضؓ (بڑھاپے میں بیماری کی وجہ سے) کیا کرتے کہ دونوں سجدوں کے بیچ اقعا کرتے (اکڑوں بیٹھتے) اور ہاتھ زمین ہی پر رکھے رہتے (یعنی پہلا سجدہ کر کے دونوں ہاتھ زمین سے نہ اٹھاتے، اکڑوں بیٹھ جاتے اسی طرح دوسرا سجدہ کرتے)

"محیط المحیط" میں ہے تَثْرِیَۃٌ کے معنی یہ ہیں کہ دونوں ہاتھ نمناک زمین پر رکھنا۔ "نہایہ" میں ہے یہ ثَرٰی سے ماخوذ ہے کیونکہ صحابہ رضؓ اکثر زمین ہی پر نماز پڑھتے، فرش بچھا کر نماز پڑھنے کا دستور نہ تھا۔

ثُرَیْرٌ ایک مقام کا نام ہے حجاز میں۔

بابُ الثاء مع الطاء

ثَطٌّ۔ کھوسا، جس کی ڈاڑھی نہ ہو صرف ٹھوڑی کے تلے دو چار بال ہوں مَا فَعَلَ النَّفَرُ الْحُمْرُ الثِّطَاطُ یہ ان بے ڈاڑھی والے سرخ لوگوں نے کیا کیا؟ ایک روایت میں بجائے ثِطَاطٌ کے نَطَانِطُ ہے یہ جمع ہے نَطْنَاطٌ کی، یعنی لمبا۔

فَرَاٰہُ اَشْغٰی ثَطًّا۔ حضرت عثمان رضؓ کے پاس عامر بن عبد القیس لائے گئے، دیکھا تو وہ اشغی ہیں اور کھوسے (اشغی کہتے ہیں اس کو جس کے دانت اوپر تلے ناہموار ہوں)۔

ثَطَاۃٌ احمق ہونا۔

ایک عورت بچے کو نچا رہی تھی اور یہ شعر پڑھ رہی تھی

ذُؤَالُ یَا ابْنَ الْقَرْمِ یَا ذُؤَالَہْ یَمْشِی الثَّطَا وَیَجْلِسُ الْہَبَنْقَعَۃَ (آنحضرتؐ نے فرمایا دار ی نیک بخت) ذؤال مت کہہ وہ تو سب درندوں میں بدتر ہے (شعر کے معنی یہ ہیں ہمارے بزرگ سردار کے بیٹے ارے بھیڑیے بچوں کی طرح چلتا ہے اور ہبنقعہ کی طرح بیٹھتا ہے (ہبنقعہ یہ ہے کہ آدمی اپنی ایڑیوں پر سرین رکھ کر بیٹھے، اور انگلیوں کی نوکیں زمین سے لگائے، بعضوں نے کہا، اکڑوں بیٹھنا اور ملا کر اور پاؤں کھول کر، ہبنقعہ احمق کو بھی کہتے ہیں، جو عورتوں

بات چیت کرنے کا دیوانہ ہو-)

بابُ الثاء مع العین

ثَعْبٌ- بہنا، بہانا-

وَجُرْحُهٗ يَثْعَبُ دَمًا- اُس کا زخم خون بہا رہا ہوگا- جیسے وَجُرْحُهٗ يَثْعَبُ دَمًا- حضرت عمرؓ نے نماز پڑھی اور آپ کے زخم سے خون بہہ رہا تھا (معلوم ہوا کہ اس حال میں بھی نماز پڑھ لینی چاہیے گو کپڑے اور بستر بھی خون آلود ہوں، بدن سے خون بہہ رہا ہو- اور بعضے بزرگوں سے جو اس حال میں نماز موقوف رکھنا منقول ہے، ان کی دلیل مجھ کو معلوم نہیں ہوئی)-

سَالَتْ مَثَاعِبُ الْمَاءِ پانی بہنے کے مقاموں سے پانی بہہ نکلا

مجمع البحرین میں ہے کہ؛

مَثَاعِبُ جمع ہے مَثْعَبٌ کی- یعنی حوض

فَقَطَعْتُ نَسَاهُ فَانْثَعَبَتْ جَدِيَّةُ الدَّمِ میں نے اُس کی ران کی رگ کاٹ دی، خون اوپر اُبھر آیا- وَاِنْ سَالَ مِثْلَ الْمَثْعَبِ- اگرچہ حوض کی طرح بہے-

ثُعْجُرَةٌ- بہانا-

مُثْعَنْجِرٌ- بہنے والا-

يَحْمِلُهَا الْاَخْضَرُ الْمُثْعَنْجِرُ اس کو سبز گہرا اُٹھاتا ہے

مُثْعَنْجَرٌ- بفتح جیم بیچوں بیچ سمندر کا پانی جو بہت گہرا ہوتا ہے-

عبداللہ بن عباس رضؓ نے کہا: فَاِذَا عِلْمِي بِالْقُرْاٰنِ فِي عِلْمِ عَلِيٍّ كَالْقَرَارَةِ فِي الْمُثْعَنْجَرِ- مجھ کو جو قرآن کا علم ہے، وہ حضرت علیؓ کے علم کے مقابلہ میں ایسا نکلا، جیسے ایک چھوٹا گڑھا (پانی کا گڑھا) سمندر کے بازو (کہاں سمندر اور کہاں ایک گڑھا، اب جو لوگ علم میں شیخین کو حضرت علی رضؓ پر فضیلت دیتے ہیں، ان کو عبداللہ بن عباس کے جو قرآن اور حدیث کے بڑے عالم تھے، اس قول میں غور کرنا چاہیے- اس میں کچھ شک نہیں کہ شیخین کا بھی علم دین بہت وسیع تھا مگر یہ کہ ان کا علم حضرت علی رضؓ کے علم سے زیادہ تھا، اس پر کوئی دلیل نہیں ہے اور شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے ازالۃ الخفاء میں جو دلائل اس پر قائم کئے ہیں، ان کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شاہ صاحب نے حضرت علی رضؓ کے اقوال کا پورا استیعاب نہیں کیا ہے- اگر سب اقوال جمع کئے جائیں، تب شیخین کے اقوال سے بہت بڑھ جاتے ہیں اور حضرت عمر کا یہ قول کہ اگر علی رضؓ نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہوجاتا، ہمارے مطلب کو پورا ثابت کرتا ہے)

ثَعْدٌ- تر کھجور یا گدر کھجور جس کا اکثر حصہ پک گیا ہو اور نرم ہوگئی ہو

يَنَالُوْنَ مِنَ الثَّعْدِ وَالْحُلْقَانِ وَاَشْلٍ مِنْ لَحْمٍ وَيَنَالُوْنَ مِنْ اَسْقِيَةٍ قَدْ عَلَاهَا الطُّحْلُبُ- پکی کھجور اور گدر کھجور اور حلوان کے گوشت کے ٹکڑے کچھ لوگ اُڑا رہے تھے پرانی مشکوں سے جن پر کائی جم گئی تھی، شراب یا پانی پی رہے تھے

بعضوں نے ثعد کے معنی بالائی (ملائی) رکھے ہیں، مگر لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی (فارسی میں ملائی کو کفک شیر، اور سر شیر کہتے ہیں- عربی میں زبدہ)

ثَعْرٌ- ایک قسم کا زہری گوند

ثُعْرُوْرٌ- (ککڑی) بونا چھنی- چھوٹی ککڑی- ثَعَارِيْرُ جمع ہے-

يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الثَّعَارِيْرُ کچھ لوگ آگ سے نکلیں گے، وہ اس طرح بڑھیں گے جیسے ککڑیاں بڑھتی ہیں (اُن کا نشو ونما جلد ہوگا، یا ایسے سفید ہوجائیں گے، جیسے طرثوث کا سرا- طرثوث ایک بھاجی ہے مائل بہ سرخی-)

ثَعٌّ- قے کرنا-

ثَعْثَعَةٌ- پے درپے متلی ہونا-

اِنْثِعَاعٌ- منہ سے قے نکلنا ناک سے خون-

اَتَتْهُ اِمْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا بِهٖ جُنُوْنٌ فَمَسَحَ صَدْرَهٗ وَدَعَا لَهٗ فَثَعَّ ثَعَّةً فَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهٖ جَرْوٌ اَسْوَدُ- ایک عورت آنحضرتؐ کے پاس آئی اور کہنے لگی میرا یہ بچہ پاگل (دیوانہ) ہے- آپ نے اس کے سینہ پر ہاتھ پھیرا اور اس کے لئے دعا کی، تب اس نے قے کی- اُس کے پیٹ میں سے کتے کا

ایک کالا بچہ نکلا (معاذ اللہ یہ شیطان ہوگا یہ صورت کتے کے یا پیٹ میں کتے کے زہر سے یہ پلا پیدا ہوگیا ہوگا)۔

ثَعَلٌ بکری یا گائے یا اونٹنی کا زائد تھن ہونا ایک عیب ہے لَيْسَ فِيْهَا ضَبُوْبٌ وَلَا ثَعُوْلٌ۔ نہ ان میں کوئی ایسی بکری ہے جس کے دودھ نکلنے کا مقام تنگ ہو۔ نہ ایسی بکری ہے جس کا تھن زائد ہو۔

ثَعْلَبٌ۔ لومڑی، سوراخ جس میں سے مینہ کا پانی نکلے۔

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا حَتّٰى يَقُوْمَ اَبُوْ لُبَابَةَ يَسُدُّ ثَعْلَبَ مِرْبَدِهٖ بِاِزَارِهٖ۔ یا اللہ ہم پر پانی برسا، اتنا برسا کہ ابولبابہ کھڑا ہو کر اپنی کھلیان کا سوراخ اپنی ازار سے بند کرے۔

اَرْضٌ مُثَعْلِبَةٌ۔ جس زمین میں لومڑیاں بہت ہوں۔

دَاءُ الثَّعْلَبِ۔ ایک بیماری ہے جس میں بال جھڑ جاتے ہیں۔

عِنَبُ الثَّعْلَبِ۔ کوہ (کا موئی) مشہور دوا ہے۔

بابُ الثاء مع الغین

ثَغَبٌ۔ گڑھے یا نالے میں جو پانی بچ رہے، ذرا سا رہ جائے۔

مَا شَبَّهْتُ مَا غَبَرَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا بِثَغَبٍ ذَهَبَ صَفْوُهٗ وَبَقِيَ كَدَرُهٗ۔ جو دنیا باقی رہی ہے اس کی مثال میں اور کچھ نہیں دیتا یہی مثال ہے جیسے بچا ہوا نالے کا پانی، اچھا اچھا تو بہہ گیا اور غلیظ میلا کچیلا رہ گیا۔ بعضوں نے کہا:

ثَغَبٌ۔ بفتحتین، وہ گڑھا ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر ہو، اس میں برسات کا پانی جمع ہوجاتا ہے (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ دنیا کا اکثر حصہ گزر چکا اور اخیر کا تھوڑا حصہ باقی ہے۔ گر چودہ سو برس کے قریب گزرے ہنوز دنیا اپنے حال پر ہے تو معلوم ہوا کہ دنیا کی مدت لاکھوں برس کی ہے نہ کہ سات ہزار برس کی۔ جیسے بعض ضعیف روایتوں میں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ روایتیں بنی اسرائیل سے لی گئی ہیں۔)

فَشُنَّتْ بِسُلَالَةٍ مِنْ مَاءِ ثَغَبٍ۔ گڑھے یا کنڈے کے صاف پانی سے اس کی تیزی توڑی گئی (یعنی اس میں ملا دیا گیا)

ثَغْرٌ۔ سوراخ کرنا۔ سوراخ بند کرنا۔ وہ مقام جہاں سے دشمن کے آنے کا ڈر ہو، ملک کی سرحد چوکی۔ سامنے کے دانت۔ دانت توڑنا۔ دانت گرانا۔

اُثْغِرَ الْغُلَامُ۔ بچے نے دانت توڑے، دانت نکالے۔

ثُغْرَةٌ۔ دگدگی سوراخ۔ گھوڑے اور اونٹ کے سینہ کے اوپر کا گڑھا

فَلَمَّا مَرَّ الْاَجَلُ قَفَلَ اَهْلُ ذٰلِكَ الثَّغْرِ جب مدت گزر گئی، تو وہ چوکی والے لوٹ کر آئے۔ وَقَدْ ثَغَرُوْا مِنْهَا ثَغْرَةً وَاحِدَةً۔ اس میں انھوں نے ایک سوراخ کرلیا تَسْتَبِقُ اِلٰى ثُغْرَةِ ثَنِيَّةٍ گھاٹی کے سوراخ تک آگے بڑھ جائے اَمْكَنْتَ مِنْ سَوَاءِ الثُّغْرَةِ۔ تو نے دگدگی کا عین بیچ تھام لیا مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهٖ سینے کی دگدگی سے بَادِرُوْا ثُغَرَ الْمَسْجِدِ مسجد کے رستوں کی طرف لپکو یا مسجد کی بلندیوں پر يُحِبُّوْنَ اَنْ يُعَلِّمُوا الصَّبِيَّ الصَّلٰوةَ اِذَا اثَّغَرَ وہ یہ پسند کرتے تھے کہ بچے کو اس وقت نماز سکھلائیں جب اس کے دودھ کے دانت گر جائیں (اور اصلی کے دانت نکل آئیں) لَيْسَ فِيْ سِنِّ الصَّبِيِّ شَيْءٌ اِذَا لَمْ يُثْغِرْ بچے کا دانت توڑنے میں کوئی دیت لازم نہ ہوگی جب اس کے دانت گرے نہ ہوں (یعنی دودھ کے دانت ہوں) اَفْتِنَا فِيْ دَابَّةٍ تَرْعَى الشَّجَرَ فِيْ كِرْشٍ لَمْ تُثْغِرْ ہم کو وہ جانور بتلاؤ جو گھانس چرتا ہے اور ابھی اس کے دانت نہیں ٹوٹے (دودھ کے دانت ہیں) اِنَّهٗ وُلِدَ وَهُوَ مُثْغِرٌ وہ جب پیدا ہوا تھا تو دانت نکل آئے تھے

ثَغَامَةٌ۔ ایک قسم کی سفید گھانس (فارسی میں اس کو درمنہ کہتے ہیں)

كَاَنَّ رَاْسَهٗ ثَغَامَةٌ۔ گویا ان کا سر ثغامہ تھا یعنی بالکل سفید

ثُغَاءٌ۔ بکری کا آواز کرنا۔ ممیانا۔

ثَاغِيَةٌ۔ بکری۔

مَا لَهٗ ثَاغِيَةٌ وَلَا رَاغِيَةٌ۔ نہ اس کے پاس بکری ہے نہ اونٹنی عَمَدْتُ اِلٰى عَنْزٍ لِاَذْبَحَهَا فَثَغَتْ فَسَمِعَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَغْوَتَهَا فَقَالَ لَا تَقْطَعْ دَرًّا وَلَا نَسْلًا میں ایک بکری کی طرف گیا کہ اس کو ذبح کروں (کیونکہ میں سمجھا کہ آپ بھوکے ہیں) اس نے آواز کی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی آواز سنی تو فرمایا کہ دودھ کا جانور اور جننے کا جانور مت کاٹ

باب الثاء مع الفاء

ثُفَّاءٌ۔ رائی یا حب الرشاد (ہالون)

مَاذَا فِي الْاَمَرَّيْنِ مِنَ الشِّفَاءِ۔ دو کڑوی چیزوں میں کتنی تندرستی ہے۔ ایلوئے اور حب الرشاد (سپندان) میں۔

اُثْفِيَّةٌ۔ چولہے کا پتھر۔

مُثْفٍ۔ وہ مرد جس کی تین بیویاں مرگئی ہوں یا زیادہ۔

اَثَافِي الْاِسْلَامِ ثَلٰثَةٌ اَلصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ وَالْوَلَايَةُ۔ اسلام کے چولہے کے تین پتھر ہیں، نماز اور زکوٰۃ اور اماموں (یہ روایت شیعہ امامیہ کی ہے ان کے نزدیک اماموں کا پہچاننا بھی اصولِ ایمان میں داخل ہے)۔

ثَفْرٌ۔ ہانکنا۔

اِسْتِثْفَارٌ۔ لنگوٹ کسنا۔

اِنَّهٗ اَمَرَ الْمُسْتَحَاضَةَ اَنْ تَسْتَثْفِرَ۔ آپ نے مستحاضہ کو لنگوٹ باندھنے کا حکم دیا (یہ "ثفر" سے نکلا ہے یعنی دمچی)۔

فَاِذَا نَحْنُ بِرِجَالٍ طِوَالٍ كَاَنَّهُمُ الرِّمَاحُ مُسْتَثْفِرِيْنَ ثِيَابَهُمْ۔ یکایک ہم نے کیا دیکھا، برچھیوں کی طرح لانبے لانبے لوگ لنگوٹ کسے ہوئے۔ فَاَقْعٰى وَاسْتَثْفَرَ سرین کے بل بیٹھا اور دُم اپنی دونوں پاؤں کے درمیان فَاِنْ رَاَتْ دَمًا شَيْئًا اِغْتَسَلَتْ وَاحْتَشَتْ وَاسْتَثْفَرَتْ فِيْ كُلِّ وَقْتِ صَلٰوةٍ اگر مستحاضہ تازہ خون دیکھے تو ہر نماز کے وقت غسل کرلے اور ایک پھاہہ فرج میں رکھ لے لنگوٹ باندھ لے۔

ثُفْرُوْقٌ۔ کھجور کی ڈالی۔

اِذَا حَضَرَ الْمَسَاكِيْنُ عِنْدَ الْجِذَادِ اُلْقِيَ لَهُمْ مِنَ الثَّفَارِيْقِ۔ جب کھجور کاٹتے وقت مسکین لوگ آجائیں تو اُن کے سامنے ڈالیں ڈال دی جائیں (جن میں کھجوریں لگی ہوں)۔

ثُفْلٌ۔ دانہ تلچھٹ۔

مَنْ كَانَ مَعَهٗ ثُفْلٌ فَلْيَصْطَنِعْ۔ جس کے پاس غلہ ہو، وہ کھانا (روٹی پکائے) اِنَّ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنَ الثُّفْلِ مِمَّا يَقْتَاتُ الرَّجُلُ۔ صدقہ فطر ان غلوں میں سے نکالا جاسکتا ہے جس کو لوگ کھاتے ہیں (جیسے جو جوار گیہوں چاول راگی اور باجرا وغیرہ) كَانَ يُحِبُّ الثُّفْلَ۔ آپ کو ثفل (ثرید) پسند تھا (ترمذی رح نے کہا کہ یہاں ثفل سے وہ کھانا مراد ہے جو دیگ میں نیچے بچ رہے (تہہ دیگی) فائق میں ہے کہ "ثفل" اصل میں تلچھٹ کو کہتے ہیں۔ یہ تلچھٹ تیل کا ہو یا شیرے کا یا شوربے کا یا شربت کا یا شراب کا یا اور کسی پتلی چیز کا۔ پھر جو چیز پی نہیں جاتی، اُس کو بھی ثفل کہنے لگے، جیسے روٹی وغیرہ۔ طیبی نے کہا ثفل سے حدیث میں تہہ دیگی مراد ہے) تَكُوْنُ فِيْهَا مِثْلَ الْجَمَلِ الثِّفَالِ تو اس فتنے میں متمس (بطی الحرکت بھاری) اونٹ کی طرح ہو۔ كُنْتُ عَلٰى جَمَلٍ ثِفَالٍ۔ میں ایک مٹھے اونٹ پر سوار تھا وَتَدُقُّهُمُ الْفِتَنُ دَقَّ الرَّحٰى بِثِفَالِهَا۔ فتنے اور فساد ان کو اس طرح پیس گے جیسے چکی ثفال پر یا ثفال سے مل کر پیستی ہے۔

ثِفَال بکسرۂ ثا، وہ چمڑہ جو چکی کے نیچے بچھاتے ہیں تاکہ آٹا اُس پر گرے، یا چکی کا نیچے کا پتھر (پاٹ) (بعضوں نے کہا کہ نیچے کے پاٹ کو ثُفال بہ ضمۂ ثا کہتے ہیں) اِسْتَحَارَ مَدَارُهَا وَاضْطَرَبَ ثِفَالُهَا اُس کا کھونٹا حیران ہو رہا ہے اور اُس کا نیچے کا پتھر ہل رہا ہے (وہ برابر نہیں گھومتی) غَسَلَ يَدَيْهِ بِالثِّفَالِ اپنے دونوں ہاتھ لوٹے سے دھوئے۔

ثَافِلُ اَصْغَرُ اور ثَافِلُ اَكْبَرُ دو پہاڑ ہیں، مکہ کی راہ میں۔ یزید ملعون جب مکہ سے لوٹ کر گیا تو یہ شعر پڑھنے لگا:

اِذَا جَعَلْنَا ثَافِلًا يَمِيْنَنَا ٭ فَلَا نَعُوْدُ بَعْدَهٗ سِنِيْنَا

یعنی جب ہم نے ثافل کو داہنی طرف کیا (مکہ سے لوٹے) تو اب ہم برسوں پھر وہاں نہیں آنے کے (اللہ تعالےٰ نے ایسا ہی کیا، اس کو پھر مکہ آنا نصیب ہی نہ ہوا۔ اپنی حکومت کے چوتھے ہی سال واصل جہنم ہوا۔ اُس کے بیٹوں کو بھی سلطنت نہ ملی، مروان تخت پر بیٹھ گیا اور یزید کی بیوی کو نکاح میں لایا۔ اس کے بیٹے کو گالی دی۔ آخر اُس کی ماں نے مروان کو فرش فروش اور تکیوں میں دبا کر مار ڈالا، وہ بھی یزید سے مل گیا)۔

ثَفْنٌ۔ دھکیلنا، پیچھے سے آنا۔

ثَفَنٌ۔ موٹا اور سخت ہونا۔

ثَفِنَةٌ۔ ہر جاندار کے وہ مقامات جو زمین پر لگنے لگتے سخت ہو جاتے ہیں۔ مثلاً اونٹ کا گھٹنا چھاتی وغیرہ اور آدمی کا گھٹنا اور کولھا وغیرہ (اس کی جمع ثَفِنَاتٌ ہے)۔

كَانَ اَنَسٌ عِنْدَ ثَفِنَةِ نَاقَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔ انس رضہ جس سال حج وداع ہوا آنحضرت کی اونٹنی کے گھٹنے یا اور کسی سخت مقام کے پاس تھے۔ كَاَنَّهَا ثَفِنُ الْاِبِلِ خارجیوں کے ہاتھ گویا اونٹ کے سخت مقامات تھے رَاٰى رَجُلًا بَيْنَ عَيْنَيْهِ مِثْلُ ثَفِنَةِ الْبَعِيْرِ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَكُنْ هٰذِهٖ كَانَ خَيْرًا ایک شخص کو دیکھا اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) گھٹہ تھا، جیسے اونٹ کا گھٹہ ہوتا ہے (سجدہ کرتے کرتے اور زور سے پیشانی زمین پر لگاتے لگاتے وہاں کی کھال سخت ہو گئی تھی، نشان پڑ گیا تھا) تو فرمایا اگر یہ گھٹہ نہ ہوتا تو بہتر ہوتا (کیونکہ اس میں ریا کا ڈر ہے۔ لوگ بڑا عابد سمجھیں اگر ریا کی نیت نہ ہو اور خود بخود یہ گھٹہ پڑ جائے تب کچھ قباحت نہیں) كَانَ ذُو الثَّفِنَاتِ امام زین العابدین ؓ کے جسم مبارک پر جا بجا گھٹے تھے (کثرت عبادت سے یہ گھٹے پڑ گئے تھے آپ ان کو کٹوا ڈالتے پھر پڑ جاتے) فَحَمَلَ عَلَى الْكَتِيْبَةِ فَجَعَلَ يَثْفِنُهَا لشکر پر حملہ کیا اس کو ہٹانے لگے (ایک روایت میں يَفْتِنُهَا ہے فن سے اس کے معنی بھی ہٹانے کے ہیں) وَلَا مُثَافَنَةَ اور صحبت نہیں یہ دیہ ثَافَنْتُهٗ سے نکلا ہے، یعنی میں اس کے ساتھ بیٹھا مُثَافَنَةَ اَهْلِهَا۔ اس کے گھر والوں سے صحبت رکھنا۔

بَابُ الثَّاءِ مَعَ الْقَافِ

ثَقْبٌ۔ پھاڑنا، سوراخ کرنا۔

ثُقُوْبٌ۔ چمکنا، روشن ہونا، جھکنا، نافذ ہونا۔

تَثْقِيْبٌ سوراخ کرنا، روشن کرنا۔

نَحْنُ اَثْقَبُ النَّاسِ اَنْسَابًا۔ ہم نسب کی رو سے سب لوگوں میں نورانی اور روشن ہیں۔

اِنْ كَانَ لَمُثْقَبًا۔ عبد اللہ بن عباس رضہ بڑے صاحب الرائے آدمی تھے یا بڑے علم والے تھے ثَقَبْتُ النَّارَ يا اَثْقَبْتُهَا میں نے آگ روشن کی۔

ثُقُوْب یا ثِقَاب۔ باریک باریک چپٹیاں جن سے آگ روشن کریں۔ اِنَّ عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِّنْ اَنْقَابِهَا مَلَكًا يَحْفَظُهَا مِنَ الطَّاعُوْنِ وَالدَّجَّالِ مکہ اور مدینہ کے ہر راستہ پر ایک فرشتہ ہے جو اُن کو طاعون اور دجال سے بچاتا ہے (ایک روایت میں نَقْبٍ مِّنْ اَنْقَابِهَا ہے۔ معنی وہی ہیں۔ اس حدیث سے یہ نکلا ہے کہ بچانے کی نسبت غیر اللہ کی طرف کر سکتے ہیں۔ مگر بحکم الٰہی مِثْقَبٌ برمے کو بھی کہتے ہیں یعنی سوراخ کرنے کا آلہ)

ثَقْفٌ۔ کونچا دینا غالب ہونا پکڑ پانا

ثَقْفٌ اور ثَقَفٌ اور ثَقَافَةٌ۔ ہلکا پھلکا، عقلمند ہوشیار

تَثْقِيْفٌ۔ سیدھا کرنا، تعلیم اور تہذیب سکھانا۔

مُثَاقَفَةٌ اور ثِقَافٌ۔ لڑنا، بحث کرنا۔

ثَقَافٌ۔ عقلمند عورت۔

وَهُوَ غُلَامٌ لَقِنٌ ثَقِفٌ۔ وہ ایک لڑکا تھا ذود فہم عقلمند ثَقِفٌ اور ثَقُفٌ اور ثَقْفٌ تینوں طرح سب کے معنی عقلمند۔

اِنِّيْ حَصَانٌ فَمَا اُكَلَّمُ وَثَقَافٌ فَمَا اُعَلَّمُ میں پاک دامن ہوں، مجھ پر کوئی بات نہیں لگا سکتا۔ اور عقلمند ہوں مجھ کو کوئی سکھا نہیں سکتا۔

ثَقَّافٌ۔ لڑنے والا، جلاد۔

وَاَقَامَ اَوَدَهٗ بِثِقَافِهٖ۔ انھوں نے اُس کی کجی اُس ثقاف سے دور کی، جس سے برچھا سیدھا کیا جاتا ہے۔ اَمَا لَيُسَلَّطَنَّ عَلَيْكُمْ غُلَامُ ثَقِيْفٍ ذَيَّالٌ مَيَّالٌ۔ تم پر ایک ہلکا پھلکا مغرور ظالم مسلط کیا جائے گا (اس سے مراد حجاج بن یوسف ثقفی) ثقیف ایک قبیلہ ہے) فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيْرٌ ثقیف قبیلہ میں ایک جھوٹا پیدا ہو گا (مختار بن عبید ثقفی) اور ایک ہلاکو خونخوار (حجاج بن یوسف) مُسْتَجِلًا ثَقِيْفٍ کو ذکی سمجھا مَلَكَ اِثْنَا عَشَرَ مِنْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ كَعْبٍ كَانَ الثَّقَفُ وَالثِّقَافُ اِلٰى اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ۔ جب بنی عمرو بن کعب کے ا

آدمی حکومت کریں گے تو قیامت تک لڑائی اور مار دھاڑ رہے گی۔

ثِقَلٌ یا ثِقَالَۃٌ۔ بھاری ہونا۔

ثَقْلٌ۔ بوجھ کا اندازہ کرنا۔

ثَقَلٌ۔ مسافر کا سامان، بیماری کا زیادہ ہونا۔

تَثْقِیْلٌ۔ بھاری کرنا، بھاری بوجھ ڈالنا اِثْقَالٌ بھی وہی ہے۔

اَثْقَلَتِ الْمَرْأَۃُ۔ عورت کا پیٹ کھل گیا (حمل نمایاں ہو گیا)

ثَاقَلَ۔ ثقیل کھانا کھایا۔

اِثَّاقَلَ۔ دیر کی۔

اِنِّیْ تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ کِتَابَ اللّٰہِ وَعِتْرَتِیْ۔ میں تم میں دو بھاری یا نفیس چیزیں چھوڑے جاتا ہوں، ایک تو اللہ کی کتاب دوسرے میرے اہل بیت (بعضوں نے کہا ان کو ثقلین اس لئے کہا کہ ان پر عمل کرنا مشکل اور بھاری ہے۔ بعضوں نے کہا اس لئے کہ ان دونوں سے دین کی اصلاح اور درستی اور آبادی ہوتی ہے جیسے ثقلین، یعنی جن اور انس سے دنیا کی آبادی ہے۔ غرض آنحضرتؐ کی اس نصیحت اور وصیت پر صرف وہ اہل حدیث عامل ہیں جو قرآن اور اہل بیت کرام دونوں کو سنبھالے ہوئے ہیں۔ ان کی تعداد بہت ہی تھوڑی ہے خارجی اور ناصبی اور مقلدین اور نام کے اہل حدیث نے اہل بیت کو چھوڑ دیا، اب خارجی اور ناصبی تو معاذ اللہ اہل بیت کے دشمن بن گئے ان کو برا کہنے لگے، اور مقلدوں نے کیا کیا کہ زبانی اہل بیت کی محبت کی ڈینگ مارتے ہیں لیکن عملاً ذرا بھی اہل بیت کی طرف توجہ نہیں ان کی کتابوں میں جہاں دیکھو ابو حنیفہ اور شافعی اور مزنی اور ابو یوسف اور محمد بن حسن اور زفر کے اقوال بھرے ہوئے ہیں۔ میں نے آج تک کسی حنفی یا شافعی کو نہیں دیکھا جو امام جعفر صادق رضؓ یا امام باقر رضؓ یا دوسرے اہل بیت کے اقوال تلاش کرے اور ان پر چلے۔ اِن مقلدوں کا جہل اس درجہ پہنچ گیا ہے کہ اگر کوئی خدا کا بندہ اہل بیت کرام کے اقوال یا افعال جمع کرے یا ان کے اجتہاد پر چلے تو اس کو شیعہ کہتے ہیں کیا اچھا اگر یہی تشیع ہے تو خدا ہم کو شیعہ ہی رکھے، اسی طریق پر مارے ملک دکن میں مولانا حسن الزماں محمد حسینی نظامی محدث نے بڑی محنت اور جاں فشانی سے ایک کتاب ’’احیاء المیت فی فقہ اہل بیت‘‘ تالیف کی تھی۔ مگر افسوس ہے کہ وہ کتاب پوری نہ چھپنے پائی، اور مولانا نے سفر آخرت اختیار کیا۔ اب محبین اہل بیت کرام کا فرض ہے کہ اس کتاب کو پوری چھپوا کر شائع کریں۔ خیر یہ تو نام کے سنیوں کا حال ہوا، اب رافضیوں کو دیکھیے، انھوں نے اہل بیت کو تو لیا لیکن قرآن کو پس پشت ڈال دیا سچے سُنّی وہی ہیں جو اللہ کی کتاب پر چلتے ہیں۔ پھر حدیث شریف پر جو سرور اہل بیت کا ارشاد ہے۔ پھر اہل بیت کے اقوال و افعال پر اور اہل بیت کے اقوال اور اجتہادات کو دوسرے فقہا اور مجتہدین کے اقوال اور اجتہادات پر مقدم رکھتے ہیں یہاں تک کہ صحابہ بھی اگر کسی مسئلہ میں مختلف ہوں، تو حضرت علی کا قول اختیار کرتے ہیں۔ کیونکہ آپ کو دوہری فضیلت حاصل ہے صحابی بھی ہیں اور اہل بیت یعنی اصحاب کِسا میں بھی ہیں)

یَسْمَعُھَا مَنْ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اِلَّا الثَّقَلَیْنِ قبر کے عذاب کے وقت مردہ جو چیختا ہے تو اس کو پورب اور پچھم کے درمیان جتنے جاندار ہیں سب سنتے ہیں، ایک جن اور آدمی نہیں سنتے (اس لئے کہ اگر سنیں تو ایمان بالغیب نہ رہے) بَعَثَنِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الثَّقَلِ مِنْ جَمْعٍ بِلَیْلٍ۔ آنحضرتؐ نے سامان اور زنانہ کے ساتھ مجھ کو رات ہی کو مزدلفہ سے روانہ کر دیا۔ حُجَّ بِہٖ فِیْ ثَقَلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سائب کو آنحضرتؐ کے سامان اور زنانہ کے ساتھ حج کرایا گیا۔ ظَنُّوْا اَنَّھُمْ ثَقَلُوْا عَلَیْہِ وہ سمجھے کہ ہم آپ پر بار ہیں (بار رہنا آپ کو شاق ہے) لَمَّا ثَقُلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جب آنحضرت صلعم کی بیماری زیادہ ہو گئی، فَثَقُلَتْ آپ کی ران بھاری ہو گئی۔ مَخَافَۃَ اَنْ یَّثْقُلَ اس ڈر سے کہ کہیں لوگوں پر بار نہ ہو۔ لَیْسَ صَلٰوۃٌ اَثْقَلَ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ منافقوں پر کوئی نماز فجر اور عشا کی نماز سے زیادہ گراں نہیں ہے (کیونکہ یہ وقت سونے اور استراحت کے ہوتے ہیں) لَا تَتَثَاقَلْ عَنِ الصَّلٰوۃِ نماز میں اہستی مت کرو (یعنی سستی اور دیر مت کرو) اَلثَّقَلُ الْاَکْبَرُ اللہ کی کتاب اَلثَّقَلُ الْاَصْغَرُ اہل بیت کرام علیہم السلام ثَقَّلَ اللّٰہُ مِیْزَانَہٗ اللہ اس کا پلہ بھاری کرے (یعنی نیکیوں کا پلہ، معلوم ہوا کہ آخرت میں اعمال حقیقۃً تولے جائیں گے کیونکہ وہ مجسم ہو جائیں گے، جیسے قبر میں اعمال مجسم ہو کر نمودار ہوں گے) اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ اَھْلًا وَّثَقَلًا وَ

هٰؤُلَاءِ یَعْنِیْ عَلِیًّا وَّ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَیْنَ اَهْلُ بَیْتِیْ۔ ہر پیغمبرؐ کے گھر والے اور بال بچے ہوتے ہیں۔ اور یہ لوگ یعنی علی اور فاطمہ اور حسن حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہم، میرے گھر والے اور بال بچے ہیں (یا اللہ ہم ان ہی کے غلام اور خادم ہیں، ہم کو قبر اور حشر میں انہی کی خدمت میں رکھ)۔

مِثْقَالٌ۔ وزن، تول کم ہو یا زیادہ، لیکن شرع میں مثقال بیس قیراط کا اور ہر قیراط تین جو کا، ہر جو تین چاول کا ہے۔ اور عرف میں ایک دینار کو مثقال کہتے ہیں اور دس درم کے سات مثقال ہوتے ہیں اِس حساب سے ہر مثقال ایک درم اور ۳/۷ درم کا ہوا اور ہر درم بیالیس جو کا۔ لَا یَدْخُلُ النَّارَ مَنْ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ اِیْمَانٍ۔ جس کے دل میں چیونٹی برابر ایمان ہو وہ دوزخ میں نہیں جانے کا (یعنی اس مقام میں جہاں کافر اور منافق رہیں گے)۔ ذَرَّةٌ چھوٹی چیونٹی (بعضوں نے کہا سو چیونٹیاں ایک جو کے ہم وزن ہوتی ہیں اور ذرہ اس کو بھی کہتے ہیں جو ہوا میں باریک باریک اُڑتا ہے) وَ فِیْ اُذُنَیْهِ ثِقَلٌ اس کے کان بھاری ہیں، یعنی کم سنتا ہے فَمَا وَجَدْنَا ثِقَلَ شَیْءٍ۔ میں نے کسی چیز کا بوجھ نہیں پایا۔ ثِقْلَةُ الشَّیْءِ کسی چیز کا وزن۔

بابُ الثاء مع الکاف

ثَکَلٌ یا ثُکْلٌ یا ثُکُلٌ۔ عورت کا بچہ مر جانا۔

ثَاکِلَةٌ اور ثَکْلٰی اور ثَکُوْلٌ اور مِثْکَالٌ وہ عورت جس کا بچہ گزر گیا ہو۔

اَثْکَلَهَا اللّٰهُ۔ اللہ اس عورت کو ثکلی کرے، اس کا بچہ مر جائے

ثُکْلٌ۔ موت اور ہلاکت، محبوب یا فرزند کا گم ہو جانا۔

ثَکِلَتْكَ اُمُّكَ۔ تیری ماں تجھ کو گم کرے (تو مر جائے اِس سے مقصود بد دعا نہیں ہے بلکہ یہ ایک محاورہ ہے، جو عرب لوگ خفگی کے وقت کہتے ہیں، جیسے تَرِبَتْ یَمِیْنُكَ) قَامَتْ فَجَاوَبَهَا نُکْدٌ مَّثَاکِیْلُ۔ مثاکیل مثکال کی جمع ہے مِثْکَالٌ وہ عورت جس کی سب اولاد مرگئی ہو، یا اکثر گزر گئی ہو۔ نہایہ میں ہے کہ مِثْکَالٌ وہی ثکلی یعنی جس عورت کا بچہ مر گیا ہو لَا تَدَّعِیْ بِدُلِّ وَّ لَا ثُکْلٍ یوں نہ کہو وَا دُلَّاهُ ایک روایت میں یوں نِّیلِ ہے یعنی وَا وَیْلَاهُ وَ ثُکْلَاهُ۔ ثَکِلَتْكِ اُمُّكِ سُنَّةَ اَبِی الْقَاسِمِ ارے تیری ماں تجھ پر روئے، یہ جو میں نے کیا یہ تو آنحضرتؐ کی سنت ہے وَ اثُکْلِیَاهُ ہائے موت وَ اُثْکُلُ اُمِّیَاهُ ہائے ماں کی خرابی وَ اثُکْلِیَاهُ بھی کہہ سکتے ہیں۔

ثَکَمٌ یا ثَکْمٌ۔ ڈھونڈھنا، لازم کرلینا، اقامت کرنا، بیان کرنا، کھول دینا۔

ثَکَمُ الطَّرِیْقِ۔ متوسط راستہ، بیچ کا راستہ فَاِنَّهُمَا ثَکَمَا لَكَ الْحَقَّ ابو بکرؓ اور عمرؓ نے تو تمہارے لئے سچائی کا راستہ کھول دیا (اسی راستہ پر چلے جاؤ۔ یہ بی بی ام سلمہ نے حضرت عثمانؓ سے کہا) اِنَّ اَبَا بَکْرٍ وَّ عُمَرَ ثَکَمَا الْاَمْرَ فَلَمْ یَظْلِمَاهُ ابو بکرؓ اور عمرؓ تو سچی بات پر جمے رہے یا سچے راستہ پر چلے، ظلم نہیں کیا۔ (ادھر اُدھر نہیں مُڑے)۔

ثُکْنَةٌ۔ جھنڈا، نشان اور قبر، آگ کا گڑھا۔ فوجوں کے جاؤ کا نشان، نیت۔ اس کی جمع ثُکَنٌ ہے یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی ثُکَنِهِمْ لوگ اپنی نیتوں پر حشر کئے جائیں گے (یعنی مرتے وقت جو اُن کی نیت تھی ایمان یا کفر کی اسی حال پر اُٹھیں گے یا جس نشان اور جھنڈے کے ساتھ وہ مریں اگر کافروں کے ساتھ مریں تو کفر پر، مسلمانوں کے ساتھ مریں، تو اسلام پر) یَدْخُلُ الْبَیْتَ الْمَعْمُوْرَ کُلَّ یَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ عَلٰی ثُکَنِهِمْ بیت المعمور میں ہر روز ستر ہزار فرشتے اپنے اپنے جھنڈے لیکر آتے ہیں۔ کَاَنَّهَا اُخْتِجَتْ مِنْ حِضْنَیْ ثُکْنٍ گویا میری گود سے ثکن اٹھ گیا (ثکن ایک پہاڑ ہے حجاز میں)

اُثْکُوْلٌ۔ شاخ۔

خَلِّ لَهٗ عَنْ ثُکْنِ الطَّرِیْقِ۔ اس کے لئے راستہ کے وسط کو چھوڑ دے۔

بابُ الثاء مع اللام

ثَلْبٌ۔ ملامت کرنا، عیب لگانا، ہانکنا، دور کرنا۔ دھتکارنا، گالی دینا۔

ثَلَبٌ۔ میلا ہونا۔ سمٹ جانا۔

ثِلْبٌ۔ وہ اونٹ جس کے بڑھاپے سے دانت گر گئے ہوں۔

مَثَالِبُ۔ عیوب (یہ مناقب کی ضد ہے)۔

یہ مَثْلَبَۃٌ کی جمع ہے بمعنی عیب

لَھُمْ مِّنَ الصَّدَقَۃِ الثِّلْبُ وَالنَّابُ۔ زکوٰۃ کے جانوروں میں سے بوڑھا دانت ٹوٹا اونٹ اور بوڑھی اونٹنی وہ رکھ لیں (یعنی ایسے جانور زکوٰۃ میں نہیں لئے جائیں گے) اِنَّکَ جَرَّبْتَنِیْ وَجَدْتَنِیْ لَسْتُ بِالْغُمْرِ الضَّرَعِ وَلَا بِالثِّلْبِ الْفَانِیْ (عمرو بن عاص نے معاویہ کو لکھا) تم تو مجھ کو آزما چکے ہو، تم نے دیکھا نہ میں جاہل ناتواں ہوں نہ بوڑھا بیہوش ہوں۔ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاھِرِ الْاَثْلَبُ۔ بچہ اسی کا ہوگا جو عورت کا خاوند یا مالک ہے اور بدکار کے لئے مٹی یا پتھر ہے (عرب لوگ کہتے ہیں بِفِیْہِ الْاَثْلَبُ اس کے منہ میں مٹی) رَجُلٌ ثِلْبٌ۔ عیب والا آدمی۔

ثَلْثٌ۔ تہائی مال لینا، تیسرا ہونا، تین یا تیس کا عدد پورا کرنا۔

تَثْلِیْثٌ۔ کھجور کا تیسرا حصہ پک جانا۔ شراب کو اتنا پکانا کہ تہائی حصہ جل جائے۔ تین خداؤں کا قائل ہونا (جیسے نصاریٰ کہتے ہیں باپ بیٹا، روح القدس۔ اصل میں یہ ہند کے مشرکوں سے نکلی ہے وہ بھی کہتے ہیں کہ ذاتِ الٰہی تین پیکروں میں ظاہر ہوئی۔ برہما بشن شیو)

ثَالُوْثٌ۔ تین کا ایک ہونا۔ جس کے نصاریٰ قائل ہیں۔

ثَلٰثَۃٌ۔ تین مرد۔

ثَلٰثٌ۔ تین عورتیں۔

ثَلَاثَاءُ یا ثُلُوْثٌ منگل کا روز۔

ثُلُثٌ۔ تیسرا حصہ۔

ثُلَاثَ۔ تین، تین۔

مُثَلَّثٌ۔ وہ شراب جس کے دو حصے جل گئے ہوں۔ اور وہ سطح جس کو تین خط محیط ہوں △

ثُلَاثِیٌّ۔ وہ کلمہ جس میں تین حرف اصلی ہوں۔

وَلٰکِنِ اشْرَبُوْا مَثْنٰی وَثُلَاثَ وَسَمُّوا اللّٰہَ تَعَالٰی دو بار، تین تین بار میں پیو اور اللہ کا نام لو۔ دِیَۃُ شِبْہِ الْعَمْدِ اَثْلَاثًا۔ قتل شبہ عمد کی دیت تین طرح کے جانوروں سے ہوگی (یعنی ۳۳ حقے (تین برس کے اونٹ جو چوتھے میں لگے ہوں) ۳۳ جذعے (چار سال کے ہوکر پانچویں میں لگے ہوں) ۳۴ ثنیہ (جو پانچ سال کے ہوکر چھٹے میں لگے ہوں) قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قل ہو اللہ تہائی قرآن کے برابر ہے (یعنی تہائی قرآن کا مضمون اس میں ہے کیونکہ قرآن میں تین قسم کے مضامین ہیں، معرفتِ ذاتِ مقدس معرفت صفات و اسماء اور معرفتِ احکام۔ اور قل ہو اللہ میں معرفتِ ذات اور تقدیس بوجہ احسن موجود ہے یا قل ہو اللہ کے پڑھنے میں تہائی قرآن کی تلاوت کا ثواب ملتا ہے یہیں سے بعض حافظوں نے یہ نکالا ہے کہ تراویح میں ختم قرآن کے وقت تین بار سورۂ اخلاص کی تلاوت کرتے ہیں۔ مگر اس کی اصل حدیث شریف سے کچھ نہیں ہے اور اسی وجہ سے مولانا بشیر الدین قنوجی جو میرے شیخ تھے، حافظ سے یہ کہہ دیتے تھے کہ ختم کے وقت قل ہو اللہ کو بھی ایک ہی بار پڑھو اور تین بار پڑھنے کو بدعت کہتے تھے۔ میں کہتا ہوں کہ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کیونکہ ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص ہر رکعت میں ایک سورت پڑھ کر قل ہو اللہ کو بھی پڑھا کرتا، آنحضرت صلعم نے اس سے پوچھا، تو بار بار قل ہو اللہ کیوں پڑھتا ہے۔ اس نے کہا، اس سورت سے مجھ کو بہت محبت ہے۔ اس میں پروردگار کی ذات و صفات کا بیان ہے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا، یہ تیری محبت جو اس سورت سے تجھ کو ہے، تجھ کو بہشت میں لے جائے گی۔ بعضوں نے کہا قرآن میں یا قصص ہیں یا احکام یا ذات و صفاتِ الٰہی کا بیان ہے۔ اور قل ہو اللہ آخر امر پر مشتمل ہے تو وہ تہائی قرآن ہوا)۔

شَرُّ النَّاسِ الْمُثَلِّثُ بدترین آدمی وہ ہے جو تین شخصوں کو تباہ کرتا ہے (یعنی جو بادشاہ یا حاکم کے پاس اپنے بھائی مسلمان کی چغلی کھائے اس نے اپنے آپ کو تباہ کیا، گنہگار کیا، دنیا میں عزت کھوئی، چغل خور بنا بھائی مسلمان کو تباہ کیا، بادشاہ اور حاکم کو تباہ کیا اور اس کو ظلم میں پھنسایا) (حضرت عمر رض نے ابوہریرہ رض کو معزول کیا، پھر ان کو خدمت دینا چاہی تو انھوں نے کہا) اَخَافُ ثَلٰثًا وَّاثْنَتَیْنِ مجھے تین اور دو باتوں کا ڈر ہے (حضرت عمر رض نے فرمایا کہ پانچ باتیں کیوں نہیں کہتے؟ ابوہریرہ رض نے کہا میں ڈرتا ہوں کہ وہ بات کہوں جس کا اللہ تعالے نے حکم نہیں دیا اور بغیر علم کے فیصلہ کروں اور میری پیٹھ پر مار پڑے اور میری عزت پر گالیاں پڑیں، اور میرا مال جرمانہ میں لیا جائے) ثَلٰثَۃٌ لَّھُمْ اَجْرَانِ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ تین آدمیوں کو دہرا ثواب ملے گا ——

فَاَعْطَانِیَ الثُّلُثَ الْاٰخِرَ اللہ تعالیٰ نے امت کا آخری تیسرا حصہ بھی مجھ کو مرحمت فرمایا (یعنی اس کو بھی دائمی عذاب نہ ہوگا، بلکہ شفاعت کی وجہ سے دوزخ سے نجات ہوگی) ثَلٰثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُھَا جب یہ تینوں باتیں ظاہر ہوں گی، تو کسی کا اُس وقت ایمان لانا اس کو فائدہ نہ دے گا (آخری بات سورج کا پچھم سے نکلنا ہے) وَسَکَتَ عَنِ الثَّالِثَۃِ اور تیسری بات سے سکوت کیا (کہتے ہیں، تیسری بات یہ تھی کہ حضرت اسامہ رض کی فوج کا سامان کر دینا۔ بعضوں نے کہا کہ آپ کی قبر کو عید نہ بنانا (عید کی طرح وہاں سالانہ مجمع میلہ ٹھیلہ نہ کرنا) اس حدیث سے صاف عرس کی ممانعت نکلتی ہے جو ہمارے زمانہ میں بہت رائج ہو گیا ہے۔ اولیاء اللہ کی قبروں پر سالانہ مجمع کرتے ہیں۔ میلہ لگاتے ہیں۔ اور لطف یہ ہے کہ حضرت ابوبکر رض یا حضرت عمر رض یا حضرت عثمان رض کا کوئی عرس نہیں کرتا۔ جو بہتے اولیاء اللہ سے کہیں افضل ہیں) اَنَا ثُلُثُ الْاِسْلَامِ میں مسلمانوں کا تیسرا حصہ تھا (یعنی مجھ سمیت کل تین شخص مسلمان ہوئے تھے۔ یہ سعد کا قول ہے شاید ان کو اور لوگوں کے اسلام کی خبر نہ ہوئی ہوگی جیسے حضرت علی رض اور حضرت زید بن حارثہ رض وغیرہ۔ بعضوں نے کہا مراد وہ لوگ ہیں جو آزاد اور بالغ تھے) وَبِالثُّلُثِ وَثُلُثِہٖ فِیْ وَصِیَّۃِ الزُّبَیْرِ اور زبیر رض کی وصیت میں جو ثلث مال کی تھی پھر اس ثلث کا ثلث عبد اللہ بن زبیر رض کی اولاد کو دلایا تھا (چونکہ وہ کثیر الاولاد تھے) فَوْقَ ثَلٰثٍ مِنًی۔ منا کے تین دنوں سے زیادہ قَالَ اَلَا ھَلْ بَلَّغْتُ ثَلٰثًا تین بار آپ نے یہی فرمایا، دیکھو میں نے اللہ کا حکم پہنچا دیا اَعَادَھَا ثَلٰثًا تین بار یہی کلمہ فرمایا لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہِ وَسَعْدَیْكَ ثَلٰثًا تین بار آنحضرت نے معاذ کو پکارا اور ہر بار معاذ نے تین بار لبیک وسعدیک یا رسول اللہ ﷺ کہا وَاِذَا اَتٰی عَلٰی قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَیْھِمْ ثَلٰثًا۔ آنحضرت جب کسی قوم کے پاس جاتے تو تین بار اُن کو سلام کرتے (ایک بار تو اذن کے لئے دوسرے جب اندر جاتے، تیسرے جب رخصت ہوتے) اَفَاضَ الْمَاءَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ تین بار اپنے اوپر پانی بہایا وَافَقْتُ رَبِّیْ فِیْ ثَلٰثٍ تین باتوں میں میری رائے حکمِ الٰہی کے موافق ہوئی (یہ حضرت عمر رض کا قول ہے۔ اگرچہ اور باتوں میں بھی، جن کی تعداد پندرہ تک پہنچتی ہے، ان کی رائے حکمِ الٰہی کے موافق ہوئی اگر یہ تین باتیں اہم تھیں، اس لئے ان کا ذکر کیا) ثَلٰثَۃٌ لَا یُکَلِّمُھُمُ اللہُ تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ بات تک نہیں کرے گا (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ بات کرتا ہے اور معتزلہ اور اہل کلام کا رد ہوا) (ان پر بہت غصہ ہوگا کیونکہ بڑھاپے میں عقل کامل ہو جاتی ہے، شہوت ضعیف ہو جاتی ہے، باوجود اس کے حرام کاری کرنا سخت بے حیائی ہے۔ معلوم ہوا کہ اس میں خوفِ الٰہی مطلق نہیں ہے۔ اسی طرح حاکم کو کسی کا ڈر نہیں وہ کیوں مداہنت کرے، اسی طرح غریب محتاج ہو کر کیوں معاصی کرے۔ بقول شیخ فرعون بے سامان کبر زشت و از گدا بال زشت تر) ھٰذِہِ الثَّلٰثُ دَرَجَاتٌ یہ تینوں سیڑھیاں ہوئیں (معلوم ہوا کہ منبر کی تین سیڑھیاں رکھنا مستحب ہے) مَکْثُ الْمُھَاجِرِ بِمَکَّۃَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُکِہٖ ثَلٰثًا جو شخص مکہ سے ہجرت کر گیا تھا وہ حج کے ارکان ادا کرنے کے بعد تین دن تک مکہ میں ٹھہر سکتا تھا (پھر مدینہ میں اُس کو جانا ضروری تھا۔ جس ملک سے آدمی ہجرت کرے پھر وہاں رہنا ٹھیک نہیں ہے) اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ کَثِیْرٌ تہائی مال کی وصیت کر، تہائی مال کافی ہے، تہائی مال بہت ہے مَنْ کَانَ عِنْدَہٗ طَعَامُ اِثْنَیْنِ فَلْیَذْھَبْ بِثَالِثٍ (مسلم کی روایت میں یوں ہی ہے اور بخاری کی روایت میں بِثَالِثٍ ہے وہی صحیح معلوم ہوتا ہے) یعنی جس شخص کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ ایک تیسرا شخص اور لیجائے اس کو بھی کھلائے (بعضوں نے کہا مسلم کی روایت کا بھی مطلب یہی ہے یعنی فَلْیَذْھَبْ بِمَنْ یُتِمُّ ثَلٰثًا اُس کو بھی ساتھ لے جائے جو تین کا عدد پورا کر دے۔ میں کہتا ہوں مسلم کی روایت کے ایک معنی اور ہو سکتے ہیں۔ یعنی جس کے پاس اپنے سوا دو باہر کے آدمیوں کا کھانا ہو، وہ دو کے بدلے تین لے جائے) فُضِّلْنَا عَلَی النَّاسِ بِثَلٰثٍ ہم کو تین باتوں کی وجہ سے لوگوں پر فضیلت ملی ہے (اس روایت میں دو ہی باتیں مذکور ہیں، تیسری بات اور روایت میں ہے۔ یعنی سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں ہم کو ملیں) ھَلَکَتْ خَدِیْجَۃُ قَبْلَ اَنْ یَّتَزَوَّجَنِیْ بِثَلٰثٍ (حضرت عائشہ رض کہتی ہیں) ام المومنین خدیجہ رض میری شادی سے تین برس پہلے گزر گئیں (شادی سے دخول اور صحبت مراد ہے نہ کہ عقد، کیونکہ حضرت عائشہ کا عقد حضرت خدیجہ رض کے مرنے کے ڈیڑھ سال بعد ہوا) تُوُفِّیَ لَہٗ ثَلٰثٌ جس کے تین بچے گزر جائیں (دوسری روایت میں دو)

ہو میں بھی یہی فضیلت مذکور ہے، اگر کفر کی حالت میں گزر گئے ہوں یا بچوں کے بچے گزر جائیں تو اس میں اختلاف ہے) لَمْ يَتَكَلَّمْ اِلَّا ثَلٰثَةٌ بچپن میں تین ہی آدمیوں نے بات کی (مگر دوسری روایت میں اوروں کا بھی بات کرنا مذکور ہے۔ جیسے حضرت یوسف ؑ کا گواہ، فرعون کی آپا کا بیٹا، شاید اس وقت تک آنحضرت ؐ کو ان لوگوں کا حال نہ بتلایا گیا ہوگا)، ثَلٰثٌ لَهُمْ اَجْرَانِ تین آدمیوں کو دُہرا ثواب ہے (اس سے حصر مقصود نہیں ہے) ثَلٰثٌ مِّنْ اَصْلِ الْاِيْمَانِ تین باتیں ایمان کی جڑ ہیں (حالانکہ اس میں پانچ باتیں مذکور ہیں۔ مگر تین باتیں درحقیقت ایک ہی بات ہیں، وہ کیا ہیں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے والے کو نہ ستانا، اُس کو کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہ کہنا اس کا ایمان سے باہر نہ ہونا، توحید کی شہادت کے ساتھ نبوت کی شہادت بھی ضروری ہے) زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ (آنحضرت ؐ کے وقت میں جمعہ کی دو اذانیں تھیں، ایک جب امام منبر پر بیٹھتا، دوسری نماز شروع ہوتے وقت۔ لیکن حضرت عثمان رضؓ نے تیسری اذان زورا پر بڑھادی زورا ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں) مِّنَ اَصْحَابُ الثَّلٰثَةِ جو شخص ایمان کی چاروں باتوں کو نہ مانے، تین ہی کو مانے، یا جو شخص چوتھے خلیفہ حضرت علی رضؓ کو نہ مانے بلکہ اگلے تین ہی خلفاء کو مانے وہ گمراہ ہوگیا لَعَلَّكَ تَرٰى اَنَّهٗ مِثْلُ الثَّلٰثَةِ تو تمار کو ان تین آدمیوں کے برابر سمجھتا ہے اَلنَّصَارٰى مُثَلِّثُوْنَ مُوَحِّدِيْنَ نصاریٰ تثلیث والے ہیں توحید والے نہیں ہیں۔ حُمَّى الْمُثَلَّثَةُ وہ بخار جو تیسرے دن چڑھا کرے (جیسے حمی الربع چوتھے دن چڑھا کرے)

تلطح جانا۔ (گائے کا) گوبر کرنا۔ ہگنا۔

تَثْلِيْطٌ۔ لتھیڑنا۔ گوبر میں آلود کرنا۔

پتلا ہگنا۔ بعضوں نے کہا، ہاتھی کی لید سے خاص ہے۔ ہگنا۔

برف یا برف برسانا۔

ثَلَجٌ۔ کھودتے کھودتے کیچڑ تک پہنچ جانا، موقوف ہو جانا، بس کرنا۔

ثلاجی۔ بہت سفید۔

ثَلَجٌ اور ثُلُوْجٌ۔ خوش ہونا، مطمئن ہونا۔

اِثْلَاجٌ۔ برف برسانا۔

حَتّٰى اَتَاهُ الثَّلَجُ وَالْيَقِيْنُ۔ یہاں تک کہ آپ کے دل کو اطمینان اور یقین حاصل ہوگیا وَثَلِجَ صَدْرُكَ تیرا سینہ ٹھنڈا ہوگیا (بیقراری جاتی رہی) اُعْطِيْكَ مَا تَثْلَجُ اِلَيْهِ میں تجھ کو وہ چیزوں گا جس سے تجھ کو اطمینان ہو جائے وَاغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ میرے گناہوں کو برف اور اولے کے پانی سے دھو ڈال (کیونکہ یہ پانی صاف ستھرا غیر مستعمل ہوتا ہے) مَنْ لَعَنَ قَاتِلَ الْحُسَيْنِ عِنْدَ شُرْبِ الْمَاءِ حَشَرَهُ اللّٰهُ ثَلِجَ الْفُؤَادِ جو شخص پانی پیتے وقت حضرت امام حسین علیہ وعلیٰ آبائہ السلام کے قاتل پر لعنت کرے گا (یہ قاتل شمر لعین تھا یا سنان بن انس نخعی یا خولی) اللہ تعالیٰ حشر کے وقت اس کو برف کی طرح دل ٹھنڈا اٹھائے گا۔ اطمینانِ قلب کے ساتھ اُس کا حشر ہوگا (یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے مگر مجھ کو اس کی صحت میں شبہ ہے اگرچہ اس میں شک نہیں کہ حضرت امام حسینؓ کا قاتل بالاتفاق ملعون ہے، مگر ہماری شریعت میں لعنت کرنا باعثِ اجر اور ثواب نہیں سمجھا گیا ہے۔ شیطان سب سے زیادہ ملعون ہے۔ اگر کوئی دن بھر اُس پر لعنت کرتا رہے تو کیا یہ تسبیح و تہلیل کی طرح موجب ثواب ہوگا؟) مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً خَرَجَ مِنْ قَبْرِهٖ وَهُوَ ثَلِجُ الْفُؤَادِ جو شخص کسی مسلمان کی مشکل دور کرے گا وہ اپنی قبر سے ٹھنڈے دل نکلے گا۔

ثَلَّاجٌ۔ برف بیچنے والا۔

مَاءٌ ثَلِجٌ۔ ٹھنڈا پانی۔

ثَلْطٌ۔ پتلا ہگنا۔ اونٹ یا بیل وغیرہ کا گوبر کرنا۔

فَبَالَتْ وَثَلَطَتْ۔ اس نے پیشاب کیا، پتلا گوبر نکالا (نہایہ میں ہے کہ ثَلْطٌ اکثر اونٹ اور گائے اور ہاتھی کے ہگنے میں استعمال کیا جاتا ہے) كَانُوْا يَبْعَرُوْنَ وَاَنْتُمْ تَثْلِطُوْنَ ثَلْطًا۔ صحابہ رضؓ تو مینگنی کی طرح (خشک) اجابت کرتے تھے (کیونکہ کم کھاتے تھے) اور تم تو خوب گوبر ہگتے ہو (طرح طرح کے کھانے وہ بھی پیٹ بھر کر کھاتے ہو)

ثَلْغٌ۔ کچلنا۔

اِذًا يَثْلَغُوْا رَاْسِيْ كَمَا تُثْلَغُ الْخُبْزَةُ تو جب میرا سر یعنی

کی طرح کچل ڈالیں گے وَ اِذًا ھُوَ یَھْوِیْ بِالصَّخْرَۃِ فَیَثْلَغُ بِھَا رَأْسَہٗ وہ پتھر لے کر اس کی طرف جھکتا ہے اس کا سر کچل ڈالتا ہے۔
ثَلْمٌ۔ بعین مہملہ کے بھی یہی معنی ہیں۔
اِنْثِلَاغٌ۔ کچل جانا، پختہ ہوجانا۔
اَثْلَغِیْ۔ مرد۔
مُثْلَغٌ۔ جو کھجور پختہ ہو کر درخت سے گرے اور پھٹ جائے۔
ثَلٌّ۔ گرانا، مٹی نکالنا، ہلاک کرنا۔
ثَلَلٌ۔ ہلاکت۔
ثَلَّۃٌ۔ بکریوں کا گلہ۔
ثُلَّۃٌ۔ آدمیوں کا گروہ۔
لَا حِمٰی اِلَّا فِیْ ثَلَاثٍ ثَلَّۃِ الْبِئْرِ تین چیزوں کے سوا اور کسی چیز میں جگہ محفوظ نہیں ہوسکتی (کہ دوسرا کوئی وہاں آنے یا کھیتی کرنے یا عمارت بنانے نہ پائے) ان تین چیزوں میں سے ایک وہ کنواں ہے جو ایسی زمین میں بنایا جائے، جس کا کوئی مالک نہیں، تو ایسے کنویں والے کے لئے اتنی جگہ محفوظ کردی جائے گی، جتنے میں وہ اس کنویں کی مٹی وغیرہ ڈالے۔ لَھُمْ ذِمَّۃُ اللّٰہِ وَ ذِمَّۃُ رَسُوْلِہٖ عَلٰی دِیَارِھِمْ وَ اَمْوَالِھِمْ وَ ثُلَّتِھِمْ وہ اللہ اور اس کے رسول کی پناہ میں ہیں ان کی بستیاں اور مال اور جماعت سب پناہ میں ہیں۔ لَمْ تَکُنْ اُمُّہٗ بِرَاعِیَۃِ ثَلَّۃٍ اس کی ماں بکریوں کا گلہ چرانیوالی نہ تھی اِذَا کَانَتْ لِلْیَتِیْمِ مَاشِیَۃٌ فَلِلْوَصِیِّ اَنْ یُّصِیْبَ مِنْ ثَلَّتِھَا وَ رِسْلِھَا اگر یتیم بچہ کے جانور ہوں تو ولی کو ان کا اُون اور دودھ استعمال کرنا درست ہے (کیونکہ اس میں یتیم کا کوئی نقصان نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ دودھ اور اون کو بھی اگر محتاج نہ ہو تو فروخت کر کے یتیم کے مال میں جمع کردے) کَادَ یُثَلُّ عَرْشِیْ قریب تھا کہ میرا تخت بالکل گرادیا جائے (میری عزّت جاتی رہے، یہ حضرت عمرؓ نے خواب میں فرمایا۔ جب ایک شخص نے وفات کے بعد ان کو خواب میں دیکھا۔ مطلب یہ ہے کہ شروع شروع میں مجھ کو ایسا ڈر ہوا کہ ابھی تباہ اور ذلیل ہوتا ہوں، پھر اللہ تعالیٰ نے فضل و کرم کیا اور مجھ کو بچالیا سبحان اللہ

جب حضرت عمرؓ کا باوصف اس عدالت اور تقویٰ اور پرہیزگاری کے یہ حال ہوا ہو تو دوسرے بادشاہوں اور حاکموں کا کیا حال ہوگا ان کو خدا سے ڈرنا چاہیئے)۔
ثَلَلْتُ۔ میں نے گرادیا۔
اَثْلَلْتُ۔ میں نے بنالیا۔
ثَلْمٌ۔ رخنہ ڈالنا، کنارہ توڑ دینا۔
ثَلَمٌ اور اِنْثِلَامٌ۔ رخنہ دار ہونا، کنارہ ٹوٹا ہونا۔
ثُلْمَۃٌ بمعنی ثَلَمٌ۔ رخنہ شدہ وعیب دار۔ سوراخ جو پیالے یا رکابی میں ٹوٹنے سے پیدا ہوجاتا ہے۔
نَھٰی عَنِ الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَۃِ الْقَدَحِ۔ پیالہ جہاں سے ٹوٹا ہو وہاں سے پانی پینے سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ اُس پر منہ اچھی طرح نہیں جمتا۔ احتمال ہے کہ منہ کٹ جائے، یا پانی باہر بہہ کر بدن یا کپڑا تر ہوجائے یا اس مقام پر کوئی کیڑا وغیرہ ہو وہ منہ میں چلا جائے)۔
اِذَا مَاتَ الْعَالِمُ ثُلِمَ فِی الْاِسْلَامِ ثُلْمَۃٌ لَا یَسُدُّھَا شَیْءٌ۔ جب دین کا عالم مرجاتا ہے تو اسلام میں ایک رخنہ پیدا ہوجاتا جو کسی چیز سے بند نہیں ہوتا (سوا اس کے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے دوسرا کوئی دین کا عالم اسی طرح کا کھڑا کردے)۔

بابُ الثّاء مع المیم

ثَمْدٌ یا ثَمَدٌ تھوڑا پانی، جیسے ثِمَادٌ ہے۔
مَاءٌ ثَمْدٌ۔ وہ پانی جو کنویں یا گڈھے میں جمع کرلیا جائے اور میں رہے گرمی میں سوکھ جائے۔ ثَمَدَتْہُ النِّسَاءُ عورتوں نے اس کی منی جماع کرا کر تمام کردی۔ رَجُلٌ مَثْمُوْدٌ وہ آدمی جس کا مال لوگ مانگ مانگ کر سب تمام کردیں، یا عورتیں اس کی منی کو تمام کردیں۔
ثَمُوْدُ۔ اگلے عرب کا ایک قبیلہ تھا۔ صالح علیہ السلام پیغمبر ان کی طرف بھیجے گئے تھے
اِثْمِدٌ۔ سُرمہ کا پتھر۔
مَنْ لَمْ یَأْخُذِ الْعِلْمَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ یَمْضُغُ الثِّمَادَ

سلہ یہاں ثلۃ سے مجازاً اون مراد لیا، جیسے کہتے ہیں کساء جید الثلۃ اس کملی کا اون عمدہ ہے۔ ۱۲ منہ

وَدَيَّعَ الثَّمَرَ الْعَظِيْمَ جو شخص اللہ کے پیغمبر سے دین کا علم حاصل نہ کرے وہ ایک تھوڑا سا پانی تو چوستا ہے (جو قطرہ قطرہ نکلتا ہے) اور بڑی نہر کو چھوڑ دیتا ہے (یا شاید چراغ کو لئے پھرتا ہو اور آفتاب کا اس سے مقابلہ کرتا ہو، ایسا شخص احمق اور بے وقوف ہے) اِكْتَحِلُوْا بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهٗ يَجْلُو الْبَصَرَ اثمد کا سرمہ آنکھوں میں لگاؤ وہ نگاہ کو روشن کرتا ہے وَاَفْجَرَ لَهُمُ الثَّمَدَ اور آنحضرتؐ نے ان کے لئے ایک تھوڑے سے پانی کو رواں کر دیا (بہت کر دیا) حَتّٰى نَزَلَ بِاَقْصَى الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى ثَمَدٍ آپ حدیبیہ کے پرلے سرے پر جہاں تھوڑا سا پانی تھا جا کر اترے سُقْتَهٗ اِلٰى اَرْضِ ثَمُوْدَ میں اس کو ثمود کے ملک تک ہانک لے گیا (یہ ملک تبوک کے قریب ہے)۔

ثَمَرٌ یا ثِمَارٌ۔ پھل، میوے۔

ثَمَرَةٌ۔ ایک پھل۔ جیسے تَمْرَةٌ ہے۔ جمع ثُمُرٌ ہے اس کی جمع اَثْمَارٌ ہے لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ پھل میوے کھجور کے گودے چرانے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا (یہاں ثمر سے مراد وہ میوہ ہے جو درخت پر لگا ہو۔ نہایہ میں ہے وہ ثمرہ کہتے ہیں کچی تازی کھجور کو جب تک وہ درخت میں لگی ہو۔ جب درخت سے اس کو کاٹ کر اتار لیں اور گودام میں رکھیں تو پھر اس کو تمرہ کہیں گے۔ كَمَا اَنْبَتَهَا ثَامِرًا فَرْعُهَا اس کا اگنا پاکیزہ، اس کی شاخ میوہ دار وہ بھی کیسا پکا ہوا) عرب لوگ کہتے ہیں شَجَرٌ ثَامِرٌ وہ درخت جس کا میوہ پختہ ہو گیا ہو قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ تم نے اس کے دل کا پھل لے لیا (یعنی اس کے فرزند کو۔ فرزند کو بھی ثمرہ کہتے ہیں کیونکہ وہ باپ کا پھل ہے) مَا تَسْاَلُ عَمَّنْ ذَبُلَتْ بَشَرَتُهٗ وَقُطِعَتْ ثَمَرَتُهٗ اس کا حال کیا پوچھتے ہو جس کا جسم سوکھ گیا ہو اور اس کی نسل کٹ گئی (عورتوں کے کام کا نہیں رہا)۔ فَاَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهٖ وَثَمَرَةَ قَلْبِهٖ اس نے ان کو اپنے ہاتھ دے ڈالا (یعنی بیعت کر لی) اور دل کا پھل حوالے کیا (یعنی سچا دل دیا) اِنَّهٗ اَخَذَ بِثَمَرَةِ لِسَانِهٖ انھوں نے اپنی زبان کا سرا تھاما۔ فَاُتِيَ بِسَوْطٍ لَمْ تُقْطَعْ ثَمَرَتُهٗ ایک کوڑا لایا گیا جس کا پھندنا نہیں کاٹا گیا تھا اِنَّهٗ اَمَرَ بِسَوْطٍ فَدُقَّتْ ثَمَرَتُهٗ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے حکم دیا، ایک کوڑے کا پھندنا کوٹا گیا (تاکہ نرم ہو جائے اور زیادہ مار نہ لگے) هَلْ عِنْدَكِ قِرًى قَالَتْ نَعَمْ خُبْزٌ خَمِيْرٌ وَلَبَنٌ ثَمِيْرٌ وَحَيْسٌ جَمِيْرٌ معاویہؓ نے ایک چھوکری سے پوچھا، تیرے پاس مہمانی کا سامان ہے؟ کہنے لگی، ہاں ہے خمیری روٹی، بالائی دار دودھ، جما ہوا حیس (حیس کہتے ہیں کھجور کی گٹھلی نکال کر اس کو گھی اور سکھائے ہوئے دودھ میں ملا کر اس کا حلوہ بنانا) نَهٰى عَنْ بَيْعِ ثَمَرِ التَّمْرِ درخت کا پھل بیچنے سے آپ نے منع فرمایا نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ تازی کھجور کو خشک کھجور کے عوض بیچنے سے آپ نے منع فرمایا، یا درخت پر جو پختہ کھجور ہو اس کو خشک کھجور کے عوض بیچنے سے۔ فَثَمَّرْتُ اُجْرَتَهٗ میں نے اس کی مزدوری کا مال بڑھایا۔

ثَمَرٌ۔ مال، زر کو بھی کہتے ہیں۔

اِسْتِثْمَارُ الْمَالِ تَمَامُ الْمُرُوْءَةِ۔ مال کو بڑھانا (یعنی خیرات کرنا) مروت کو پورا کرنا ہے۔

ثُمُرٌ۔ بضمہ ثا مال وزر کو بھی کہتے ہیں۔

اُمُّكَ اَعْطَتْكَ مِنْ ثَمَرَةِ قَلْبِهَا تیری ماں نے اپنے دل کا پھل تجھ کو دیا۔

ثَمْغٌ۔ سفیدی میں سیاہی ملا دینا۔ تر کرنا۔ رنگنا۔

ثَمْغَةُ الْجَبَلِ۔ پہاڑ کی چوٹی۔

اِنْ حَدَثَ بِهٖ حَدَثٌ اِنَّ ثَمْغًا وَصِرْمَةَ بْنَ الْاَكْوَعِ وَكَذَا وَكَذَا جَعَلَهٗ وَقْفًا (حضرت عمرؓ نے کہا) اگر ان پر کوئی حادثہ ہو (موت آ جائے) تو ثمغ اور ابن اکوع کا صرمہ اور فلاں فلاں مال یہ سب وقف ہیں (ثمغ اور صرمہ ابن اکوع دونوں کھجور کے باغ اور حضرت عمرؓ کی ملک تھے)۔

ثَمْلٌ۔ اقامت کرنا، ٹھہرنا، فریاد رسی کرنا۔ کھلانا، پلانا، کھانا۔

ثَمِلٌ۔ مست ہونا۔

ثُمَالٌ۔ جھین۔ بالائی۔

ثِمَالٌ۔ اپنی قوم کا حامی، فریادرس۔

مَحْلَبٌ فِیْهِ ثُجَّاحَتَیْ عَلَاوَةُ الثُّمَالِ۔ آپ نے اس میں خوب بہتا ہوا دودھ دوہا یہاں تک کہ دودھ پر بہین آگیا (چکنائی اوپر آگئی بالائی جم گئی)، ثِمَالُ الْیَتَامٰی عِصْمَةٌ لِلْاَرَامِلِ یتیموں کے پشت پناہ بیواؤں کے بچاؤ (یہ ابو طالب کے ایک بڑے قصیدے کا مصرعہ ہے جو انھوں نے آنحضرتؐ کی تعریف میں کہا تھا)، فَاِنَّهَا ثِمَالُ حَاضِرَتِهِمْ وہ اُن لوگوں میں جو حاضر ہیں، اُن کی پشت پناہ ہے فَاِذَا حَمْزَةُ ثَمِلٌ دیکھا تو حضرت حمزہؓ نشہ میں چور ہیں فَضَرَبَ بِالثُّمْلَةِ فِیْ صَدْرِهٖ وَقَالَ اَعُبَیْدٌ اَعْبَدُ مِنِّیْ (حضرت عمرؓ اپنے اونٹ پر خارشت کا روغن مل رہے تھے، اتنے میں ایک شخص نے کہا، تم اگر اپنے غلام سے کہتے تو وہ یہ کام کر دیتا۔ اُنھوں نے کیا کیا کہ وہ روغن ملنے کا چیتھڑا اُٹھا کر اُس کے سینے پر مارا اور کہا کیا کوئی غلام مجھ سے بھی زیادہ غلامی کرنے والا ہے؟" (یعنی میں سب سے بڑھ کر اپنے مالک کا غلام ہوں) اِنَّهَا انْطَلَقَتْ اِلٰی اَبِیْهَا وَهُوَ ثَمِلٌ۔ حضرت خدیجہؓ اپنے والد کے پاس گئیں، وہ نشہ میں مست تھے۔

فَتُثَمِّلُهٗ۔ پھر تو اس کو درست کرلے۔

(پوری روایت نہایہ میں یوں ہے لاجابۃ امراۃ جلیلۃ فحسر عن ذراعیہا وقالت ہذا من احتراش الضباب فقال عمرلوا خذت انصیب فورتیہ ثم دعوت بمکتفۃ فثملتہ کان انجع فَسِرْ اِلَیْهِمَا مُنْطَوِیَ الثَّمِیْلَةِ (عبدالملک نے حجاج سے کہا، میں نے تجھ کو دونوں عراق کا ایک بارگی والی کر دیا اب ہلکا پیٹ ہوکر وہاں جا۔

ثَمٌّ۔ روندنا، درست کرنا، اکٹھا کرنا۔

ثَمَّ۔ وہاں (اسم اشارہ ہے بعید کے لئے۔ جیسے هُنَا اسم اشارہ ہے قریب کے لئے۔ یعنی یہاں۔

ثُمَّ۔ حرفِ عطف ہے مع الترتیب والتراخی (بعضوں نے کہا کہ ثُمَّ میں ترتیب زمانی ضروری نہیں ہے۔ جیسے حدیث میں ہے ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِیْسٰی، حالانکہ دوسری سب روایتوں میں ہے کہ آپ حضرت عیسٰیؑ سے پہلے ملے تھے، اس کے بعد حضرت موسٰےؑ سے) کُنَّا اَهْلَ ثُمِّهٖ وَرُمِّهٖ ہم اس کے اصلاح کرنے والے اور مرمت کرنے والے تھے، (محدثین اس کو بہ فتحہ ثا اور را روایت کرتے ہیں یعنی اَهْلَ ثَمِّهٖ وَرَمِّهٖ تو ثَمٌّ کہتے ہیں گھر کے سامان کو اور رَمٌّ مرمت کو۔ بعضوں نے کہا اس کے معنے یہ ہیں کہ ہم ان کے متولی اور ان کے کام درست کرنے والے تھے، محیط میں ہے جَمْجَمَ بِیَ الدَّهْرُ عَنْ ثَمِّهٖ وَرَمِّهٖ زمانہ نے مجھ کو قلیل اور کثیر سب سے روک دیا) مَا لَهٗ ثُمٌّ وَلَا رُمٌّ یا لَا یَمْلِكُ ثُمًّا وَلَا رُمًّا نہ اس کے پاس گھر کا سامان ہے نہ گھر کی درستی ہے اُغْزُوْا وَالْغَزْوُ حُلْوٌ خَضِرٌ قَبْلَ اَنْ یَّصِیْرَ ثُمَامًا ثُمَّ رُمَامًا ثُمَّ حُطَامًا۔ جہاد کرو اور جہاد شیریں اور سبز ہے اس سے پہلے کہ تمام ہو جائے، پھر پرانا ہو جائے، پھر ریزہ ریزہ ہو جائے۔

ثُمَامٌ۔ ایک کمزور گھاس ہے۔

یُنْقِیْ مَا ثَمَّ وہاں پر جو نجاست وغیرہ ہو اس کو صاف کرے مَنْ تَعَاطٰی مَا ثَمَّ هَلَكَ۔ جو شخص اس مقام کا طالب ہو وہ تباہ ہوا (یعنی ذاتِ الٰہی کی معرفت چاہے وَالْمَسْجِدُ فِیْمَا ثَمَّهٗ اور مسجد اس جگہ وہاں ہے فَاَضْجَعَهٗ ثُمَّ ذَبَحَهٗ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ ثُمَّ ضَحّٰی آپ نے اس کو لٹایا اور ذبح شروع کیا۔ پھر بسم اللہ کہی، اور قربانی کی۔ ثُمَّ اَدْعُهُمْ صحیح ثُمَّ کا نہ ہونا ہے کیونکہ یہ تفسیر ہے ان تینوں باتوں کی، ابوداؤد کی روایت میں ثُمَّ کا لفظ نہیں ہے ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تین بار ایسا ہی کیا (یعنی نیند سے اُٹھے، مسواک کی، وضو کیا) آگے جو سِتَّ رَكَعَاتٍ ہے وہ بیان ہے ثَلَاثَ مَرَّاتٍ کا ثُمَّ اِنْ كَانَ لَهٗ حَاجَةٌ اِلٰی اَهْلِهٖ اس سے یہ نکلتا ہے کہ آپ تہجد گزاری کے بعد قربت کرتے۔ بعضوں نے کہا یہاں ثُمَّ تراخی اخبار کے لئے ہے نہ تراخی زمانی کے لئے قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لا اخیر تک ثُمَّ دَعَا بَیْنَ ذٰلِكَ قَالَ مِثْلَ هٰذَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مطلب یہ ہے کہ آپ دہزم و مدہ کے بعد دعا کرتے، پھر یہی ذکر کرتے۔ بعضوں نے کہا ثُمَّ یہاں واؤ کے معنی میں ہے قَالَ نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ ثم جلس ابن عباس کا ہے ثَمَّتِ الشَّاةُ بکری تمام چر گئی اَیُّ الذَّنْبِ اَكْبَرُ اس حدیث میں ثم تراخی اخبار کے لئے ہے نہ کہ تراخی زمانی اور رتبہ کے لئے کیونکہ بعد کا گناہ پہلے سے بڑا ہے۔

ثَمَنٌ۔ مالیت۔ روپیہ۔ اشرفی۔ قیمت مقررہ۔
ثَمْنٌ۔ مال کا آٹھواں حصہ لینا، یا آٹھواں شخص ہونا۔
ثَمَانِیَةٌ۔ آٹھ مرد۔
ثَمَانٍ۔ آٹھ عورتیں۔
ثَامِنٌ۔ آٹھواں شخص۔
ثُمُنٌ۔ آٹھواں حصہ۔
ثَامِنُوْنِیْ بِحَائِطِكُمْ۔ اپنے باغ کا مول مجھ سے کرلو خُذْ اِحْدٰی رَاحِلَتَیَّ فَقَالَ بِالثَّمَنِ ابوبکرؓ نے عرض کیا آپ میری ایک سانڈنی لے لیجئے آپ نے فرمایا، میں قیمت دیکر لوں گا (مفت نہیں لوں گا)۔

بابُ الثاء مع النون

ثُنْدُوَةٌ یا ثُنْدُؤَةٌ۔ مرد کی چھاتی۔
کَانَ عَارِیَ الثُّنْدُوَتَیْنِ۔ آنحضرتؐ کی چھاتیاں پر گوشت نہیں، یا اُن پر زیادہ بال نہ تھے اِذَا اجْدِعَتْ ثُنْدُوَتُهٗ — نِصْفُ الْعَقْلِ جب ناک کا سرا (نرمہ بینی) کاٹ ڈالا جائے، تو آدھی دیت دینا ہوگی۔
ثُنْطٌ۔ چیرنا۔
لَمَّا مَدَّ اللّٰهُ الْاَرْضَ مَادَتْ فَثَنَطَهَا بِالْجِبَالِ جب اللہ تعالٰی نے زمین کو پھیلایا وہ ہلنے اور جھکولے کھانے لگی۔ آخر پہاڑوں سے اس کو چیرا پہاڑ اس میں اُتارے تاکہ وہ بھاری ہو جائے اور ہلنے جلنے میں جھکولے نہ کھائے۔ ایک روایت میں فَنَتَّطَهَا ہے یا فَثَبَّطَهَا ہے یعنی اس کو بھاری کیا روک دیا)۔
ثُنَّةٌ۔ ناف اور پیڑو کے درمیان۔
اِنَّ اٰمِنَةَ قَالَتْ لَمَّا حَمَلْتُ بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا وَجَدْتُهٗ فِیْ قَطَنٍ وَلَا ثُنَّةٍ آمنہ آنحضرتؐ کی والدہ فرماتی ہیں۔ جب آپ میرے پیٹ میں تھے تو آپ کا بوجھ کو معلوم ہی نہیں ہوا نہ پشت میں نہ پیڑو میں سَدَدْتُ فِی الثُّنَّةِ میں نے اپنا ہتھیار حضرت حمزہؓ کے پیڑو پر لگایا فَشَقَّ مَا بَیْنَ مَذَاکِیْرِهٖ اِلٰی ثُنَّتِهٖ اُس نے آپکے سینے اور پیڑو کے بیچ میں چیرا وَبَلَغَ الدَّمُ ثُنَنَ الْخَیْلِ (نہاوند میں ایسی جنگ ہوئی) خون گھوڑوں کے پاؤں یا ہاتھوں کے آخر میں جو بال ہوتے ہیں وہاں تک آگیا۔ فَاَضَعُهَا فِیْ ثُنَّتِهٖ میں نے اپنا حربہ اُن کے پیڑو پر جمایا۔
ثَنْیٌ۔ موڑنا، ایک کو دوسرے پر اُلٹنا، روکنا۔
تَثْنِیَةٌ۔ دو کرنا، تعریف کرنا۔
ثَنَاءٌ۔ تعریف کرنا۔
تَثَنِّیْ۔ مُڑنا، جیسے اِنْثِنَاءٌ ہے۔
ثَنِیٌّ۔ وہ بکری یا گائے جو دو برس کی ہو کر تیسرے میں لگی ہو۔ یا وہ اونٹنی جو پانچ برس کی ہو کر چھٹے میں لگی ہو۔ لَا ثِنٰی فِی الصَّدَقَةِ زکوٰۃ ایک سال میں دوبار نہیں لی جائے گی یا صدقہ میں رجوع نہ ہو سکے گا۔ نَهٰی عَنِ الثُّنْیَا اِلَّا اَنْ تُعْلَمَ آپ نے استثنا سے منع فرمایا۔ مگر جب مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ معلوم ہو۔ (کیونکہ جب مستثنیٰ منہ یا مستثنیٰ مجہول ہو تو جھگڑا ہو گا۔ مثلاً کوئی یوں کہے کہ میں نے یہ چیز بیچی مگر اس میں سے کچھ نہیں بیچی، یا غلہ کا یہ ڈھیر بیچا مگر دو سیر اس میں سے نکال لوں گا، یا کچھ نکال لوں گا۔ بعضوں نے کہا مزارعت کا استثنا مراد ہے۔ مثلاً نصف یا ثلث پیداوار میں سے من یا دو من غلہ مستثنیٰ کرے اَمَنِ اسْتَثْنٰی فَلَهٗ ثُنْیَاهُ جو شخص استثناء کرے وہ اپنے استثنا سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے (مثلاً یوں کہے فلاں شخص کے مجھ پر سو روپے ہیں مگر دس کم تو نوے روپے دینا ہوں گے) لَا ثُنْیَا فِی الْهِبَةِ ہبہ میں رجوع کرنا جائز نہیں ہے مَنْ اَعْتَقَ اَوْ طَلَّقَ ثُمَّ اسْتَثْنٰی فَلَهٗ ثُنْیَاهُ جس نے آزاد کیا یا طلاق دی پھر استثنا کیا تو وہ اپنے استثنا سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے (مثلاً یوں کہے، میں نے اس کو تین طلاق دی مگر ایک کم دی تو دو طلاق پڑیں گی۔ یا میں نے ان غلاموں کو آزاد کیا سوا فلاں غلام کے تو وہ فلاں غلام آزاد نہ ہوگا۔ نہایہ میں ہے یہاں "ثنیا" سے شرط بھی مراد ہو سکتی ہے مثلاً یوں کہا اگر تو فلاں سے بات کرے تو تجھ کو طلاق ہے۔ تو جب تک وہ اس سے بات نہ کرے گی طلاق نہ پڑے گی یہ جمہور فقہا کے مذہب کے

موافق ہے اور محققین اہلِ حدیث کے نزدیک جب تک طلاق سنت کے موافق اس طہر میں نہ دے، جس میں وطی نہ کی ہو تو طلاق نہیں پڑتی اسی طرح طلاق مشروط یا معلق میں بھی اُن کا اختلاف ہے۔ امام ابن تیمیہؒ کہتے ہیں کہ اگر وہ شرط طلاق کے مناسب ہو، مثلاً یوں کہے تو فلاں سے بات کرے گی یا اس کو اپنے گھر آنے دے گی یا اس کے گھر جائے گی تو تجھ کو طلاق ہے پھر شرط پائی گئی تو طلاق پڑ جائے گی لیکن اگر شرط طلاق سے مناسبت نہ رکھتی ہو، مثلاً یوں کہے، تو اگر آم کھائے گی تو تجھ کو طلاق ہے۔ اور شرط پائی گئی تب بھی طلاق نہ پڑے گی۔ بعضے اہلِ حدیث کہتے ہیں کہ طلاق معلق اور مشروط ہر طرح کی لغو ہے اسی طرح اگر دو یا تین طلاق ایک بار گی دیدے یا ایک ہی طہر میں یا حیض کی حالت میں تو صرف ایک طلاق پڑے گی۔ بعض کے نزدیک ایک بھی نہیں پڑے گی۔ اگر حیض کی حالت میں طلاق دی لیکن پہلی دو صورتوں میں ایک طلاقِ رجعی پڑ جائے گی) كَانَ لِرَجُلٍ نَاقَةٌ نَجِيبَةٌ فَمَرِضَتْ فَبَاعَهَا مِنْ رَجُلٍ وَاشْتَرَطَ ثُنْيَاهَا ایک شخص کے پاس ذات والی اونٹنی تھی، وہ بیمار ہوئی تو اس نے بیچ ڈالی لیکن یہ شرط کرلی کہ اس کے سری پائے میں لوں گا اَلشُّهَدَاءُ ثُنْيَةُ اللّٰهِ فِي الْخَلْقِ شہید لوگ اللہ کے مستثنیٰ ہیں، اس کی مخلوق ہیں (یعنی نفخ صور کے وقت سب لوگ بے ہوش ہو جائیں گے، مگر شہید لوگ) كَانَ يَنْحَرُ بَدَنَتَهُ وَهِيَ بَارِكَةٌ مَثْنِيَّةٌ بِثِنَايَيْنِ حضرت عمرؓ اپنے اونٹ کو نحر کرتے وہ بیٹھا ہوتا، دو رسیوں سے بندھا ہوتا۔

ثِنَايَةٌ۔ وہ رسّی جس سے اونٹ کا ہاتھ باندھ دیتے ہیں فَاَخَذَ بِطَرَفَيْهِ وَرَبَّقَ لَكُمْ اَثْنَاءَهُ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے دین کی رسّی کے دونوں کنارے تھامے اور جہاں سے مُڑ گئی تھی، (ٹوٹنے کو تھی) وہاں باندھ دیا (گرہ دیدی، مضبوط کر دیا) كَانَ يُثْنِيهِ عَلَيْهِ اَثْنَاءً اُس کپڑے کو موڑ لیتے (دُہرا کر لیتے، کیونکہ بہت لانبا چوڑا تھا) لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْمُتَثَنِّي۔ آنحضرتؐ لانبے ڈھانڈھ نہ تھے (بلکہ میانہ قامت تھے) صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى رات کی (نفل) نماز دو دو رکعتیں ہیں (ہر دوگانہ کے بعد تشہد پڑھے سلام پھیرے) آتِ لَهَا مَلَامَةً وَثَنَاؤُهَا نَدَامَةً وَثِلَاثُهَا عَذَابٌ حکومت اور سرداری شروع میں ملامت ہے (حاکم کیا ہی اچھا ہو لوگ ایک نہ ایک عیب اُس کا بیان کرتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ حکومت میں دو شخصوں کا فیصلہ کرنا ہوتا ہے پھر جس کے خلاف فیصلہ ہو گا وہ مخالف بن جاتا ہے اور طرح طرح کے عیب لگاتا ہے) اس کے بعد دوسرا درجہ ندامت اور شرمندگی ہے (جب وہ چھن جاتی ہے بعضے تو اس ندامت اور شرمندگی سے جان دیدیتے ہیں) اور تیسرا درجہ قیامت کا عذاب ہے (لعنت ایسی حکومت اور عہدے پر، غریب رہ کر جینا سو درجہ ایسی حکومت سے بہتر ہے ؎

کجا من شکر ایں نعمت گزارم ✤ کہ زور مردم آزاری ندارم

يَكُونُ لَهُمْ بَدْءُ الْفُجُورِ وَثِنَاهُ۔ شروع بھی بُرائی کا اُن ہی سے ہو اور خاتمہ بھی بُرائی کا ان ہی پر ہو (یعنی کافروں پر انھوں ہی نے ہم کو بیت اللہ کے طواف سے روکا، یہ گناہ اُن پر ہوا اب لڑائی بھی اُن ہی کو شروع کرنے دو۔) هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي سورۂ فاتحہ سبع مثانی ہے (یعنی سات آیتیں ہیں جو ہر نماز میں کم سے کم دو بار پڑھی جاتی ہیں، یا ہر روز کئی بار پڑھی جاتی ہیں کم سے کم سترہ بار فرضوں میں، یا اس لئے کہ وہ دو بار اُتری ہے، ایک بار مکہ میں اور ایک بار مدینہ میں، یا اس لئے کہ اس میں سات لفظ مکرر آئے ہیں، اللہ اور رحمان اور رحیم اور ایاک اور صراط اور علیہم اور لا جو معنی میں غیر کے ہے۔ بلکہ ایک قرأت میں یوں بھی ہے غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَغَيْرِ الضَّالِّينَ تو ساتواں لفظ "غیر" ہوگا۔ بعضوں نے کہا مثانی اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں پروردگار کی ثنا اور صفت ہے) پھر دُعا عَمَدْتُمْ اِلَى الْاَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِي۔ تم نے سورۂ انفال کو جو مثانی سے تھی (یہاں مثانی سے وہ سورتیں مراد ہیں جو ذات المئین سے کم ہیں اور مفصل سے بڑی۔ بعضوں نے کہا سارا قرآن مثانی ہے کیونکہ ہر جگہ رحمت کے ساتھ عذاب کا ذکر لگا ہوا ہے) مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ تُقْرَاَ فِيمَا بَيْنَهُمْ بِالْمَثْنَاةِ لَيْسَ اَحَدٌ يُغَيِّرُهَا قیامت کی ایک نشانی یہ ہے کہ (لوگ قرآن اور حدیث کو چھوڑ کر) ٹھہری کتابیں گے، کوئی اس کو موقوف نہ کرے گا) نہایہ میں ہے کہ مَثْنَاةٌ کو حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا، انھوں نے کہا اللہ

کتاب کے سوا اور کتابوں سے جو کچھ لکھا جائے۔ بعضوں نے کہا مَثْنَاۃٌ "وہ کتاب ہے جو یہود کے علماء نے بنائی تھی اور اُن میں برخلاف اللہ کی کتاب کے جو مضامین چاہے درج کئے تھے۔ میں کہتا ہوں "مثناۃ" میں مثنویاں اور غزلیں اور شعر شاعری، قصے افسانے، ناولیں غیر تحقیقی مضامین سب داخل ہیں، اور مطلب یہ ہے کہ لوگ قیامت کے قریب قرآن و حدیث کا تو درس چھوڑ دیں گے اور ان واہیات میں مشغول ہوں گے، ہمارے زمانہ میں بالکل یہی حال ہے) اَمَرَ بِالثَّنِيَّةِ مِنَ الْمَعْزِ قربانی میں آپ نے دو برس کی بکری کا حکم دیا جو تیسرے برس میں لگی ہو۔

ہمارے امام احمد بن حنبل رح نے فرمایا ثَنِيَّةٌ سے مُراد وہ بکری ہے، جو ایک برس کی ہو کر دوسرے میں لگی ہو، اور گائے جو دو برس کی ہو کر تیسرے میں لگی ہو اور اُونٹنی جو پانچ برس کی ہو کر چھٹے میں لگی ہو، اور نر کا بھی یہی حکم ہے، نر کو ثَنِيٌّ کہیں گے۔

مَنْ يَّصْعَدُ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ حُطَّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ جو شخص مرار کی گھاٹی پر (جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے) چڑھ جائیگا اس کے وہ گناہ معاف ہوں گے جو بنی اسرائیل کے معاف ہوئے تھے آپ نے اُس وقت فرمایا جب صحابہؓ رات کے وقت اُس گھاٹی پر پہنچے تھے، حدیبیہ کو جا رہے تھے اور یہ گھاٹی بڑی دشوار گزار تھی) اَنَا ابْنُ جَلَا وَطَلَّاعُ الثَّنَايَا (یہ حجاج ظالم کا قول ہے) میں مشہور شخص ہوں اور گھاٹیوں پر چڑھنے والا (یعنی سخت اور مشکل کاموں کو سر کرنے والا) مَنْ قَالَ عَقِيْبَ الصَّلٰوةِ وَهُوَ ثَانٍ رِجْلَهٗ جو شخص نماز کے بعد پاؤں موڑے (یعنی تشہد کی وضع پر بیٹھا ہوا) ایک روایت میں ہے مَنْ قَالَ عَقِيْبَ الصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ يَّثْنِيَ رِجْلَهٗ جو شخص نماز کے بعد اپنا پاؤں موڑنے سے پہلے (یعنی نماز کا قعدہ بدلنے سے پہلے) یوں کہے تو مطلب وہی ہے جو اگلی حدیث کا ہے اور لفظ ایک دوسرے کے مخالف ہیں) لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا اُس کا سامنے کا دانت نہیں توڑا جائے گا كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ اُس نے ایک لڑکی چھوکری کا سامنے کا دانت توڑ ڈالا۔

ثَنَايَا۔ سامنے کے چاروں دانت، دو اوپر کے دو نیچے کے۔

فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهٗ اُس نے جو ہاتھ کھینچا تو سامنے کا دانت اُس کا نکال لیا۔ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنْ ثَنِيَّةِ الْعُلْيَا مکہ میں بالائی گھاٹی سے (جنت المعلے پر سے) داخل ہو، اور نشیبی گھاٹی سے جو باب شبکہ کے پاس ہے نکل جائے اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا تم نے اُس کی بُرائی بیان کی۔ ثَنَاءٌ عام ہے مدح و ذم دونوں کو شامل ہے، گو اکثر استعمال اُس کا مدح میں ہے فَاُثْنِيَ عَلَيْهِ خَيْرًا اُس کی بھلائی بیان کی (نووی نے کہا مراد یہ ہے کہ اچھے اور نیک لوگ اس میت کی تعریف کریں نہ کہ فاسق اور فاجر لوگ وہ تو فاسق اور فاجر کی بھی تعریف کرتے ہیں) مَنْ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِيْ جو شخص حلف کرے اور اُس کے بعد انشاء اللہ نہ کہے فَالَّتِيْ تَثْنِيْنَ جو دوسرے حَتّٰى ثَنٰى عَلَيْهِ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ چار بار وہی کہا فَانْثَنٰى فِيْ جَوْفِهَا وہ اپنے پیٹ میں مڑ گیا۔ نَحْنُ الْمَثَانِي الَّتِيْ اَعْطَاهَا اللّٰهُ نَبِيَّنَا ہم (یعنی اہلِ بیت کرام رض) مثانی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیغمبرؐ کو عنایت کی (مطلب یہ ہے کہ قرآن کے ساتھ آنحضرتؐ نے ہم کو رکھا، فرمایا میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ایک قرآن اور دوسرے عترت (یعنی میرے اہلِ بیت)، مگر افسوس ہے کہ اُمّت میں سے بعض نے تو قرآن کو چھوڑ دیا، اُس کو "بیاضِ عثمانی" قرار دیا اور بعضوں نے اہلِ بیت کو چھوڑ دیا، الفتون کو امام بنایا) اَلْوُضُوْءُ مَثْنٰى مَثْنٰى وضو کے اعضاء دو دو بار دھونے چاہئیں یا وضو میں دو عضو کا دھونا ہے دو کا مسح کرنا (امامیہ کا مذہب یہ ہے کہ وضو میں ہر ایک عضو کو دو بار سے زیادہ دھونا مکروہ ہے۔ اور دو عضو یعنی منہ اور ہاتھوں کا دھونا ہے اور دو عضو یعنی سر اور پاؤں کا مسح کرنا) اَثْنِ عَلٰى رَبِّكَ اپنے پروردگار کی تعریف کر لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ میں تیری پوری تعریف نہیں کر سکتا مَنْ اُتِيَ اِلَيْهِ مَعْرُوْفٌ فَلْيُكَافِ عَلَيْهِ فَاِنْ عَجَزَ فَلْيُثْنِ اگر کوئی شخص بھلائی کرے تو اُس کا بدلہ کرے اور کچھ نہ ہو سکے تو اُس کی تعریف کرے (زبان ہی سے اُس کا شکریہ ادا کرے۔ افسوس ہمارے زمانہ میں یہ حال ہے کہ لوگ بھلائی کے بدل بُرائی کرتے ہیں۔ اور جو شخص احسان کرے اُسی کے دشمن بن جاتے ہیں، اُس کو بُرا کہنے لگتے ہیں۔ مجھ کو اس کا

تجربہ کئی مسلمانوں پر ہوا ہے، اللہ رحم کرے اور ان کو نیک توفیق دے)
فَاَیْنَ اَھْلُ ثَنْوَی اللّٰہِ وہ لوگ کدھر گئے جن کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ
کیا۔ ثَنْوٰی اور ثُنْیَا دونوں کے معنی استثنا۔
ثَنَوِیَّۃٌ۔ ایک فرقہ ہے جو دو خداؤں کا قائل ہے۔ ایک بھلائی
کا (جس کو یزدان کہتے ہیں) دوسرا برائی کا (جس کو اہرمن کہتے ہیں)
بعضے کہتے ہیں نور کا خالق یزدان ہے اور ظلمت کا اہرمن۔ ان لوگو
میں بعضوں سے میں ملا ہوں، وہ اس کو تسلیم کرتے ہیں کہ یزداں ہی
نے اہرمن کو پیدا کیا مگر اہرمن اس سے باغی ہو کر خود مختار بن بیٹھا،
اور دونوں میں جنگ جاری ہے جو قیامت تک رہے گی۔ بعضے کہتے
ہیں نور اور ظلمت دونوں قدیم ہیں اسی قسم کی خرافات باتیں بناتے ہیں
سچ یہ ہے کہ انھوں نے سچے خدا کو اور اس کی صفات کو اب تک نہیں
پہچانا۔ وہ خدا کیسے ہو سکتا ہے جو اپنی ایک مخلوق کے مقابل یا دوسرے
کسی کے مقابل عاجز ہو) عَلَّۃٌ یَاْتِیْھَا رِزْقُھَا مِنْ اَعْلَاھَا وَاَسْفَلِھَا
وَالثَّنِیَّۃِ کرم میں روزی اوپر تلے گھاٹیوں سے آتی ہے حَلَفَ لَا
یَسْتَثْنِیْ اَنَّھَا لَیْلَۃُ سَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ انھوں نے بغیر استثناء
کے (بے ان شاء اللہ کہے) قسم کھائی کہ شب قدر ستائیسویں رات ہے
اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ تو نے جیسے خود اپنی تعریف کی ہے
ویسا ہی ہے فَاِذَا اَنَا بِمُوْسٰی فَلَا اَدْرِیْ اَفَاقَ قَبْلِیْ اَمْ کَانَ
مِمَّنِ اسْتَثْنَی اللّٰہُ یکایک میں (قبر سے اٹھ کر) موسیٰ پیغمبر کو
دیکھوں گا۔ اب میں نہیں جانتا وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آ جائیں گے
یا وہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ رکھا ہے
فرمایا فصعق من فی السموات ومن فی الارض الا ما شاء اللہ
اَلْاَذَانُ مَثْنٰی مَثْنٰی اذان کے کلمے دو دو بار کہے جائیں فَقَالَ
الثَّانِیَۃَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتَانِ دوسری بار پھر کہا
وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتَانِ یعنی جو شخص اپنے پروردگار
کے سامنے جانے سے ڈرتا ہوگا، آخرت کا یقین رکھتا ہوگا، اس کو دو
باغ ملیں گے۔

باب الثاء مع الواو

ثَوْبٌ یا ثُؤُوْبٌ۔ لوٹنا، جمع ہونا کپڑا کتان کا ہو یا روئی کا یا
اون کا یا ریشم کا بھر جانا یا بھرنے کے قریب ہونا، پانی حوض میں جمع
ہونا۔
ثَوَبَانٌ۔ تندرستی کی طرف آنا۔ دبلے پن کے بعد موٹا ہو جانا۔
تَثْوِیْبٌ بمعنی ثَوْبٌ۔ اور پیش کرنا، مزدوری دینا، موذن
کا لوگوں کو نماز کے لئے پکارنا حی علی الصلوٰۃ کہہ کر یا فجر کی اذان میں
الصلوٰۃ خیر من النوم کہنا دوبارہ دعا کرنا یا اذان کے بعد پھر لوگوں
کو آواز دینا۔ الصلوٰۃ ایھا المومنون کہہ کر تکبیر کہنا۔ فرض کے
بعد دو رکعت سنت پڑھنا، کپڑا اٹھا کر مدد کے لئے بلانا۔
اِثَابَۃٌ اور اِثْوَابٌ۔ جسمانی صحت پھر لوٹ آنا، چنگا ہو جانا
بھر دینا، مزدوری دینا۔
تَثَوُّبٌ۔ فرض کے بعد نفل پڑھنا، ثواب کمانا۔
اِسْتِثَابَۃٌ۔ لوٹانے کی درخواست کرنا، بدلہ مانگنا۔
ثَائِبٌ۔ سخت آندھی، جو بارش سے پہلے ہوتی ہے۔ سمندر
وہ پانی جو گھٹاؤ (جزر) کے بعد بڑھے۔
ثَوَابٌ۔ اعمال کا بدلہ برا ہو یا بھلا لیکن اکثر اس کا استعمال
آخرت کے بہتر بدلہ میں ہوتا ہے۔ اور کبھی برے بدلہ میں بھی، جیسے هل
ثوب الکفار ما کانوا یفعلون۔ اور جزا کو ثواب اس لئے کہتے
ہیں کہ محسن اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اور ثواب شہد اور شہد کی مکھی
کو بھی کہتے ہیں اور ثواب ایک شخص کا بھی نام تھا جو ہر ایک کی بات
مان لینے اور اطاعت کرنے میں شہرۂ آفاق تھا۔ وہ کہیں سفر کو گیا
تھا، مدت تک اس کی خبر نہ آئی، اس کی بیوی نے منت مانی کہ
وہ لوٹ آیا تو اس کی ناک میں نکیل ڈال کر اس کو کہ میں لاؤں گی
جب وہ لوٹ کر آیا تو بیوی نے اپنی یہ منت اس سے بیان کی
کہا جو منت تو نے مانی ہے وہ پوری کر۔ اس روز سے یہ مثل ہو گئی
اَطْوَعُ مِنْ ثَوَابٍ یعنی ثواب سے بھی زیادہ مطیع اور تابعدار
ثَوَابُہٗ یعنی اس کی بھلائی اور بزرگی بڑی ہے۔
اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوۃِ فَاْتُوْھَا جب نماز کی تکبیر ہو تو
اطمینان کے ساتھ آؤ (یہ نہیں کہ دوڑتے ہوئے) تثویب کے
معنی یہ بھی ہیں کہ فریادی فریاد کرتا ہوا آئے اور اپنے کپڑے سے اشارہ

کرے تاکہ لوگ اس کو دیکھیں، پھر وہ اکو تثویب کہنے لگے بعضوں نے کہا یہ ثَابَ "یَثُوْبُ" سے نکلا ہے۔ تو "تثویب" کے معنی یہ ہوں گے کہ دوبارہ نماز کے لئے پکارنا یعنی ایک بار تو اذان سے پکارتے ہیں، پھر دوبارہ موذن آکر کہے کہ نماز تیار ہے چلو، یا اَلصَّلٰوۃُ اَلصَّلٰوۃُ کہہ کر مسجد ہی میں سے پھر پکارے، یا فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد الصلوٰۃ خیر من النوم کہے، یہ سب تثویب میں داخل ہے) اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا اُثَوِّبَ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الصَّلٰوۃِ اِلَّا فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ۔ آنحضرت ﷺ نے مجھ کو یہ حکم دیا کہ میں صبح کی نماز کے سوا اور کسی نماز میں تثویب نہ کروں (یعنی اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ فجر کی اذان کے سوا اور کسی اذان میں نہ کہوں) اِنَّ عَمُوْدَ الدِّیْنِ لَا یُثَابُ بِالنِّسَاءِ اِنْ مَالَ (دین کا ستون اگر جھک جائے تو عورتیں اس کو دوبارہ سیدھا نہیں کر سکتیں (یہ بی بی ام سلمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا، جب وہ بصرہ جانے لگیں) فَجَعَلَ النَّاسُ یَثُوْبُوْنَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لوگ آنحضرت ﷺ کے پاس لوٹ کر آنے لگے۔ لَا اَعْرِفَنَّ اَحَدًا اِنْتَقَصَ مِنْ سُبُلِ النَّاسِ اِلٰی مَثَابَاتِہٖ شَیْئًا۔ میں کسی کو ایسا نہ دیکھوں جو لوگوں کے عام رستوں سے کچھ زمین لے کر اپنے گھروں میں ملا لے (یعنی راستہ کی زمین اپنے گھر میں شامل کر دے) اِلَیَّ کَانَ یَثُوْبُ مَثَابَۃَ سَفِیْہٍ۔ کیا احنف میرے پاس آکر اپنی حماقت کا ذکر کر رہا تھا (یہ حضرت عائشہؓ نے اس وقت فرمایا جب احنف نے ... کی) اَجِدُنِیْ اَذُوْبُ وَلَا اَثُوْبُ میں اپنے تئیں دیکھتا (ہوں) روز بروز، گھلتا جاتا ہوں اور صحت کی طرف نہیں لوٹتا (یہ ... عامرؓ نے مرض موت میں کہا) اَثِیْبُوْا اَخَاکُمْ اپنے بھائی کو بدلہ دو۔ ثَوَابٌ کے معنی بدلہ خواہ اچھا ہو یا برا۔ لیکن اکثر استعمال اچھے میں ہوتا ہے۔ کَانَ یَقْبَلُ الْھَدِیَّۃَ وَیُثِیْبُ آنحضرت ہدیہ قبول کرتے اور اس کا بدل عطا کرتے۔ فَثَابَتْ اَجْسَامُنَا ہمارے بدن پھر پہلے حال میں آگئے (موٹے تازے ہوگئے) ثَوْبِیْ حَجَرُ۔ ارے پتھر میرے کپڑے دے (یہ حضرت موسےٰ نے اس وقت کہا جب پتھر ان کے کپڑے لیکر بھاگا تھا) اَسْمَعَتْنِیْ وَ

اَبَاھَا ثُوَیْبَۃُ۔ مجھ کو اور اس کے باپ (یعنی حضرت حمزہؓ کو) ثویبہ نے دودھ پلایا تھا (تو ان کی لڑکی میری بھتیجی ہوئی، ثویبہ ابولہب کی لونڈی تھی) حَتّٰی اِذَا قُضِیَ التَّثْوِیْبُ جب تکبیر ختم ہو جاتی ہے۔

ثَوَّبَ - آواز سے پکارا۔

مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُہْرَۃٍ اَلْبَسَہُ اللّٰہُ ثَوْبَ مَذَلَّۃٍ جو شخص شہرت اور ناموری کا (فخر کی نیت سے) کپڑا پہنے، اللہ تعالیٰ اس کو ذلت اور رسوائی کا کپڑا پہنائے گا دَعَا بِثِیَابٍ جُدُدٍ فَلَبِسَہَا ثُمَّ ذَکَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ الْمَیِّتَ یُبْعَثُ فِیْ ثِیَابِہِ الَّتِیْ یَمُوْتُ فِیْہَا (ابو سعید خدریؓ جب مرنے لگے) انہوں نے نئے کپڑے منگوائے اور پہن لئے پھر یہ حدیث آنحضرت ﷺ کی بیان کی کہ مُردہ انہی کپڑوں میں اٹھے گا جن میں وہ مرے گا (بعضوں نے اس حدیث کے یہ معنی کئے ہیں کہ جیسے حال اور خیال میں مرے گا ویسے ہی حال اور خیال میں اٹھے گا) اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ یُعْطَ کَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ۔ جو شخص ایسے امر سے اپنی سیری ظاہر کرے جو اس کو نہ دی گئی ہو (مثلاً ایک کوڑی پاس نہ ہو اور کہے مجھ کو فلاں نے اتنا روپیہ دیا، یا اتنا روپیہ دے رہا تھا میں نے قبول نہیں کیا) اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو فریب کے دو کپڑے پہنے (کیونکہ اس نے دو جھوٹ بولے ایک تو اپنے پاس اس چیز کا ہونا بیان کیا، جو اس کے پاس نہیں ہے، دوسرے دینے والے پر بہتان کیا۔ بعضوں نے کہا کچھ لوگ ایسا کرتے کہ قمیص کی آستین دہری رکھتے، تاکہ لوگ یہ جانیں کہ وہ دو قمیص تلے اوپر پہنے ہوئے ہیں، تو یہ دو کپڑے فریب کے ہوئے۔)

ثُوْبَاءُ - جماہی۔ یہ تلیین ہے ثُؤَبَاءُ کی جو اوپر گزر چکا مَنْ سَمِعَ شَیْئًا مِّنَ الثَّوَابِ۔ جو شخص ثواب کی بات سنے سُئِلَ الشَّافِعِیُّ عَنِ التَّثْوِیْبِ الَّذِیْ یَکُوْنُ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ فَقَالَ مَا نَعْرِفُہٗ۔ امام شافعیؒ سے پوچھا گیا یہ جو لوگ اذان اور اقامت کے بیچ میں تثویب کرتے ہیں (پھر لوگوں کو نماز کے لئے پکارتے ہیں اور یوں کہتے ہیں الصلوٰۃ حاضرۃ

یا الصلوٰۃ ایہا المؤمنون یا الصلوٰۃ واجب الوتر یا الصلوٰۃ سنۃ التراویح رحمکم اللہ یا الصلوٰۃ واجب العیدا اس کا کیا حکم ہے؟ اُنھوں نے جواب دیا کہ ہم تثویب کو نہیں پہچانتے (یعنی مشروع نہیں ہے بلکہ بدعت ہے) اِنَّ ابْنَ عُمَرَ دَخَلَ مَسْجِدًا فَثَوَّبَ الْمُؤَذِّنُ بِالصَّلٰوۃِ فَقَالَ اُخْرُجْ بِنَا مِنْ عِنْدِ هٰذَا الْمُبْتَدِعِ۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ ایک مسجد میں گئے، وہاں مؤذن نے تثویب کی تو انھوں نے اپنے ساتھی سے کہا، چلو اس بدعتی کے پاس سے نکل چلو اور کہیں نماز پڑھ لیں گے۔ سبحان اللہ دیکھو، صحابہؓ کو بدعت سے کیسی نفرت تھی کہ جس مسجد میں کوئی بدعت دیکھی وہاں نماز تک پڑھنا گوارا نہیں کیا۔ تثویب سے یہی مراد ہے کہ اس کمبخت مؤذن نے اذان کے بعد پھر الصلوٰۃ ایہا المؤمنون کہہ کر لوگوں کو نماز کے لئے بلایا۔ ارے بیوقوف اذان خود بلاوا ہے پھر اب دوبارہ کیوں بلاتا ہے؟) اِثْبَعِیْ فِیْ فِجَاجِكِ وَاتْرَعِیْ فِیْ مَثَابِكِ اپنے راستوں کو کشادہ کر اور بیچ میں پانی سے بھر جا۔

ثَیِّبٌ وہ مرد یا عورت جس کا نکاح ہو چکا ہو۔

لَا یَبِیْتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ ثَیِّبٍ۔ کوئی مرد رات کو اجنبی ثیبہ عورت کے پاس نہ رہے (کیونکہ گناہ میں پڑ جانے کا ڈر ہے اور کنواری میں اتنا ڈر نہیں ہوتا، وہ مردوں سے ڈرتی ہے اور اپنے تئیں بے عزتی کے ڈر سے بچائے رکھتی ہے) لَهَا مَا اَتٰی بِهَا سَیِّدُهَا لونڈی کا ہے جو اُس کا مالک اُس کو دے۔ ثَوْبَان۔ مشہور صحابی ہیں۔ کَانَ یَجْمَعُ مِنْ قَتْلٰی اُحُدٍ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ آپ اُحد کے شہیدوں کو ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے (یعنی دو دو کو ایک ہی قبر میں رکھتے)۔

ثَوْجٌ۔ ٹوکرا یا ٹپی کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی، مٹی چونا اٹھانے کی

ثَوْخٌ۔ گھس جانا۔

ثَوْرٌ یا ثُؤُوْرٌ یا ثَوَرَانٌ۔ جوش میں آنا، جوش مارنا، اُڑنا، کودنا، حملہ کرنا۔

تَثْوِیْرٌ۔ جوش دلانا، بحث کرنا، غور کرنا۔

ثَوْرٌ۔ بیل اور بڑا ٹکڑا قروت کا، اس کی جمع اَثْوَارٌ اور ثِوَرَۃٌ اور ثِیَارٌ اور ثِیَرَۃٌ اور ثِیْرَانٌ ہے۔

اِنَّهٗ اَكَلَ اَثْوَارَ اَقِطٍ۔ آپ نے قروت (جمے ہوئے دودھ) کے ٹکڑے کھائے۔ تَوَضَّأُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ وَلَوْ مِنْ ثَوْرِ اَقِطٍ۔ جس کھانے کو آگ لگی ہو (آگ سے پکا ہو یا گرم کیا گیا ہو) اُس کو اگر کھاؤ تو وضو کرو اگرچہ قروت کا ٹکڑا ہی ہو۔ اَتَیْتُ بَنِیْ فُلَانٍ فَاَتَوْنِیْ بِثَوْرٍ وَّقَوْسٍ وَّكَعْبٍ میں فلاں لوگوں کے پاس گیا، اُنھوں نے قروت اور پکی ہوئی کھجور اور تھوڑا گھی میرے سامنے رکھا۔ صَلُّوا الْعِشَاءَ اِذَا سَقَطَ ثَوْرُ الشَّفَقِ عشاء کی نماز اُس وقت پڑھو جب شفق کی تیزی (اُس کی سرخی کا پھیلاؤ) موقوف ہو جائے (اندھیرا ہو جائے)۔ فَرَاَیْتُ الْمَاءَ یَثُوْرُ مِنْ بَیْنِ اَصَابِعِهٖ میں نے دیکھا پانی آپ کی انگلیوں کے بیچ میں سے پھوٹ رہا تھا۔ بَلْ هِیَ حُمّٰی تَثُوْرُ نہیں یہ تو بخار ہے جو جوش مار رہا ہے۔ ایک روایت میں تَفُوْرُ ہے۔ مَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْیُثَوِّرِ الْقُرْاٰنَ جو شخص علم کا طالب ہو وہ قرآن میں غور کرے (اُس میں سب علم موجود ہیں، یعنی اجمالاً تمام علوم کی طرف اشارہ ہے اور اصل مقصود قرآن کا جو علم ہے اُس کا تفصیل کے ساتھ بیان ہے) وَیَتَتَبَّعُ مَا فِیْهَا مِنَ الْفَوَائِدِ اس میں جو فائدے ہیں اُن کو نکالے۔ كَتَبَ لِاَهْلِ جُرَشٍ بِالْحِمٰی حِمَاۃٌ لَّهُمْ لِلْفَرَسِ وَالرَّاحِلَۃِ وَالْمُثِیْرَۃِ۔ آپ نے جُرَش (بہ ضمہ جیم و فتحہ را یمن کا ایک ملک) والوں کے لئے زمین محفوظ ہونے کی سند لکھ دی، گھوڑے اور اونٹ اور بیل کے لئے (مُثِیْرَہ سے مراد گائے بیل ہیں کیونکہ وہ اُبھارتے ہیں، یعنی ہل چلاتے ہیں، زمین کھودتے ہیں (دکن میں ناگر کہتے ہیں اور فارسی میں قلبہ رانی) جَاءَ رَجُلٌ ثَائِرُ الرَّاْسِ ایک شخص آیا بکھرے بال والا اَیَقُوْمُ اِلٰی اَخِیْهِ ثَائِرًا فَرِیْصَتُهٗ اپنے بھائی مسلمان کی طرف رگ پھلا کر (غصہ میں) اُٹھے۔ اصل میں فریصہ کہتے ہیں اُس گوشت کو جو پہلو اور مونڈھے کے بیچ میں ہوتا ہے اور ڈر یا غصہ میں پھڑکنے لگتا ہے۔ یہاں گردن کی رگ اور پٹھا مراد ہے۔ حَرَّمَ الْمَدِیْنَۃَ مَا بَیْنَ عَیْرٍ اِلٰی ثَوْرٍ۔ آنحضرتؐ نے مدینہ کا حرم عیر سے ثور تک قرار دیا (عیر تو مدینہ میں مشہور پہاڑ ہے لیکن

تو مکہ میں ہے، شاید راوی نے غلطی کی، دوسری روایت میں مَا بَیْنَ عَیْرٍ اِلٰی اُحُدٍ ہے۔ یا یہ مطلب ہوگا کہ مدینہ میں حرم کی مسافت اتنی قرار دی، جتنی مسافت مکہ میں عیر سے ثور تک ہے۔)

مترجم کہتا ہے، اب جن صاحبوں نے مکہ کے سوا اور کہیں کی زمین حرم مقرر کرنے کو شرک قرار دیا ہے (مثلاً محمد بن عبدالوہاب اور مولانا اسماعیل شہید وغیرہما) وہ اپنی غلطی کا اقرار کریں، اور مشہور روایت میں یہی ہے، عیر سے ثور تک۔ تو یہ غلطی نہیں ہو سکتی حافظ ابو محمد بصری نے کہا۔ احد کے برابر پیچھے کی طرف مدینہ میں ایک پہاڑ ہے چھوٹا، اس کو ثور کہتے ہیں۔ اور شیخ عفیف الدین نے اپنے والد سے نقل کیا کہ، احد کے پیچھے ایک چھوٹا گول پہاڑ ہے اُس کو ثور کہتے ہیں۔ اور ہمیشہ سے اہلِ مدینہ اس کو پہچانتے چلے آئے ہیں فَکَرِهْتُ اَنْ اُثَوِّرَ عَلَی النَّاسِ شَرًّا (جب اللہ نے مجھ کو اچھا کر دیا اور جادو کا اثر دور کر دیا۔ تو اب مجھ کو برا معلوم ہوا کہ، لوگوں میں ایک شر پھیلاؤں (ایک روایت میں اُثِیْرَ ہے معنی وہی ہیں) کَادُوْا یَثَّاوَرُوْنَ ایک دوسرے پر حملہ کرنے کو تھے فَثَارَ الْحَیَّانِ دونوں قبیلے (اوس اور خزرج) اٹھ کھڑے ہوئے (لڑنا چاہتے تھے) فَقَعَدَ عَلَیْهِ ثُمَّ اَثَارَهٗ اُس پر بیٹھ گئے پھر اس کو اٹھایا (کھڑا کیا)۔

ثُوَّارٌ۔ بہادر لوگ۔

اَثَارَ بِهِ النَّاسُ۔ لوگ اُس پر پل پڑے۔

غَارُ ثَوْرٍ وہ غار جس میں آنحضرتؐ ابو بکر صدیقؓ کے ہجرت کے وقت چھپ رہے تھے۔

اَبُوْ ثَوْرٍ۔ عمرو بن معدیکرب کی کنیت ہے۔ وہ ایک بچھڑے کا گوشت کھا جاتے اور اوپر سے شراب کی ایک مشک پی لیتے تھے

بُرْجُ ثَوْرٍ۔ ایک برج ہے آسمان میں۔ بیل کی شکل پر۔

حضرت سفیان ثوری مشہور امام ہیں اہلِ سنت کے اور اولیا اللہ میں سے ہیں۔ (امامیہ کا یہ کہنا کہ وہ ہشام بن عبدالملک کی مصاحب تھے اور حضرت زید بن علی بن حسین کے قتل یا ایذا دہی میں شریک تھے، محض غلط اور بہتان ہے۔ وہ معاصر تھے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے، لیکن علمِ حدیث میں امام ابو حنیفہؒ سے کہیں زیادہ دستگاہ رکھتے تھے۔ محدثین کے نزدیک وہ بڑے ثقہ اور حافظ گنے جاتے ہیں اور فقہا کے نزدیک بڑے فقیہہ)۔

ثَوْلٌ۔ احمق ہونا، دیوانگی شروع ہونا، بہا دینا، شہد کی مکھیوں کی جماعت۔

اِنْثِیَالٌ۔ جمع ہو جانا۔

تَثَوُّلٌ۔ بھی وہی معنی رکھتا ہے۔

اِنْثَالَ عَلَیْهِ النَّاسُ۔ لوگ ان پر اکٹھا ہو گئے، گر پڑے لَا بَاْسَ اَنْ یُّضَحِّیَ بِالثَّوْلَاءِ۔ ثولا بکری کی قربانی کرنے میں کوئی قباحت نہیں (ثولا، وہ بکری جس کی گردن اکڑ گئی ہو یا دیوانی ہو کر بکریوں سے الگ گھومتی رہے) سُئِلَ عَطَاءٌ عَنْ مَسِّ ثُوْلِ الْاِبِلِ فَقَالَ لَا یُتَوَضَّاُ مِنْهُ۔ عطاء سے پوچھا گیا، اگر کوئی اونٹ کا ذکر عضو تناسل چھوئے تو کیا پھر وضو کرے؟ انھوں نے کہا نہیں۔

ثُوْل ایک لغت ہے، اصل میں ثِیْل کہتے ہیں اونٹ کے ذکر کی تھیلی کو یا خود ذکر کو۔

ثُؤْلُوْل۔ تھوڑی رسولی جو بدن پر نکلے ثَآلِیْل اس کی جمع ہے۔

ثَوَاءً یا ثُوِیٌّ۔ ٹھہرنا، اترنا، مرجانا۔ اسی طرح اِثْوَاءٌ اَثْوِهٖ وَعَلٰی نَجْرَانَ مَثْوَاهُمْ رُسُلِیْ۔ نجران کے نصاریٰ پر میرے سفیروں کو ٹھہرانا، اُن کی مہمانی کرنا ضروری ہے۔ اَصْلِحُوْا مَثَاوِیَکُمْ۔ اپنے مکانوں کو درست رکھو، صاف پاک بِاُمِّ مَثْوَایَ گھر والی کے ساتھ (یعنی جس عورت کے گھر میں رات کو رہا تھا اسی کے ساتھ صحبت کی تھی۔ مراد بھٹیاری ہے نہ کہ بیوی۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے زنا کاری حرام کی ہے؟ وہ کہنے لگا، نہیں میں نہیں جانتا)۔

تَضَیَّفْتُهٗ۔ میں نے اُس کی ضیافت کی۔

وُلِدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِسْمُهُ الْمُثَوِّیْ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بچے کا نام مثوی تھا

(یعنی وہ دشمن کو ٹھہرا دیتا ایک ہی بار میں بے حس و حرکت کر دیتا)

ثُوَیَّۃ - ایک مقام کا نام ہے، کوفہ میں۔

لَا یَحِلُّ لَہٗ اَنْ یَثْوِیَ عِنْدَہٗ حَتّٰی یُحْرِجَہٗ مہمان کو یہ درست نہیں کہ میزبان کے پاس اتنا ٹھہرا رہے کہ اس کو تنگ کر دے۔

ثَوِیٌّ - مہمان۔

اَللّٰھُمَّ عَظِّمْ مَثْوَایَ وَ اجْعَلْنِیْ مَعَ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ فِیْ کُلِّ مَثْوًی وَّ مُنْقَلَبٍ۔ یا اللہ اپنے پاس میرا ٹھکانا بڑا کر اور مجھ کو ہر ٹھکانے اور ہر لوٹانے میں حضرت محمد صلعم اور ان کی آل کے ساتھ رکھ۔ اَشْکُوْ اِلَیْکُمْ طُوْلَ الثَّوَاءِ فِیْ قَبْرِیْ میں قبر میں مدت سے رہتے رہتے عاجز ہو گیا ہوں، اس کا شکوہ تم سے کرتا ہوں۔ اِنَّکُمْ اَثْوِیَاءُ مُؤَجَّلُوْنَ۔ تم دنیا میں ایک مدت معین کے لئے مہمان ہو۔ اَلثَّوِیَّۃُ لَیْسَتْ مِنْ عَرَفَۃَ ثویہ عرفات سے خارج ہے (اس کی حد ہے) اَلثَّیِّبُ بِالثَّیِّبِ جَلْدُ مِائَۃٍ وَّ رَجْمٌ بِالْحِجَارَۃِ۔ جب ثیب مرد ثیبہ عورت سے زنا کرے (یعنی دونوں کی شادی ہو چکی ہو) تو سو کوڑے لگائیں، پھر پتھروں سے مار ڈالیں۔

بابُ الثاء مع الھاء

ثَھْتٌ یا ثُھَاتٌ - آواز کرنا۔

ثَھْلٌ - زمین پر پھیل جانا۔

ثَھْوٌ - حماقت۔

ثَھْوَدٌ - گبرو، پورے اعضاء والا موٹا لڑکا۔

بابُ الثاء مع الیاء

ثَیْتَلَۃٌ - عقلمندی کے بعد بیوقوف ہو جانا۔

ثَیْتَلٌ - نامرد اور چیتل، یعنی پہاڑی بیل یا پہاڑی بکرا فِی الثَّیْتَلِ بَقَرَۃٌ۔ اگر محرم شخص چیتل کا شکار کرے تو ایک گائے فدیہ میں دے۔

محیط میں ہے کہ ثیتل موٹے آدمی کو، جس میں بھلائی کا نہ گمان کرے۔

ثَیْخٌ - ورم یا نرم چیز میں گھس جانا، جیسے ثَوْخٌ جو اوپر گزرا۔

ثَیِّلٌ - اونٹ کے ذکر کی تھیلی یا خود اس کا ذکر اور ایک قسم کی بوٹی ہے اس کی باریک شاخیں ہوتی ہیں گرہ دار اس کو نجم اور نجیل بھی کہتے ہیں۔ بطور منفج کے اس کا استعمال ہوتا ہے لوگ اس کو تین کہتے ہیں اور عرق الانجیل اور یہ تحریف ہے نجیل کی طبرستان والے اس کو بندواش کہتے ہیں۔

اَثْیَلُ - بڑا اونٹ۔

ثَیِّنٌ - دریا سے موتی نکالنے والا یا موتی چھیدنے کا آلہ۔

ثَاھَۃٌ اصل میں ثَیْھَۃٌ تھا، سوڑھا۔

ثِیَۃٌ - بکریوں کا مقام، جہاں وہ رات کو رہتی ہیں۔

تمّت

طالب دعاء
سید نذر عباس
سید احمد علی
2.2.2011

ناشر

میر محمد، کتب خانہ مرکزِ علم و ادب، آرام باغ کراچی

شمائل ترمذی
مترجم

مع اردو شرح "خصائل نبوی" و "نبوی لیل و نہار"

ایک مسلمان کے لئے اس سے زیادہ سعادت اور کیا ہو سکتی ہے کہ رسول اللہ کا ذکر مبارک اس کا وردِ زبان وحرزِ جان ہو۔ آپ کی شکل وشمائل، آپ کے عادات وخصائل، آپ کی رفتار وگفتار کا نقشہ اس کے دل میں رہے، اس کی آنکھوں میں پھرے،

یہ کتاب اس سعادت کی طرف آپ کی رہنمائی کرے گی۔ اس کتاب میں امام ترمذی کی کتاب الشمائل کی تمام احادیث با اعراب مع ترجمہ وشرح اردو درج ہیں،

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی سیرت پر نہایت جامع و صحیح تالیف

اصح السیر

مع مختصر خصائلِ نبوی یعنی نبوی لیل و نہار

تالیف

جناب مولانا حکیم ابو البرکات عبد الرؤف دانا پوری

رسول اللہ کا ایک ایک لفظ اور ایک ایک فعل اسلام میں حجت ہے روایات کے الفاظ اور مفاہیم کے ادنیٰ تغیر سے مذاہب بن گئے ہیں اس کتاب میں ہر لفظ، ہر سطر اور ہر روایت کو بڑی جانچ اور کمال احتیاط کے ساتھ نہایت مستند کتب سے لکھا گیا ہے۔

ناشر

میر محمد کتب خانہ

آرام باغ، کراچی